CONCETTA LA MAZZA

نیلے آسمان سے پرے ۔

سيرت

Concetta La Mazza 1936 □□□ *Novara di Sicilia* □□□□ □□□□ □□□□ *Domenico La Mazza* □□□ *Teresa Correnti 1950* □□□□□ □□□ □□ □□ □□ □□ □□□ □□ □□□□□ □□□ □□ □□□□ □□□□ □□ □□□□ □□□□ □□□□ □□ □□□□ □□□ □□□□□□□□□□ □□□□ □□ □□□□□□ □□□□ □□ □□□□ □□□□ □□□□ □□ □□□□□ □□□□ □□□□ □□□ □□ □□ □□□□ □□□□ □□□□□□□ □□□ □□□□□□□ □□□□□□□□: □□□ □□□ □□□ □□ □□ □□□ □□ □□□□ □□□ □□ □□□□ □□□□ □□□ □□□□□□ □□□ □□ □□□ □□ □□□□ □□□ □□ □□□□ □□□□ □□□ □□□ □□ □□ □□□□□ □□□□□□ □□ □□□ □□ □□□□ □□□ □□□□ □□□□□□ □□ □□□□□ □□□□ □□□□□ □□□□ □□□□ □□ □□□□□□ □□□ □□□□□□□ □□ □□□□□ □□ □□□□□ □□ □□□□ □□□ □□□□□ □□□□□□ □□□□ □□□□□□ □□□□ □□□□: □□ □□□□□□□ □□ □□□□□ □□ □□□ □□□□□ □□□□□

تحریر کی ابتدائی توانائی

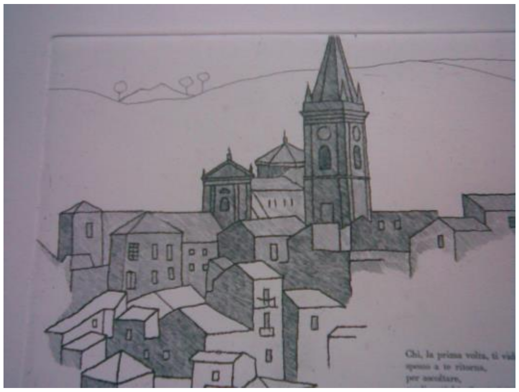

[illegible]

[illegible]

Concetta La Mazza [illegible]

[illegible]

[illegible]

" [illegible] *1938* [illegible] *Via Crucis* [illegible]

نیلے آسمان سے پرے ۔

پہلا باب - باپ کا گھر

اب یہ ایک پرانا غیر آباد کھنڈر ہے، جس کا دم گھٹنے کے ساتھ ساتھ کیڑوں نے کیا ہوا تھا، لیکن، بہت عرصہ پہلے، نووارا میں، میسینا کے پہاڑوں میں ایک شاندار قلعے کے نیچے پڑا ہوا ایک قصبہ، انجیا ضلع کی ایک گلی میں قریب ہی ایک گھر تھا۔ فوارہ .سامنے کا دروازہ ایک اندرونی سیڑھی پر کھلا جو پہلی منزل کی طرف جاتا تھا جہاں لکڑی کے تختے والا ایک چھوٹا سا کمرہ تھا :یہ بیڈ روم تھا۔ آپ اوپر گئے اور وہاں کچن تھا، اگر آپ اسے کہہ سکتے ہیں۔ ایک کونے میں پتھر کا سلیب تھا جس پر آگ جلائی جاتی تھی اور لوہے کی تپائی تھی جو پاستا کے برتن رکھنے کے لیے استعمال ہوتی تھی۔ سامنے دیوار پر لٹکا ہوا، ٹکڑوں کی طرح کالا، لکڑی کا بیلچہ، دو چھلنی، ایک چھوٹا اور ایک بڑا، روٹی پکانے کا تندور، ایک آدھا بوسیدہ سینے، ایک میز، دو "فریزی "اور کچھ گڑبڑ کرسی .آخر میں ایک کمرہ تھا، جس میں ایک چھوٹی سی بالکونی تھی جس سے گلی نظر آرہی تھی، جہاں ایک ہی بستر کے لیے بمشکل جگہ تھی۔ یہ سوراخ وہ سلطنت تھی جہاں 1934 میں بیوہ ہونے والے دادا رہتے تھے۔سیڑھیوں کے نیچے لکڑی کے ڈھکن کے ساتھ پتھر کا لیٹرین بنایا گیا تھا۔ چونکہ وہاں گٹر نہیں تھے، اس لیے بعد میں آنے والی بدبو کو کم کرنے کے لیے کام کیا گیا ہوگا۔ قدرتی طور پر گھر میں

بہتا ہوا پانی اور بجلی نہیں تھی، وہ آسائشیں جو ان دنوں بیرن کے پاس بھی نہیں تھیں۔ اس کے آگے لکڑی کا دروازہ تھا جو اس فارم کی طرف جاتا تھا جہاں لکڑی پر مرغیاں بیٹھی تھیں۔

اس کونے میں، دنیا سے باہر، میری والدہ جو کہ ایک سیمسٹریس تھیں، میرے دادا کے ساتھ رہتی تھیں، دو بھائی اور ایک بہن، جو ان سے بڑے تھے، شادی شدہ تھے اور نوواره میں بھی رہتے تھے۔ میری والدہ سنہرے بالوں والی، دبلی پتلی، ساخت کی بہت کمزور تھیں، ان کی بہت نازک خصوصیات تھیں اور جو اس کے چہرے کے بارے میں سب سے زیادہ نمایاں تھا، دودھ کی طرح سفید، دو بڑی نیلی آنکھیں تھیں، جو تقریباً ہمیشہ خوفزدہ اور اداس رہتی تھیں۔ شاید اس کی ماں کی اچانک موت، جب وہ چوبیس سال کی تھی، اس کی جسمانی اور اخلاقی کمزوری کا سبب بنی۔

میری دادی کی موت کے چند سال بعد، میری والدہ، اپنی بیویوں میں سے ایک کی مداخلت کی بدولت، اپنے پرنس چارمنگ سے ملیں۔ میرے والد کا تعلق بدیویچیا کے ایک شریف خاندان سے تھا، جو تمباکو نوشی اور گروسری کے ساتھ ایک ہوٹل چلاتا تھا۔ یہ محنت کشوں کا خاندان تھا، اور میرے والد، ہر لحاظ سے، ایک بہت ہی خوبصورت، لمبے، سیاہ، خود اعتماد اور کاروباری آدمی تھے۔ وہ شہر سے دور ایک بستی میں رہتا تھا :وہ وہاں پیدل، اچھی رفتار سے، آدھے گھنٹے میں پہنچ سکتا تھا۔ اس کے والد نے کوئلہ اٹھایا۔ ماں ایک متحرک عورت تھی، صبح وہ خچر کے ساتھ نوواره گئی تاکہ دکان میں فراہم کردہ سامان :تمباکو، نمک اور کھانے کی چیزیں خرید سکے۔ وہ ہمیشہ اپنے گلے میں ایک بڑی کالی شال کے ساتھ خوبصورت لباس زیب تن کرتی تھی، اور اپنے گاہکوں کو باخبر رکھنے کے لیے اخبار بھی خریدتی تھی۔ بستی کی یہ واحد دکان تھی اور اس گھر میں خیریت کی کوئی کمی نہیں تھی، حالانکہ کھلانے کے لیے آٹھ منہ تھے۔

شام کے آخر میں اس نے واضح طور پر رنگین سوڈا کے ساتھ شراب کو پتلا کر کے اب ٹپسی گاہکوں - اور اس کے بٹوے - کی مدد کی۔ چونکہ بچے ہمیشہ اپنے والدین کے کام کے وارث نہیں ہوتے، اس لیے میرے والد نے موچی کا کاروبار سیکھ لیا تھا۔ چند ماہ تک جاری رہنے والی منگنی کے بعد، میرے والد اور والدہ، ایک بار شادی شدہ، انجیا ضلع میں چشمے کے قریب گھر میں اپنی محبت کا گھونسلہ بنانے چلے گئے۔ ٹھیک نو ماہ بعد میں اس دنیا میں آیا اور ایک مقدس جنوبی رسم کے مطابق، میں نے اپنی پھوپھی، کنسیٹا کا نام لیا۔ میری چھوٹی عمر کے باوجود میری جلد سیاہ اور جھریوں والی تھی، میں ہمیشہ روتا تھا۔ چونکہ ہمارے پاس پالنا نہیں تھا، اس لیے میرے دادا کو مجبور کیا گیا کہ وہ دن بھر مجھے اپنی بانہوں میں پالیں، اور رات کو میں اپنے والد اور ماں کے ساتھ بڑے بستر پر سوتا تھا۔ تمام حساب سے میں بہت بدصورت اور ناقابل برداشت تھا۔ کچھ مہینوں بعد، ملک میں کام کی کمی دیکھ کر، میرے والد نے سارڈینیا میں کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب وہ دوسرے جزیرے کی طرف روانہ ہوا تو اس نے اپنی ماں کو روتے ہوئے بچے اور اس کے پیٹ میں لات مارنے والی دوسری مخلوق کے ساتھ چھوڑ دیا۔

جب میں بیس مہینے کا تھا تو میری بہن روزا پیدا ہوئی۔ یہ نام ان کی نانی کا تھا۔ Concetta کے برعکس، روزا - ایک بار پھر میری والدہ کے مطابق - خوبصورت، سفید اور گلابی رنگت تھی، بھورے بال دو خوبصورت نیلی آنکھوں سے مزین ایک ہم آہنگ چہرہ بنا رہے تھے :ایک پھول، اس کے نام کی طرح !یہاں تک کہ جب میری ماں روزا کو گود میں لیے پانی لینے چشمے پر گئی تو اس کے دوستوں نے اس سے پوچھا کہ دو بالکل مختلف بیٹیوں کو جنم دینا کیسے ممکن ہے۔ - یہ، روسینا، ہاں، تم بلیئک تھی، لیکن دوسری ...- یہ، روزینہ، خوبصورت ہے، لیکن دوسری ...دوستوں نے اپنے ہونٹوں کو مسکراتے ہوئے کہا۔ دریں اثنا، اس حالت میں میں مسلسل بے چین رہا، گویا میں نے اپنی آزمائش کی پیشین گوئی محسوس کی، جو کہ خدا کا شکر ہے، اگرچہ استعفیٰ کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔

،باقی کہانی سنانے کے لیے، پہلے، مجھے آپ کو اپنی خالہ انٹونیا سے ملوانا ضروری ہے، مختصراً zì 'Ntuoia ۔ وہ میری ماں کی بڑی بہن تھی، دونوں میں سترہ سال کا فرق تھا۔ وہ ایک چھوٹی، بولڈ عورت تھی، جس کی آنکھوں میں گندے بال گر رہے تھے۔ اس کا نظر انداز چہرہ اس سے زیادہ بوڑھا لگ رہا تھا اور اس کی خالی نظروں میں بس اتنی ہی تذلیل تھی۔ بیس سال کی عمر میں، شادی کے قابل عمر میں، اس نے اپنی پہلی کزن سے شادی کی، جو ابھی ابھی سمپیون ٹنل میں کام سے واپس آئی تھی، جو بیوہ ہو چکی تھی اور اس کا تین سال کا بیٹا تھا۔ یہ آدمی، میرے چچا مشیل، چچا مشیری، کی عوامی نقل کی طرح نظر آتا تھا، وہ ایک گھر III ایک چھوٹا آدمی تھا اور بادشاہ وٹوریو ایمانوئل میں رہتا تھا جس کی ملکیت شہر کی ایک بہت ہی خاص گلی میں تھی جس کے قدم تقریباً دو میٹر چوڑے تھے۔ یہ ایک خوبصورت گھر تھا۔ گراؤنڈ فلور پر بڑھئی کی دکان تھی جس میں ایک بڑا مرکزی کاؤنٹر تھا جس میں ایک نائب، دو دیواروں کی الماریاں تھیں جہاں وہ رسپس، چھینی، جیملیٹ، گوجز اور اوجر رکھتا تھا، اس نے جو میزیں بنائی تھیں ان کے پاؤں کو گول کرنے کے لیے ایک لیتھ، ایک پیسنے والا پہیہ۔ ہوائی جہازوں اور بلیڈوں کو تیز کرنے کے لیے پیش کیا جاتا ہے، ایک لکڑی جلانے والا چولہا جس میں ایک ساس پین ہے جس میں گلو کو صاف کیا جاتا ہے، ہر جگہ تختیاں لگی ہوئی ہیں، دیوار کے ساتھ چند آری جڑی ہوئی ہیں، کچھ خوش قسمتی کے کرشمے جیسے گھوڑوں کی نالی، بکری کے سینگ اور کچھوے کی کھالیں، مختصراً، ان میں سے ایک وہ جگہیں جو اب صرف یادوں کی دنیا سے تعلق رکھتی ہیں۔

لکڑی کی سیڑھیاں پہلی منزل تک جاتی تھیں، جہاں سرامک ٹائلوں والے دو کشادہ کمرے تھے، ان دنوں ایک لگژری، میرے چچا کا بنایا ہوا سائیڈ بورڈ، ایک صوفہ، ایک میز اور کچھ کرسیاں جو رافیہ سے بنی ہوئی تھیں، سبزی کی ایک قسم کی رسی تھی۔ اگست کے وسط میں گلی کو نظر انداز کرنے والی چھوٹی بالکونی سے، جب مفروضے کا جلوس ایبی کی طرف بڑھتا تھا، تو کوئی شخص اپنے ہاتھ سے میڈونا کے تاج والے سر کو چھو سکتا تھا۔ دوسری منزل سے، تاہم، آپ روکا سالواتیسٹا کو دیکھ سکتے تھے اور سامنے، گھروں کے درمیان ایک شگاف کے ذریعے، آپ پہاڑوں کے شاندار منظر کی

تعریف کر سکتے تھے جو آہستہ آہستہ نیلے آسمان سے پرے پھیلے ہوئے تھے، یہاں تک کہ آپ سمندر تک پہنچ گئے جہاں، خاص طور پر۔ موسم بہار کے ٹھنڈے دنوں میں جب کوئی دھند نہیں ہوتی تھی، آپ افق کے کنارے ولکانو اور پھر لپاری، سٹرمبولی اور دیگر تمام جزیروں کو دیکھ سکتے تھے : ایک قدرتی تماشا، ایک چمکتا ہوا کثیر رنگ کا پوسٹ کارڈ۔

ایک اور سیڑھی پہلی منزل تک گئی، جہاں باورچی خانے اور سونے کے کمرے تھے، پہلے بہت کشادہ میں روٹی کے لیے لکڑی کا تندور اور کھانا پکانے کے لیے لوہے کا چولہا رکھا گیا تھا۔ بلاشبہ یہ ایک خوبصورت گھر تھا، گھر کے انتہائی ضروری کاموں کو انجام دینے کے لیے نالی کے ساتھ سنک کے بغیر باورچی خانے کی تکلیف کے علاوہ۔ اس وقت کچھ سہولتیں اب بھی ناقابل فہم تھیں۔ درحقیقت عوامی چشمے سے پانی کو زنک ہاپر میں لے جایا جاتا تھا اور پھر دوسری منزل پر لے جایا جاتا تھا جہاں برتن دھونے کے لیے اسے ایک بڑے ٹیراکوٹا بیسن میں ڈالا جاتا تھا۔ سنک میں نالی نہ ہونے کی وجہ سے بیسن سے پانی واپس گراؤنڈ فلور پر لا کر بیت الخلا میں پھینک دیا گیا۔ ایک عورت کے لیے یہ بہت تھکا دینے والا کام تھا۔ غلامانہ اور ذلت آمیز حالت، تمام انسانی برداشت کی حد تک، رات کے کھانے کے وقت اپنے عروج پر پہنچ گئی جب آنٹی انٹونیا کو، اپنے شوہر کے احترام میں، اسی پلیٹ سے کھانا پڑا جہاں اس نے پہلے کھایا تھا، اور، شاید، دیوتا۔ ایک ہی چیز کو دہرایا، لیکن مجھے اس کی کوئی واضح یاد نہیں ہے۔

چچا مشیل ایک سیاہ فام اور بدمزاج آدمی تھا، جتنا محنتی وہ بے وقوف تھا، اس کے پاس دل کی بجائے ریت کے پتھر کا ایک ٹکڑا تھا۔ میں نے اس کی آنکھوں میں کبھی دوسروں کے تئیں شفقت یا شفقت کی جھلک نہیں دیکھی۔ اس نے اپنی خالہ کو اپنے بیٹے کی دیکھ بھال کے لیے گھر میں رکھا، اسے اس کے لیے کھانا بنانا تھا، اس کی نوکر کی طرح کام کرنا تھا اور ہمیشہ ہاں، ہاں، ہاں کہنا تھا۔ وہ بالکونی کی طرف بھی نہیں دیکھ سکتا تھا ورنہ پریشانی ہو جائے گی، جبکہ تقریباً ہر شام کام کے بعد وہ اپنے دوستوں کے ساتھ شراب پینے ہوٹل جاتا تھا۔

وہ لڑکھڑاتا ہوا، پسینے میں بھیگتا ہوا اور ایسی بدبودار سانسوں کے ساتھ کہ اس کے قریب ہونا ناممکن تھا۔ اس کے بجائے، میری خالہ، تیل کی روشنی میں، بغیر کھائے پیے رات گئے تک اس کا انتظار کرتی رہیں۔ جب چھوٹا بادشاہ واپس آتا تھا - اکثر اس میں سیڑھیاں چڑھنے کی طاقت بھی نہیں ہوتی تھی - تھک ہار کر وہ خود کو خاک آلود ورک بینچ پر چھوڑ دیتا تھا اور پوری رات وہیں بیٹھا رہتا تھا۔ آنٹی انٹونیا نے سب کچھ ہونے کے باوجود اسے اوور کوٹ سے ڈھانپ لیا اور پیار سے اس کے پاس بیٹھ کر صبح تک اس کی نگرانی کی۔ چنانچہ سال گزرتے گئے اور اتنی عقیدت کے عوض وہ مناظر سے بچنے کے لیے اپنے رشتہ داروں سے ملنے بھی نہ جا سکی۔ وہ غیرت مند، معمولی اور دبنگ اس کو گھر سے باہر جانے سے روکنے کے لیے اس کے دھاگے، کنگھی، بالوں کے تراشے اور دیگر چیزیں خریدنے گیا۔ جب انہیں شادی کی تقریب میں مدعو کیا گیا تو چچا مشیل آخری لمحے

تک گھر واپس نہیں آئے اور آنٹی انٹونیا اس وقت تک اکیلے نہیں جا سکتی تھیں جب تک کہ رشتہ دار ان کے شوہر کا سراغ لگانے میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ کبھی کبھار وہ اسے قائل کرنے میں کامیاب ہو گئے، دوسری بار وہ وقت پر پہنچ گیا لیکن پھر، پارٹی کے بیچ میں، وہ غائب ہو گیا اور آنٹی انٹونیا، مایوس اور افسوس کے ساتھ، مایوسی کے ساتھ گھر واپس آ گئیں۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا، اس میں تلخی اور اداسی جمع ہوتی گئی، وہ کسی سے بھی نہیں نکل پاتی تھی کیونکہ وہ الگ تھلگ تھی، اور سر درد اور دانت کے درد کا شکار تھی جس نے اسے ہفتوں تک اذیت دی تھی۔

ایک دن ایک پڑوسی جو کہ بہت نیک اور پرہیزگار ہے، نے انکل مشیل کو بلایا اور ان تمام بدسلوکی کے لیے اسے ملامت کی جس نے اس کی بیوی کو تکلیف پہنچائی :- تمہیں شرم آنی چاہیے - وہ اس پر چلائی - ایک عورت کو اس طرح کی تکلیف پہنچانے کے لیے ...انتونیا کچھ ہوا حاصل کریں، آپ کو اسے گھر میں الگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اسے باہر جانا چاہیے، اجتماع میں جانا چاہیے، رشتہ داروں کے پاس جانا چاہیے، جیسا کہ تمام عیسائی کرتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر، اسے چہل قدمی کرنے کی ضرورت ہے، یہی واحد راستہ ہے جس سے اس کا سر درد دور ہو جائے گا ...- پڑوسی نے تھوڑا توقف کیا، پھر کہنے لگا :- یہاں سے ایک گھنٹہ سے بھی کم وقت میں، ایک خچر کی پٹڑی سے پیدل جانا ہمارے پاس کچھ زمین ہے اور ایک چھوٹا سا مکان ہے جس میں چھت کے نیچے ایک باورچی خانہ ہے اور ایک اور قدرے گیلا کمرہ ہے جسے گرمیوں میں سونے کے کمرے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس زمین میں ہیزلنٹ کے پودے، انجیر، مینڈارن، میڈلرز، انگور، زیزول، سیب، ناشپاتی، زیتون، مختصر یہ کہ خدا کی طرف سے ہر اچھی چیز ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں، میرے بھائی کی موت کے بعد، مجھے اپنی خالہ کی دیکھ بھال کرنی ہے اور میں اب دیہی علاقوں کی دیکھ بھال نہیں کر سکتا، اسی لیے میں نے اسے بیچنے کا سوچا۔ تم اسے کیوں نہیں خریدتے؟ اس طرح آپ کی بیوی کو اچھی ہوا میں سانس لینے کا موقع ملے گا ...شروع میں چچا مشیل نے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا لیکن پھر وہ اسے دیکھنے گئے اور اسے خریدنے کے لیے بھی قائل ہوگئے۔ تھوڑی ہی دیر میں معاہدہ ہو گیا اور جائیداد اس کی ہو گئی۔ اس طرح Vittorio Emanuele III کے ہم شکل، تیزی سے ہوشیار اور غدار، نے آنٹی انٹونیا کو تجویز کیا :- آپ انجیر چننا سیکھیں گے اور انہیں خشک ہونے دیں گے۔ جب آپ کو کپڑے دھونے ہوں گے تو آپ دریا پر جائیں گے اور اسے صاف کرنے کے لیے ریت میں گڑھا کھود کر پینے اور کھانا پکانے کے لیے درکار پانی حاصل کریں گے۔ وہ خاندان جو سان باسیلیو، ویلانکازا، بادیویچیا اور پیانو وِگنا کے قریبی بستیوں میں رہتے ہیں۔ سردیوں میں جب دریا پانی سے پھولے گا تو تکلیف ہوگی لیکن میں اس رکاوٹ کو دور کروں گا۔ دوسری طرف، آپ دیہی علاقوں سے لطف اندوز ہو سکیں گے۔ اپنی نگاہیں نیچی کرتے ہوئے، آنٹی انٹونیا نے ایک بار پھر، جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا، کیا :- کوومو تو ووئی، ایو فازو - جیسا آپ چاہیں، میں کروں گی، غریب لڑکی نے فرمانبرداری سے جواب دیا۔

باب دو - اس دنیا سے باہر

1936 کے موسم بہار کے آغاز میں، غریب لڑکی اور اس کے چچا مچیری ندی کے پلنگ کے قریب کے Vallancazza اور Badiavecchia، San Basilio دیہی علاقوں میں، کاسٹرینگیا چلے گئے۔ مختلف بستیوں میں یہ بات پھیل گئی کہ وہ اب بھی دستیاب ہے اور لوگوں نے اسے نوکریوں کے لیے بلایا۔ اُن دنوں یہ رواج تھا، چاہے آج یہ عجیب ہی کیوں نہ لگے، کہ جب انہیں میز، کھڑکی، دروازے یا الماری کی ضرورت ہوتی تھی، وہ بڑھئی کو بلا کر اپنے گھر میں اس کی میزبانی کرتے تھے۔ انہوں نے ضروری لکڑی دستیاب کرائی۔ چچا مشیل اوزار لائے اور کام مکمل ہونے تک سائٹ پر رہے۔

انہوں نے اسے ایک درخت کاٹنے کے لیے بلایا اور اسے ایک دو سال تک سوکھنے کے لیے چھوڑ دیا۔ درخت کے تنے کو پھر دیوار پر لگا دیا گیا۔ بڑھئی نے اوپر سے آری پکڑی ہوئی تھی اور نیچے ایک اسسٹنٹ: "Serra serra mastro dascio che dumè fagimmo a cascia" (Saw saw or great master) چلو کل سینہ بناتے ہیں۔

درخت کا تنا ایک دیوار پر لگا ہوا تھا۔ ایک بڑی آری سے انہوں نے تختیاں حاصل کیں اور ان سے انہوں نے کھڑکیاں، بستر اور الماری بنائے۔ اس کام کو کرنے کے لیے وہ 4 بجے اٹھا اور اپنی تھیلی اور سوئیاں لے کر نکلا۔ جب وہ اپنے گھر پہنچا تو گاہکوں نے اسے پیاز کے ساتھ تازہ دودھ اور روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا۔ دوپہر کے وقت پاستا کی ایک پلیٹ اور پنیر کا ایک ٹکڑا۔ شام کے وقت اس نے کام کرنا چھوڑ دیا اور نووارا میں اتوار کو بل ادا کرنے سے پہلے انہوں نے اسے پہلی رقم کے طور پر گھر کی روٹی دی۔

چند سال گزر گئے اور بیٹا توریلو بڑا ہو چکا تھا اور خود ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ دنیا کی کسی بھی چیز کے لیے اپنی باقی زندگی دیہی علاقوں میں الگ تھلگ گزارنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اس نے اپنے والد سے تجارت سیکھی تھی لیکن وہ اسپیشلائز کر کے کابینہ ساز بننا چاہتا تھا۔ وہ اپنے والد کو اس

بات پر راضی کرنے میں کامیاب ہو گیا کہ وہ اسے ایسے شہر بھیج دیں جہاں اس فن کو سیکھنے کا امکان ہو۔ وہ کیٹانیا چلا گیا اور دو سال کی اپرنٹس شپ کے بعد وہ بہت اچھا ہو گیا، اس نے اس کام کو کرنے کے لیے تیار محسوس کیا، اور چونکہ وہ اب انیس سال کا تھا اس نے سوچا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ وہ اپنا ایک خاندان شروع کرے۔ وہ برسوں سے ایک چرواہے کی بیٹی کو جانتا تھا اور اس نے شادی کرنے کا فیصلہ کیا لیکن یہ اس کے چچا مچیری کی خواہش کے خلاف ہوا جو چاہتے تھے کہ اس کا بیٹا اس کی ذات کی کسی عورت سے شادی کرے۔ ان دنوں، ناقابل یقین، لیکن یہ اس طرح تھا : ایک کاریگر کے لیے چرواہے کی بیٹی سے شادی کرنا بے عزتی کا ایک بڑا ذریعہ تھا۔ باپ اور بیٹے کے درمیان اچانک ایک زبردست تنازعہ شروع ہو گیا جس نے توریلو کو یقینی طور پر اپنے والد اور سوتیلی ماں سے الگ ہونے پر مجبور کر دیا۔ اپنے نئے خاندان کے ساتھ وہ ملک چھوڑ کر کومو چلا گیا جہاں اس نے اپنے کام کے ذریعے دولت کمائی۔

چچا کی کوئی اولاد نہیں تھی، لہٰذا، توریلو کے جانے کے ساتھ، وہ یقینی طور پر اکیلے رہ گئے۔ جس شخص کو اس تنہائی کا سب سے زیادہ سامنا کرنا پڑا وہ آنٹی انٹونیا تھیں جنہوں نے سارا دن اپنے اردگرد گھومنے والے پرندوں، مکھیوں اور مچھروں سے بات چیت میں گزارا۔ دیہی علاقوں کے اس غار میں اسے کسی سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا۔ صرف اگست کے وسط میں کرسمس، ایسٹر یا میڈونا اسونٹا کی دعوت جیسی اہم تعطیلات کے موقع پر ہی وہ میری ماں سے ملنے شہر جا سکتا تھا۔ ان میں سے ایک دورے کے دوران، اپنی حالت کے بارے میں طویل عرصے تک شکایت کرنے کے بعد، اس نے اپنی بہن کو تجویز کیا :- پیاری ٹریسا، میں نے محسوس کیا کہ آپ کو دو چھوٹی لڑکیوں کے ساتھ بہت زیادہ معاملہ کرنا ہے، کنسیٹا کو میرے سپرد کریں تاکہ آپ کو اپنے آپ کو چھوٹے کے لیے وقف کرنے کے لیے زیادہ آزاد۔ میں اسے دیہی علاقوں میں لے جاؤں گا جہاں ہوا بہتر ہے اور اس کا بھلا کروں گی - میری والدہ کو شروع میں یقین نہیں تھا لیکن پھر، ہمیشہ کی طرح، اس کی آسانی سے کنڈیشنڈ کردار کو دیکھتے ہوئے، اس کی بہن کے بہت اصرار کے بعد وہ راضی ہوگئیں۔

میرے لیے آزمائش شروع ہو گئی۔ غالباً گرمی کا دن تھا، 1938 کی گرمی شروع ہوئی، میں دو سال کا تھا اور خالہ مجھے لینے آئی تھیں۔ ایک کپڑے کے تھیلے میں میں نے ایک بلاؤز، جانگھیا کے دو جوڑے اور ہر چیز سے بے خبر میں اپنا گھر چھوڑ دیا۔ میں اتنا چھوٹا تھا کہ میں یہ نہیں سمجھ سکتا شروع ہوگا۔ ہم نے خچر کے راستے کا پیچھا کیا یہاں تک کہ آدھے Via Crucis تھا کہ اس دن میرا گھنٹے یا شاید اس سے بھی زیادہ وقت گزرنے کے بعد ہم کاسٹرینگیا)کیسینڈرا (!کے نام کے ساتھ اس تنہائی میں پہنچ گئے جیسے کہ بدقسمتی کی پیش گوئی کرنا ہو، مختصر یہ کہ یہ نام پہلے سے ہی ایک مکمل منصوبہ تھا، چاہے میں اس وقت اس کا احساس نہیں کر سکا۔ شوہر نے شروع میں میرا خیرمقدم کیا، خالہ نے ہر وقت میری پسند کو پورا کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ مٹھائیاں خریدیں اور جب وہ میرے ساتھ میری والدہ سے ملنے نووارہ گئیں تو وہ ہمیشہ مجھے تاکید کے ساتھ کہتی تھیں کہ مجھے

گھر واپس نہیں جانا چاہیے لیکن بہتر تھا۔ اس کے ساتھ بڑھو جو اکیلی تھی اور وہ میری ماں ہو گی۔ میں ماننے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

دریں اثنا، میرے والد سارڈینیا سے واپس آئے، صرف ایک ہفتہ ٹھہرے، جو میری ماں کو حاملہ کرنے کے لیے کافی تھے، اور دوبارہ چلے گئے۔ یہ 1939 تھا اور اگلے سال انتونیٹا پیدا ہوا۔ مجھے اب بھی مبہم طور پر یاد ہے کہ میری خالہ انٹونیا مجھے میری ماں سے ملنے کے لیے نوارا لے گئی تھیں اور میں نے پہلی بار اپنی بہن کو دیکھا تھا۔ میں چھوٹی انتونیٹا کو گلے لگانے کے لیے گھر پر رہنا چاہتا تھا لیکن میری خالہ، جو میری زندگی پر زیادہ سے زیادہ قابو رکھتی ہیں، ایک سپاہی کی طرح سخت، نے مجھ سے کہا :- گھر میں ٹرنمو، میں تمہیں ایک خوبصورت مقصد بناؤں گا -)چلو گھر چلتے ہیں (میں تمہیں ایک خوبصورت گڑیا بناؤں گا(۔

جب ہم جھونپڑی میں پہنچے تو اس نے میرے بازوؤں میں سرخ رنگ کی خوفناک آنکھوں کے ساتھ رکھا۔ میں ڈر گیا۔ یہ ایک ایسا دور تھا جس میں میں ہمیشہ روتا رہتا تھا "causitta" ایک بھرا ہوا کیونکہ میں اپنے دادا اور والدہ کے پاس نوارا واپس جانا چاہتا تھا لیکن چچا انٹونیا کو راضی کرنے کا کوئی طریقہ نہیں تھا :اس کا دل میری ہر شکایت سے گھبرا گیا اور بہرا تھا۔ پہلے تین سالوں میں ہم نے کاسٹرینگیا کے کنٹری ہاؤس میں کافی وقت گزارا، جہاں کوئی جان زندہ نہیں تھی، ارد گرد بکھرے گھروں میں چھٹیاں منانے والے شاذ و نادر ہی نظر آتے تھے۔

اتوار کو ہم گاؤں گئے اور میں اپنی ماں، اپنی چھوٹی بہنوں اور اپنے نانا سے ملنے گیا۔ دادا مونچھوں والے اچھے آدمی تھے۔ اس نے اپنے ساتھ نسوار کا ڈبہ رکھا تھا جسے وہ کبھی کبھار سونگھتا تھا۔ سردیوں میں وہ مجھے اپنی چادر کے نیچے لے جاتا اور مجھے کچھ مٹھائیاں خریدنے ہوٹل میں شراب چکھنے کے لیے چوک پر لے جاتا۔ شام "Sciancaditta" اور ہسپتال کے اوپر واقع کو ہم کاسٹرینگیا واپس آئے۔

کچھ شاموں کو چچا بینڈ کے ساتھ ریہرسل کرنے گئے، جہاں انہوں نے ٹرومبون بجایا، پھر وہ شراب خانے میں شراب پینے کے لیے رک گئے اور دیہی علاقوں میں واپس لوٹ آئے۔ کاسٹرینگیا سے 500 میٹر کے فاصلے پر اس نے "کونسیٹینا ...ntoia' کہنا شروع کیا۔ اسی دوران گھر میں خالہ نے تپائی " پر پانی گرم کرنے کے لیے مٹی کا برتن تیار کر رکھا تھا۔ کھانا پکانے کے آدھے راستے میں اس نے ابلتے ہوئے پانی کا ایک لاڈلا ڈالا تھا، شاید شراب کو ٹھکانے لگانے کے لیے۔ لوہے کے پین میں میری خالہ نے پاستا سیزن کے لیے ٹماٹروں کے ساتھ پیاز تیار کیا۔ پیاز کم پکا ہوا تھا اور مجھے قے کر دی تھی۔ "کھاؤ، ورنہ میں پٹا لے کر تمہیں لاشیں دوں گا..."

ان دنوں وینیشین نسل کی ایک عورت سان باسیلیو کی دائی تھی۔ جب سردیوں میں دریا میں سیلاب آتا تھا، تو چچا مشیل اسے اپنے کندھے پر لے جاتے تھے)ایک سیانکیلیا (نووارا میں دواخانہ میں خریداری کے لیے۔ وہ گھر پر رکا اور کہا "انٹونیا، اسے ایک شال دو، سردی ہے"۔ بیچاری خالہ، مجھے نہیں معلوم کہ وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ مشیل کی عاشق ہے۔

میں اب پانچ سال کا تھا، دیہی علاقوں میں الگ تھلگ، کسی سے بات کیے بغیر میں ایک جنگلی جانور کی طرح ہو گیا تھا۔ میں سب سے شرمندہ تھا۔ جب ہم نوارا گئے تو میں چھپ گیا کیونکہ میں لوگوں سے ڈرتا تھا۔ پڑوسیوں نے اس تبدیلی کو محسوس کیا اور اس لیے میرے چچا کو مشورہ دیا کہ وہ مجھے کنڈرگارٹن بھیج دیں۔ خوش قسمتی سے ماموں کو یقین ہو گیا۔ چنانچہ ایک صبح میری خالہ نے میرے چچا مشیل کو مجھے ایک بسکٹ خریدنے کے لیے بھیجا اور اسے سفید بھوسے کی ٹوکری میں ڈال دیا جو میری پھوپھی نے مجھے دیا تھا۔ بسکٹ کے ساتھ اس نے ایک تازہ انڈا بھی ڈالا۔ وہ میرے ساتھ گاؤں اییی کے قریب واقع نرسری میں گیا۔ راہبہ نے میرے استقبال کے لیے دروازہ کھولا تو میں چیخنے لگی۔ ڈر کے مارے میں نے ٹوکری فرش پر پھینک دی، انڈا بکھر گیا اور فرش پر گندگی چھوڑ گئی۔ میری خالہ نے مجھے زور سے تھپڑ مار کر سزا دی اور مجھے گھر واپس لے گئی۔ تو کنڈرگارٹن کا میرا پہلا دن بھی میرا آخری دن بن گیا۔

یوں ہوا، جب میں چار سال کا تھا، میرے چچا کہتے :- کنسیٹینا، نووارا جاؤ اور مجھے سر درد کے لیے کچھ کارمیری)ٹرانکویلائزر (لاؤ۔ میں خچر کی پٹڑی کے ساتھ فیریٹ کی طرح دوڑتا ہوں، گریکو ضلع سے گزرتا ہوں، کبھی کبھی اپنی پیاس بجھانے کے لیے چشمے پر رک جاتا ہوں، اور فارمیسی پہنچ جاتا ہوں۔ وہ، فارماسسٹ، حیران رہ گیا اور اپنے دوستوں سے کہا کہ "du Surcittu" کچھ ہی دیر میں میں بجلی کی طرح نوواره جانے اور جانے والا ہوں۔ پانچ سال کی عمر میں مجھے دور کے رشتہ دار بارسلونا لے گئے۔ وہاں میں نے پہلی بار بڑی حیرت سے دیکھا اور سنا ...ریڈیو !ہم ایک دکان پر مٹر کے رنگ کا کپڑا خریدنے بھی گئے۔ سیلز اسسٹنٹ نے تجویز کیا :- ٹوپی اور سفید اسکارف بھی خریدیں۔ آخر میں وہ قائل ہو گئے اور دکان کے اسسٹنٹ نے چمکدار نیلے اور ہلکے نیلے ساٹن کے دو مفت سکریپ دیے۔ اگلے دن ہم کپڑے میری والدہ کے پاس لے گئے جنہوں نے چند دنوں میں کپڑے تیار کر لیے۔ اتوار کے دن میں نے محسوس کیا کہ میں نووارا کے مارکوئیز اور بیرن کی بیٹیاں ہوں۔

1941 کے موسم سرما میں، جنگ کے دوران، میرے والد نے، سارڈینیا میں اپنی ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد، اپنے ایک دوست کے ساتھ شمالی شہر میں اپنی قسمت تلاش کرنے اور موچی کے طور پر اپنی پرانی ملازمت کو دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہوا میں یہ احساس تھا کہ میری والدہ میرے والد کے ساتھ ملنا چاہتی ہیں اور میں اس سے پریشان ہوا، یہاں تک کہ ایک دن میں ان کے بستر کے نیچے رینگتا ہوا، کپڑے اتارے اور چاول کے دو دانے، مستقبل کے نپلوں کو کھرچوں کے

ساتھ دیکھا کیونکہ میری خالہ مجھے کبھی نہیں دھویا .انہوں نے تشدد سے انہیں مجھ سے چھین لیا۔ مجھے خون دیکھنا یاد ہے کیونکہ میں نے خود کو زخمی کیا تھا۔ میں نے کینوس کی قمیض جو دن رات کی ضرورت تھی واپس ڈال دی، پھر لباس، اور کسی نے توجہ نہیں دی۔

جانے سے پہلے، ماں نے دادا کے گھر کو ترتیب سے چھوڑنے کی کوشش کی، کیونکہ غریب آدمی اکیلا رہ گیا تھا۔ اس نے الیکٹرک لائٹس لگانے کے بارے میں سوچا، اس وقت لارڈز کا اختیار تھا۔ پہلے تیل کے ساتھ "یو لوسو "استعمال کیا جاتا تھا۔ چچا مشیل یہ سن کر پریشان ہوئے :کچھ دنوں بعد اس نے الیکٹریشن کو بلایا اور اسے اپنے گھر میں لائٹ لگانے کو کہا، چنانچہ جب میں گاؤں گیا تو میں نے بھی لکڑی کی کھڑی سیڑھیوں پر ہلکی ہلکی روشنی کا لطف اٹھایا۔ جب مجھے بیت الخلا جانا ہوتا تھا)ایک لیٹریا(، بنیادی طور پر ایک سادہ سوراخ جو ان کی لیبارٹری کے پیچھے زیریں منزل پر تھا، اس کے آگے ہمیشہ تابوت رکھے ہوتے تھے، جنہیں میرے چچا نے درخواست کی صورت میں تیار رہنے کے لیے بنایا تھا۔

یکم مارچ 1942 کی صبح، ہلکی نیلی آستینوں کے ساتھ نیلے ساٹن میں ملبوس، اپنے چچا اور دادا کے Piazza di San Sebastiano ٹورے کے ساتھ، میں اپنی والدہ اور چھوٹی بہنوں کے ساتھ ریلوے اسٹیشن پر لے جائے گا۔ اس کی Vigliatore 4 پوسٹ آفس گیا، یعنی ہاں، بس میں۔ ، جو انہیں سالہ بہن روزا اوپر نہیں جانا چاہتی تھی اور اس کے چچا نے اسے راضی کرنے کے لیے اس سے کہا :- اگر تم اوپر نہیں گئی تو تم بیمار ہو جاؤ گی -)میں تمہیں دو بار پادوں گا(۔

میں، سب سے بڑا، اپنی خالہ سے متاثر تھا، چھوڑا نہیں اور نوواره میں ہی رہا۔ میں رونا نہ روک سکی۔ میں نے اپنے دادا کی بانہوں میں سکون تلاش کیا۔ وہ بھی اکیلا رہ گیا اور اس دن تک میں اس کے ساتھ رہا تاکہ اس کا ساتھ دے سکوں۔ تقریباً بیس دن کے بعد ماں کی طرف سے پہلا خط آیا جس میں سفر کی کامیابی کا بیان تھا۔ والد نے اسے ایک آرام دہ اپارٹمنٹ پایا تھا جس میں گھر میں پانی اور ایک چولہا تھا، جو اس کے لیے کچھ نیا تھا۔ کہانی کو جاری رکھتے ہوئے، پہنچنے کے اگلے ہی دن اس نے ایک ہیئر ڈریسر کو گھر بلایا تاکہ اسے فیشن ایبل بال کٹوائیں۔ گاؤں میں تقریباً تمام عورتیں اپنے لمبے بالوں کو ٹوپے سے باندھتی تھیں۔ مختصر یہ کہ میری والدہ زندگی میں پہلی بار خوش اور مطمئن تھیں۔ کہانی کے اختتام پر اس نے میری خالہ سے سفارش کی۔ اس نے یقینی طور پر کاسٹرینگیا میں میری تکلیف کا تصور نہیں کیا تھا۔

ہمارے جانے کے اگلے دن، آنٹی انٹونیا مجھے واپس دیہی علاقوں میں لے گئیں اور اپنے شوہر سے کہا کہ وہ مجھے لکھنا سکھانے کے لیے پہلی جماعت کی کتاب خریدیں تاکہ میں پہلی جماعت کی بجائے اکتوبر میں دوسری جماعت میں جا سکوں۔ غریب میں :میں مزید نہیں کھیل سکتا تھا، لیکن مجھے اپنا وقت نیلامی اور نمبر لکھنے میں صرف کرنا تھا۔ وقتاً فوقتاً ٹیچر سان باسیلیو سے واپسی پر

کاسٹرینگیا سے گزرتی تھیں جہاں وہ پڑھاتی تھیں۔ اس کا نام ماریہ تھا، وہ ایک کپتان کی بیٹی تھی جسے اس کی خالہ جانتی تھیں۔ اس نے اسے پانی کا گلاس پیش کیا۔ اسی دوران میں نے اسے نوٹ بک دکھائی اور اس نے مجھے ایک پیار دیا۔ اس نے اپنے بیگ سے ایک سرخ پنسل نکالی اور لکھا " شاباش "۔ خود کو سراہا دیکھ کر کیا خوشی، کیا خوشی، جو میرے لیے غیر معمولی ہے۔ میں روز بروز مزید اداس ہوتا گیا، میں نے ان سے گزارش کی کہ وہ مجھے اپنے ماموں اور دادا دادی کے پاس لے جائیں، لیکن میری خالہ نے کہا کہ یہ ضروری نہیں ہے۔

وہ ڈرتا تھا کہ شاید میں انہیں بتاؤں کہ میرے ساتھ کیسا سلوک اور کھانا کھلایا گیا۔ درحقیقت، خوراک ایک چھوٹی بچی کے لیے کافی نہیں تھی جس کو بڑھنا اور نشوونما کرنا تھی :صبح انہوں نے مجھے پنیر کے ساتھ سخت روٹی کا ایک ٹکڑا دیا، دوپہر کو ٹماٹر اور دو زیتون کا سلاد۔ شام کو، جب اس کا شوہر وہاں موجود تھا، آنٹی انٹونیا نے کچے پیاز کی چٹنی کے ساتھ کچھ پاستا پکایا۔ اور اگر میں نے اسے نہیں کھایا تو مجھے بہت مار پڑنے کا خطرہ تھا۔ مختلف قسم کے لئے، کچھ شاموں کو اس نے پاستا اور پھلیاں یا ایک قسم کا نرم، نرم پولینٹا پکایا .صرف کرسمس، نئے سال، کارنیول اور ایسٹر پر انہوں نے مرغی یا خرگوش کو مارا۔ جنوری میں انہوں نے ایک خنزیر کو مار ڈالا جس سے انہوں نے مسالہ دار سلامی اور سور کی چربی حاصل کی، لیکن انہیں قطرہ قطرہ پینا پڑا ورنہ وہ پورے سال کے لیے کافی نہیں ہوگا۔ ہر اتوار کے دن میرے چچا گندے ٹرپ خریدتے تھے جس کے بارے میں سوچ کر بھی مجھے نفرت ہو جاتی ہے یا اجمودا کی شاخ پر آنتیں لڑھک جاتی ہیں، جو پھر تلے جاتے تھے۔ وہ سب سستے کھانے تھے کیونکہ، ان کے مطابق، ہمیں اپنے دادا دادی کی طرح فضول خرچی نہیں کرنی چاہیے اور انھوں نے مجھے دہرایا :- تم دیکھتے ہو، ان کے پاس ہمیشہ ساسیجز اور اسٹاک فش سے بھرے پین ہوتے ہیں، وہ کھاتے پیتے ہیں۔ ہمیں ان لوگوں سے دور رہنا چاہیے - انھوں نے کہا میرے ماموں کو خدشہ تھا کہ دوسرے رشتہ دار مجھے قائل کریں گے کہ میں اپنی ماں اور باپ کے - ساتھ براعظم میں شامل ہونے پر اصرار کروں۔ انہوں نے مجھے ان سے نفرت کرنے کی اتنی کوشش کی کہ کبھی کبھی جب میں ان سے ملتا تو اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتا تاکہ انہیں نہ دیکھ سکوں۔

ستمبر آچکا تھا اور مجھے دوسری جماعت کے داخلے کا امتحان دینا تھا۔ میرے چچا مجھے گاؤں لے گئے، انہوں نے چوکیدار سے مشورہ کیا کہ وہ مجھ پر نظر رکھے، وہ استاد جو میں دوسری جماعت میں ہوں گا اور امتحانی بورڈ کے استاد سے۔ وہ سب میری پروموشن کو محفوظ بنانے کے لیے بطور تحفہ انڈے لائے تھے۔ میرا ان لوگوں سے کبھی رابطہ نہیں ہوا تھا، کلاس روم میں انک ویلوں کے ساتھ دو سیٹوں والی لکڑی کی میزیں تھیں۔ میرے ساتھ دوسری لڑکیاں بھی تھیں جو اصلاحی امتحان دے رہی تھیں۔ انہوں نے مجھے بلیک بورڈ پر جمع اور گھٹاؤ کے مسائل حل کرنے پر مجبور کیا۔ سیاہی اور بلیک بورڈ دونوں میرے لیے بالکل نئے تھے۔ میں خوف اور شرمندگی سے پتے کی طرح کانپ رہا تھا، مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپریشنز کو کیسے حل کیا جائے، کیونکہ آنٹی انٹونیا نے مجھے

صرف ایک سے دس تک کے نمبر لکھنا سکھائے تھے۔ پھر انہوں نے مجھے ایک جملہ لکھنے کو کہا، نوٹ بک میں تھوڑا سا سوچا، لیکن مجھے نہیں معلوم تھا کہ کہاں سے شروع کروں۔ جب وہ گڑبڑ ختم ہوئی تو چوکیدار مجھے گھر لے گیا۔ خالہ نے اس سے پوچھا کہ امتحان کیسے ہوا اور چوکیدار نے جواب دیا کہ یہ بہت اچھا نہیں گزرا، لیکن حتمی فیصلہ اساتذہ پر منحصر ہے۔

حیرت انگیز طور پر نتیجہ مثبت آیا اور مجھے دوسری جماعت میں داخل کر دیا گیا :میں سکول جانے کے لیے تیار تھا، لیکن تہبند کا مسئلہ پیدا ہو گیا۔ چچا مشیل گزشتہ روز دکان پر گئے تھے اور کالے کپڑوں کا بچا ہوا خریدا تھا۔ آنٹی انٹونیا نے ایک دن میں میرے لیے یونیفارم بنا دیا۔ فولڈر خریدنے کے لیے مزید رقم درکار تھی۔ میرے ماموں کے پاس پیسہ تھا لیکن وہ بچت کرنے کے جنون میں مبتلا تھے اس لیے اس کنجوس نے اپنی پوری کوشش کی اور مجھے ونڈو کلپ کے ساتھ ایک پلائیووڈ فولڈر بنا دیا۔ انہوں نے مجھے قلم بھی نہیں خریدا۔ میرے چچا نے لکڑی کے ایک پتلے ٹکڑے کے ساتھ ایک نِب بنایا جس کے سرے سے جڑی ہوئی تھی۔ وہ دو نوٹ بک اور پنسل کو تبدیل نہیں کر سکے اور انہیں خریدنا پڑا۔ یکم اکتوبر 1942 کو میری خالہ میرے ساتھ سکول گئیں۔ سب سے پہلے وہ ایک پیدائشی سرٹیفکیٹ مانگنے کے لیے پوڈسٹی کے پاس گئی جس کی اسکول کو ضرورت تھی کیونکہ میں کلاس سے باہر تھا۔ استاد مہربان تھے اور انہوں نے گرمجوشی سے میرا استقبال کیا، لیکن میں اس سے خوفزدہ تھا، شاید اس لیے کہ اس کے دائیں بازو کے بجائے اس کے والد کی پاستا فیکٹری میں بچپن میں پیش آنے والے حادثے کی وجہ سے ربڑ کا مصنوعی اعضاء لگا ہوا تھا۔ مجھے اگلی صفوں میں نشست دی گئی۔ میرے نئے ساتھی، جنہوں نے مجھے ایک سال پہلے نہیں دیکھا تھا، میری موجودگی سے متجسس ہو کر آپس میں بڑبڑانے لگے :- یہ سیکا سیکا کیوں ہو رہا ہے؟ -)یہ پتلی سی لڑکی کون ہے؟ (میں بہت خوفزدہ اور شرمندہ تھا، میں اپنا منہ نہیں کھول سکتا تھا اور میں نے ان سوالات کا جواب بھی نہیں دیا تھا جو استاد نے مجھ سے پیار سے پوچھے۔

میں ایک جنگلی بچہ تھا اور مجھ میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ میں باہر پیشاب کرنے کو کہوں، اور ایک بار میں نے خود پیشاب کر لیا۔ چنانچہ جب میں گھر پہنچا تو میری خالہ نے مجھے مارا پیٹا کیونکہ اس نے میرا لباس دھونا تھا جو بہرحال اگلے دن وقت پر نہیں سوکھتا تھا۔ دن گزرتے گئے اور ہر بار پھر وہی ہوتا رہا۔ ٹیچر، جس کو اس کے بارے میں دن کے وسط میں پتہ چلا، اس نے مجھے ٹوائلٹ بھیج دیا، لیکن کبھی کبھی وہ بھول جاتی تھی اور میں اسے واپس لے لیتا تھا۔ میرے ہم جماعتوں نے مجھے نظر انداز کیا اور مجھ سے اس طرح گریز کیا جیسے میں طاعون میں مبتلا ہوں اور مجھ سے دوستی کرنے کی کوشش بھی نہیں کی۔

وہ ایک دوسرے کو جانتے تھے کیونکہ وہ گاؤں میں ملے تھے، جب کہ مجھے دیہی علاقوں میں گھر پہنچنے کے لیے تقریباً ایک گھنٹہ پیدل جانا پڑتا تھا اور اس لیے ان سے دوستی کرنے کا موقع نہیں ملا۔ چچا صرف اتوار کو ہی دوستوں سے ملنے اور شراب کی بوتل کے سامنے ان کے ساتھ چند

خوشگوار گھنٹے گزارنے کے لیے شہر آتے تھے۔ لیکن زیادہ تر وقت خالہ اپنے شوہر کے لیے کام کے آرڈر وصول کرنے کے لیے گھر پر ہی رہتی تھیں۔ چھ سال کی عمر میں میں خچر کے لمبے راستے پر چل پڑا۔ آدھے راستے میں میں استاد کو پیش کرنے کے لیے پتوں سے گھرا ہوا بنفشی کا ایک گچھا لینے رک گیا۔

میں تھک ہار کر سکول پہنچا۔ دوپہر کے بعد میں دیہی علاقوں میں واپس آیا جس میں کیکاڈا کی چہچہاہٹ اور چلچلاتی دھوپ تھی، بغیر کسی زندہ روح سے ملے۔

میں نے اپنے آپ کو اس گڑھے میں بند کر لیا اور اس پرسکون ماحول میں اپنے آپ کو تصور کرنے کے لیے اکیلا ہی رہ گیا جب میری خالہ مجھ پر سختی سے سخت ہوتی جا رہی تھیں۔ چچا، ایک بار جب وہ کام سے فارغ ہو گئے، تقریباً ہمیشہ ہی ہوٹل کے پاس رک جاتے اور رات کو دیر تک گھر واپس آتے، ہمیشہ نشے میں۔ کبھی کبھی، معمول سے زیادہ ٹپسی، وہ کھو جاتا اور گھر واپس نہیں آتا . اس کی خالہ اور کچھ پڑوسی آدھی رات کو لالٹین کی روشنی کے ساتھ ندی کے کنارے اسے ڈھونڈتے رہے۔ جب انہوں نے اسے زمین پر گرا ہوا پایا تو انہوں نے اسے گھر جانے کے لیے راضی کیا۔

اس دوران میں اسکول میں کچھ اچھا نہیں کر سکا۔ پہلی سہ ماہی کے اختتام پر استاد نے رپورٹ کارڈ تقسیم کیے، پھر فاشسٹ نشان کے ساتھ اور بدقسمتی سے تمام ناکافی مضامین کے ساتھ :میرا رپورٹ کارڈ کلاس میں سب سے غریب تھا۔ اپنی خالہ کی حوصلہ افزائی کے لیے میں نے ان سے کہا کہ دوسرے رپورٹ کارڈ بھی میرے جیسے ہیں اور میری خالہ نے تقریباً چارہ لے لیا۔ چنانچہ دن بہ دن میں نے اپنے طور پر ہمت پکڑی اور کلاس میں کچھ ہم جماعتوں سے دوستی کرنے کی کوشش کی۔ میں ان سے رابطہ کرنا چاہتا تھا، لیکن انہوں نے مجھے اپنی گفتگو سے الگ کر دیا، شاید اس لیے کہ ان کی نظر میں میں ایک غریب ملک کی لڑکی تھی۔

باب تین - ریت پر کھیل

کاسٹرینگیا میں تنہائی میں گزارے گئے سالوں میں، وقت کبھی نہیں گزرا کیونکہ آپ صرف ایک ہی چیز کر سکتے تھے جو دن بھر پرندوں کی چہچہاہٹ کو سن سکتے تھے اور گرمیوں میں سیکاڈا کی چہچہاہٹ، جب سمندر سے سرکوکو اندر آتا تھا۔ ندی کے زگ زیگ راستے کے ساتھ اور وادی کو آگ لگا دی۔ دیہات کے جانور میرے دوست تھے۔ اس لیے میں نے اپنا وقت تصورات میں گزارا۔ میں نے اپنی ایک ایسی دنیا بنائی جو مجھے آسمان کے پس منظر میں یا درختوں کی شاخوں کے درمیان دکھائی دیتی تھی :جنگلی جانور جو بولتے تھے، نائٹ جو میں نے ہیڈ سیور راک کے کنارے پر کھڑا کیا تھا اور پھر اپنے ساتھ جادوئی طاقتوں سے میں نے انہیں گرایا، میں نے انہیں خوف سے تباہ ہوتے دیکھا۔ پھر میں نے چٹان کو ایک ڈریگن میں تبدیل کر دیا جو اچانک پہاڑ سے الگ ہو گیا اور اونچی اڑتے ہوئے پورے دیہی علاقوں میں دہشت پھیلا دیا۔ میں نے بادلوں کو بدل دیا، جو اڑتی ہوئی کشتیاں بن گئے اور میں دور سمندر سے پرے جانے کا سوچ کر آسمان میں سفر کیا، جہاں میری ماں اور میری بہنیں میرا انتظار کر رہی تھیں۔ کیکڑے جو ندی کے پانی سے باہر آئے اور پھول گئے یہاں تک کہ وہ بہت بڑے جانوروں میں تبدیل ہو گئے جنہوں نے ندی میں آگے بڑھتے ہی پودوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔

کبھی کبھی مجھے اپنی خالہ انتونیا کا ناگوار چہرہ یاد آتا۔ وہ مجھ سے پیار نہیں کرتی تھی، وہ مجھ سے پیار نہیں کرتی تھی اور میں اس سے نفرت کرتا تھا :میری ماں نے مجھے اپنی بہن کے سپرد کیا تھا لیکن اس نے مجھ سے وعدہ بھی کیا تھا کہ ایک دن وہ آکر مجھے لے آئے گی :اسی لیے میں اکثر درختوں پر چڑھتا تھا، افق کو اسکین کیا، اس امید پر کہ وہ اپنے والد کے ساتھ سفید گھوڑے کی پشت پر آتے ہوئے دیکھے گی۔ سان باسیلیو اور ویلانکازا کے قریبی بستیوں میں مرد سب چلے گئے تھے۔ باقی سب عورتیں، بچے اور چند بوڑھے تھے۔ وہ خاموش دیہات تھے جنہیں زندگی نے بمشکل چھوا

تھا۔ وقت تھم گیا تھا اور لوگوں کو یقین تھا کہ سب کچھ بدل جائے گا، کہ ایک دن، جنگ ختم ہونے کے بعد، تہذیب بکھرے ہوئے، مردہ اور لرزتے مکانوں کے اس بھیڑ میں اپنا فاتحانہ داخلہ لے گی۔ میں دوست رکھنا پسند کروں گا، یہ جاننا کہ میں اکیلا اور لاوارث نہیں ہوں، محفوظ رہنے کے قابل ہوں، یہ جاننا کہ میں اس یا اس شخص کے گھروں میں پناہ لے سکتا ہوں۔ مجھے یہ کہنے کا حق بھی نہیں تھا کہ میں خاندان کے بغیر ہوں، کہ میرے والدین سمندر کے مخالف کنارے پر، اس نہ ختم ہونے والے نیلے رنگ سے پرے، میرے اور ان کے درمیان ایک بلند اور ناقابل تسخیر پہاڑ کی مانند ہے۔ اس کے بجائے مجھے اپنی خالہ کے ساتھ رہنے پر مجبور کیا گیا جنہوں نے میرے ساتھ برا سلوک کیا۔ جب میں نے اس کے بارے میں سوچا اور اسے نمودار ہوتے دیکھا تو اس نے اس تیز اور سفاک آواز سے مجھے غصہ دلایا۔ چیخنے، چیخنے، توہین اور بدسلوکی کے لیے بنائی گئی آواز۔

جانور بھی اس کی آواز سے ڈرتے تھے۔ صرف اپنے شوہر کے ساتھ ہی اس نے اپنی چوت کو نیچے کیا اور اس کی آواز کا حجم مکمل طور پر بدل گیا، ایک بھیڑ کے بلبلانے میں بدل گیا۔ میری خالہ نے سوچا کہ ایک چھوٹی سی لڑکی اس قابل نہیں ہے کہ اس کے ارد گرد کیا ہو رہا ہے۔ نہ صرف میں نے سب کچھ سمجھ لیا، بلکہ اس کے علاوہ، میں خاموش یا غیر فعال نہیں رہا۔ یہ ایک مستقل جنگ تھی۔ ایک نہ ختم ہونے والی اور تھکا دینے والی جدوجہد۔ میں نے ہر وقت مستقبل کے بارے میں سوچا :وہ بوڑھی اور بے بس تھی، میں جوان اور مضبوط تھا، لیکن ہر چیز کے باوجود میں اس کے ساتھ برا سلوک نہیں کرتا، یہ میری فطرت کا حصہ نہیں تھا۔

کبھی کبھی میں دریا کے قریب پہنچ جاتا جہاں مجھے لوگ کپڑے دھونے، دھلائی کرنے جاتے، یعنی وہ چادریں اور کمبل دھوتے، پہلے سب کچھ راکھ میں بھگوتے۔ یا جب، کترنے کی مدت کے بعد، وہ بھیڑوں کی اون کو دھونے کے لئے آتے ہیں اور اسے دھوپ میں خشک کرتے ہیں تاکہ اس کو سفید کریں اور پھر اسے بستروں کے گدوں کو بھرنے کے لئے استعمال کریں .میں ساحل پر پتھروں کے درمیان رہ جانے والے فلیکس کو جمع کرنے گیا اور ان کے ساتھ اپنی چیتھڑی گڑیا پہنائی۔ جب مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں، میں نے کریفش کی تلاش میں ندی کے کنارے پر پتھر اٹھانا شروع کر دیے، میں نے مہارت سے انہیں اپنی انگلیوں سے اپنے سر کے اوپر جھکا لیا، تاکہ ان کے پنجے میری انگلیاں چٹکی نہ کریں۔ میں انہیں گھر لے گیا اور شام کو جب میری خالہ نے آگ جلائی تو میں نے انہیں بھون کر کھایا :میرے لیے یہ خاص رات کا کھانا تھا۔ کبھی کبھی کیکڑوں کے بجائے پتھر اٹھاتے ہی چھوٹے ڈرے ہوئے مینڈک عمودی چھلانگ لگا کر اوپر کی طرف گولی مارتے تھے، جس سے میں خوف کے مارے چھلانگ لگا دیتا تھا۔ میں نے سوچا کہ وہ میرے ساتھی ہیں اور کبھی کبھی مجھے ان کو رات بھر اندھیرے میں اکیلا چھوڑ کر جانے کا افسوس بھی ہوتا ہے۔ شام کو جب مجھے گھر لوٹنا تھا تو میں نے وادی میں پیدا ہونے والی گونج کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انکل مشیل کو اونچی آواز

میں پکارا۔ کبھی کبھی گرمیوں میں جب اسکارڈینو کا خاندان ہوتا جو وادی کے اوپر ایک گھر میں رہتا تھا، میں ان سے ملنے جاتا۔ میں مما کے ساتھ کھیلتا تھا جو بھائیوں میں سب سے چھوٹی تھیں۔

گوفی گڑیا کے لیے کرسیاں اور میزیں بناتا تھا۔ صحبت میں چند گھنٹے گزارنا کتنا اچھا تھا۔ صبح جب وہ دودھ لینے ندی کے دوسری طرف گئے تو انہوں نے مجھے بلایا۔ ان کے پاس بھرنے کے لیے بالٹی تھی، "کونسیٹینا "اسے دودھ دودھ دیکھ کر مطمئن تھی۔ گائے کے مالک میکا اے کیپیلیا کو مجھ پر ترس آیا اور مجھے آدھا گلاس پیش کیا۔ میری خالہ کے گھر میں ہم نے سال میں دو بار دودھ دیکھا : جب وہ بسکٹ بناتی تھی اور جب وہ ایسٹر میں رنگین انگوٹھی والے انڈے سے کبوتر تیار کرتی تھی۔ جب دودھ ابلتا ہے تو میں نے اس کے ہر آخری حصے کو ملایا۔ دیہاتی گھر کے کمرے میں چچا کا بستر تھا، اگر اسے بستر کہا جا سکتا ہے، تختوں کے ساتھ دو لوہے کے ٹرسٹلز پر بھوسے کے گدے لگے ہوئے تھے، کیونکہ وہ نووارا میں گھوڑے کی بال والی ایک چھوڑ چکے تھے۔ مجھے تنکے کے گدے پر سونا پڑا جس کے اوپر صرف ایک پرانا فوجی کمبل تھا، چکنائی سے بھرا ہوا تھا۔ میں ایک کینوس کی قمیض کے ساتھ بستر پر گیا جسے میں نے دن کے وقت بھی بغیر پینٹی کے پہنا تھا۔ ہر رات مجھے جس سردی کا سامنا کرنا پڑا اسے بیان کرنا ممکن نہیں۔ جب بارش ہوتی تھی تو چھت سے گھسنے والے پانی کو جمع کرنے کے لیے کنٹینر رکھنا پڑتا تھا۔ اگر مجھے رات کو پیشاب کرنے کی ضرورت ہوتی تو مجھے گھر سے نکل کر قدم کے قریب کرنا پڑتا۔ اگر مجھے احساس نہ ہوا تو میں خواب کیوں دیکھ رہا ہوں، اور میں بھوسے کے گدے پر کر رہا ہوں، صبح میں بھی بہت مار کھاؤں گا۔ آنٹی انٹونیا بھی وہی قمیض پہن کر سو گئیں جو وہ دن میں استعمال کرتی تھیں، جب کہ انکل مشیل اپنی ماں کی طرح گھمبیر ہو گئے۔

سونے کی تقریب معمول کے مطابق ہوئی :پہلے میں بستر پر گیا، پھر میری خالہ کی باری تھی، پھر میرے چچا نے اپنے دھاری دار کینوس کی پتلون اور انڈرویئر اتارے۔ دن کے وقت جو ڈھیلی قمیض پہنتا تھا اس کے ساتھ وہ بستر کی طرف گیا اور دیوار کے ساتھ میز پر رکھا تیل کا لیمپ بجھا دیا۔ میں نے، جو شرارتی تھا، نہ دیکھنے کا بہانہ کیا اور بہرحال جھانک کر دیکھا :جب وہ شعلہ بجھانے کے لیے نیچے جھکا تو میں نے دیکھا کہ اس کا سلوٹ دیوار پر چینی سائے کی طرح لٹکتا ہوا ڈین ڈان کے ساتھ کھڑا ہے۔ - اوہ، یہ کتنا اچھا ہے !- اس نے کہا، کیونکہ اس نے جو بھی شراب پی تھی اس نے اسے بہت گرم کر دیا تھا۔ ان کے بستر کے پاس دو ٹوپیاں تھیں، یعنی گنے کی دو بڑی ٹوکریاں جہاں وہ سوکھے انجیر رکھتے تھے۔ انہوں نے انہیں گندے اور چکنائی والے چیتھڑوں سے ڈھانپ رکھا تھا اور بعد میں چچا کے صاف انڈرویئر تھے۔ میرے بستر کے قریب ایک ڈبے میں انہوں نے روٹی اور ایک اسکارف رکھا تھا جسے وہ سردیوں میں جب میں اسکول جاتا تھا تو میرے سر کے گرد لپیٹ لیتا تھا، میرا زیر جامہ اور میری خالہ کا۔ میں نے انہیں صرف اتوار کو استعمال کیا جب ہم نووارا میں

اجتماع کے لیے جاتے تھے۔ میرے ماموں نے کہا کہ ہمیں انہیں دیہی علاقوں میں نہیں پہننا چاہئے کیونکہ ہم انہیں بیکار پہنیں گے۔

جنوری میں انہوں نے سور کو مار ڈالا۔ انہوں نے کچھ چٹنی تیار کی اور سور کی چربی کو نمکین کیا۔ ابلے ہوئے پیروں کو مٹی کے برتن میں محفوظ کر کے سور کی چربی میں ڈبو دیا گیا تھا۔ انہیں عام طور پر مئی میں تازہ چوڑی پھلیاں کے ساتھ کھایا جاتا تھا کیونکہ روایتی طور پر انہیں پہلے نہیں کھایا جا سکتا تھا۔ ایک بار، اپریل کا مہینہ تھا، میں نے اپنی خالہ سے اس کے بارے میں پوچھا کیونکہ مجھے بہت بھوک لگی تھی اور مجھے نہیں معلوم تھا کہ روٹی کے ساتھ کیا کھایا جائے۔ خالہ چیخنے لگیں کہ میں پاگل ہو گیا ہوں۔ ایک دن جب میں اسکول سے واپس آرہا تھا تو میں نے افیلیا سے اس کی بہن کے ساتھ خچر کی پٹڑی پر ملاقات کی۔ وہ اپنی ماں کو کھو چکے تھے اور فرانس سے اپنے والد کے ساتھ واپس آئے تھے۔

وہ مجھ سے بہت زیادہ پیلے تھے، مجھے ان پر ترس آیا اور کہا :میں جہاں رہتی ہوں وہاں آؤ، اس وقت میری خالہ پانی لینے باہر ہیں، تندور میں کھانے کا برتن ہے، اسے لے لو، خود کو کھلاؤ، لیکن پھر کسی سے کچھ نہ کہنا۔ انہوں نے میرا شکریہ ادا کیا اور بھوک کے مارے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے میری نصیحت پر عمل کیا۔ مئی میں، جب چچا چوڑی پھلیاں پکا چکے تھے، تو وہ سور کے پاؤں لینے گئے اور اس کے بجائے صرف سور کے ساتھ برتن ملا :فطری طور پر یہ سوچتے ہوئے کہ یہ میں ہوں، کئی دنوں تک وہ مجھ پر غصہ کرتے رہے کہ مجھے پیسے دیں۔ اس وقت مجھے بہت فخر محسوس ہوا کیونکہ پہلی بار مجھے ان کے لالچ کے خلاف ایک عظیم جنگ جیتنے کا خوشگوار احساس ہوا۔ صفائی نہ ہونے کی وجہ سے پورے گھر میں پسوؤں کا راج تھا۔ انہوں نے رات کو میری گردن کا ڈنکا اور میری خالہ ہر شام مجھے زیتون کے تیل سے چکنائی دیتی تھیں تاکہ پسوؤں کو میرا خون چوسنے سے روکا جا سکے۔ صبح میں میری گردن کو پینٹ کیا گیا تھا .خالہ کی طرح مجھے بھی جوئیں تھیں، سر دھونے کی عادت نہیں تھی۔ دوسری طرف، میری خالہ میرے بالوں کو کرل کرتی تھیں اور انہیں پانی اور چینی سے چکنائی دیتی تھیں تاکہ ان کو اسٹائل بنایا جاسکے۔

دوسری طرف، میرے ہم جماعت ہمیشہ صاف ستھرے تھے۔ ان میں سے غریب بھی مجھ جیسا گندا نہیں تھا۔ استاد نے بھی مجھے سب سے دور آخری میز تک دھکیل کر پسماندگی کے کام میں حصہ ڈالا۔ میرا جسم ناقابل بیان حد تک گندا تھا۔ وہ سال میں ایک بار شہر میں سب سے اہم فیراگوسٹو تہوار کے موقع پر مجھے دریا میں نہلایا کرتے تھے۔ ایک بار جب میں اپنی ماں کے بارے میں سوچ رہا تھا، میری عمر تقریباً سات سال تھی، میں بریزیئر کی ابلتی ہوئی راکھ میں گر گیا۔ میرا دایاں ہاتھ جل گیا اور میری خالہ مجھے ڈاکٹر کے پاس نہیں لے گئیں بلکہ ہر روز جڑی بوٹیوں سے میرا علاج کرتی تھیں۔ میرے پاس کبوتر کے دو انڈوں سے ملتے جلتے دو بلبلے تھے، میں درد سے چیخا لیکن وہ کبھی ہلا نہیں۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے مجھے چوہوں نے کاٹ لیا ہو۔

میں چند مہینوں کے بعد معجزانہ طور پر صحت یاب ہو گیا اور میرے پاس اب بھی اس کے آثار موجود ہیں۔ اسکول کے دوران، جب میں ایک اتوار کو بالکونی میں تھا، ایک چھوٹی سی لڑکی جو نیچے آرہی تھی نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں اس کے ساتھ مس ونسنزینا کے کیٹیکزم کے سبق میں جانا چاہتی ہوں۔ میں نہیں جانتا تھا کہ یہ کیا ہے کیونکہ میری خالہ مجھے صرف سب سے اہم تعطیلات پر بڑے پیمانے پر لے جاتی تھیں، میں سمجھ نہیں پایا کہ چرچ جانے کا کیا مطلب ہے۔ ایک پادری، فادر بوئمی، ہمارے گھر کے سامنے رہتے تھے، لیکن میں ان سے بہت کم بار ملا اور ہچکچاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ میری خالہ نے مجھے متلی کا اشتہار دہرایا" :اگر تم اس سے بات کرو گے تو وہ پادری تمہاری زبان کاٹ دے گا۔ "تاہم، میں نے پوچھا اور غیر متوقع طور پر کیٹیکزم کے اسباق لینے کی اجازت حاصل کر لی۔ میں نے اس ماحول میں فوراً سکون محسوس کیا۔ نوجوان خاتون نے مجھے ایک کتابچہ اور ایک اخبار دیا۔ میں نے یسوع کے بارے میں سن کر بے حد خوشی محسوس کی۔ایک دن اس نے مجھے بتایا کہ وہ مجھے میری پہلی جماعت کے لیے تیار کرے گا۔ میں نے گھر پر اس کے بارے میں بات کی اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میں ابھی بہت چھوٹا ہوں۔ میں نے جھوٹ بول کر جواب دیا کہ گروپ کی تمام لڑکیوں نے ایسا کیا ہوگا۔ درحقیقت ان کی تصدیق ہو چکی تھی، تاہم نوجوان خاتون اور میں متفق رہے اور سان نکولا کے پادری کے ساتھ تاریخ طے کی :کارپس کرسٹی کا دن۔

سفید لباس کا مسئلہ تو پیدا ہوا لیکن کسی نے خالہ کو اطلاع دی کہ راہبہ اسے کرائے پر لے رہی ہیں۔ وہ دن آیا جس کا طویل انتظار کیا گیا تھا :صبح وہ میرے ساتھ چرچ میں روزہ رکھنے گیا۔ اس نے سوچا کہ دوسری لڑکیاں بھی وہاں موجود ہیں کیونکہ اس نے کبھی بھی اس خاتون سے رابطہ کرنے میں پہل نہیں کی تھی۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ میں اکیلا ہوں، اس نے میری توہین کی" :جھوٹا، بدتمیز۔ " میرے استاد بھی اس صبح دوسرے لوگوں کے ساتھ اجتماع میں تھے۔ وہاں موجود کچھ خواتین نے اسے پرسکون کیا۔ پادری آیا اور مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اقرار کے لیے مقدس کے پاس لے گیا۔ اس نے مجھے خوبصورت الفاظ سنائے جو میں نے پہلے کبھی نہیں سنے تھے۔ مجھے ایسا لگا جیسے میں جنت کی طرف پرواز کر رہا ہوں اور میں نے اپنے آپ سے کہا" :یہ سچ نہیں ہے کہ پادری زبانیں کاٹتے ہیں، اس کے برعکس وہ جانتے ہیں کہ ایک چھوٹی بچی کے دکھ کو کیسے سمجھنا ہے۔ "اگر میں کر سکتا تو میں خوشی سے اسے گلے لگا کر چومتا۔

اس نے مجھے تپسیا کے طور پر پانچ ہیل میریز کہنے پر مجبور کیا اور میں اپنی نشست پر واپس آگیا۔ خالہ نے فوراً مجھ سے پوچھا کہ میں نے پادری سے کیا کہا تھا کہ وہ اتنی دیر وہاں ٹھہرے، اور میں نے کہا :- اس نوجوان خاتون نے مجھے سکھایا کہ اعتراف خفیہ ہے -- - جی ہاں، لیکن آپ کو مجھے پہلی بار بتانا پڑے گا - ہارپی نے اصرار کیا .ہرگز نہیں .وہاں اجتماعی اجتماع ہوا اور راستے میں انہوں نے مجھے اپنے چچا کا ہاتھ چومنے پر مجبور کیا اور کہا" :براہ کرم مجھے برکت دو"۔ میں

نے اپنے دادا سے شروع کیا، ہمیشہ ایک ہی جملہ، پھر میں تمام رشتہ داروں کے گرد گھومتا رہا۔ خالہ گیتانا نے مجھے ایک کتابچہ دیا۔ میں بھوکا تھا، لیکن کسی نے مجھے کھانا پیش نہیں کیا۔ عام طور پر، ایک بار تقریب ختم ہونے کے بعد، بسکٹ کے ساتھ گرینیٹا لینے کے لئے بار میں جانے کا رواج تھا، لیکن وہ بچانے کے لئے انماد پر قابو پا گئے :دوپہر کو ہم نے پاستا کی ایک پلیٹ کھائی اور دوپہر کو ہم فوٹوگرافر کے پاس گئے کیونکہ رشتہ داروں نے ماں کی تصویر بھیجنے کا مشورہ دیا۔

میں نے دوسری جماعت مکمل کی تھی اور بہت کم نمبروں سے پاس ہوا تھا۔ اس سال ہمیں تمام گرمیوں میں دیہی علاقوں میں رہنا پڑا۔ میں نے اعتراض کیا :- کم از کم اتوار کو مجھے اجتماع میں جانا پڑتا ہے اور اپنے دادا کے پاس جانا پڑتا ہے جو اکیلے ہیں -۔ وہ بہت اچھے آدمی تھے، دمے کے مرض میں مبتلا تھے۔ بیٹی نے اسے نظر انداز کیا، جزوی طور پر لاپرواہی، جزوی طور پر اس کی وجہ اس کے شوہر نے رکھی تھی، جو ہر وقت پڑوسیوں، رشتہ داروں اور سسر سے ناراض رہتا تھا۔

میں نے لانڈری دھونے کے لیے لی اور چپکے سے مشیلو سے اپنی خالہ کے پاس لے گئی ورنہ پریشانی ہو گی۔ اسے اپنے والد کے لیے بھی محبت کا احساس نہیں تھا :ایک دن اس کی سوتیلی بہنوں میں سے ایک کاسٹرینگیا کے پاس یہ بتانے آئی کہ وہ مر گیا ہے۔ "اگر تم نہیں چھوڑتے تو میں تمہیں پچھواڑے میں لات ماروں گا، "اس نے اسے بتایا۔

جب گاؤں میں ایک پارٹی ہوتی تھی، تو میوزیکل بینڈ کے اراکین کو "پیزو ڈورو "پیش کیا جاتا تھا، جسے اس کی مخصوص مستقل مزاجی کی وجہ سے آئس کریم کہا جاتا ہے۔ چچا مشیل، یہ کبھی واضح نہیں تھا کہ آیا اسے یہ پسند نہیں تھا یا اس لیے کہ وہ سخاوت کے ایک غیر معمولی اشارے کی طرف

راغب ہوئے تھے، مجھے گزرتے دیکھ کر اس نے مجھے پکارا" :کونسیٹینا، آؤ اور آئس کریم لے آؤ"۔ اور اس لیے میں نے ان نایاب مواقع پر کچھ اچھی چیز سے لطف اندوز ہونے کا موقع لیا۔

نے مجھے ایک تفصیل یاد دلائی جو میری Cosentino سے ڈاکٹر Baceno کچھ عرصہ پہلے یادداشت میں گم تھی۔ جب بینڈ قصبے کی گلیوں میں چل رہا تھا، بچوں نے پریڈ میں شامل ہونے کی کوشش کی۔ لیکن ان کی موجودگی کا جواز پیش کرنے کے لیے کسی رکن کو "جاننا "ضروری تھا۔ اسے ثابت کرنے کے لیے اس نے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ رکھا۔ اس طرح میں نے اپنے چچا مشیل کا نے Gianni Cosentino پیچھا کیا، جب کہ ایک ایلیمنٹری اسکول ٹیچر کا بیٹا اور باپ سے محروم اپنا ہاتھ گینگ لیڈر کی جیب میں رکھا۔

جنگ کے درمیان نوواره میں کچھ بم گرنے لگے۔ سب بھاگ گئے اور کچھ جاننے والوں نے ہمارے ساتھ کاسٹرنگیا میں پناہ لی۔ میرے لئے یہ ایک پارٹی تھی کیونکہ میں کمپنی میں رہ سکتا تھا۔ وقتاً فوقتاً آپ کو چھینٹے کی سیٹی سنائی دیتی تھی۔ افسوسناک خبر یہ بھی پہنچی کہ اورلینڈو پیسٹری کی دکان کے مالک کا بیٹا بم سے پھٹ گیا۔ ڈوموڈوسولا میں ماں، جو چوتھی بار حاملہ تھی، روزا اور انتونیٹا بننے کے لیے واپس سسلی بلایا گیا Bersagliere کے ساتھ اکیلی رہ گئی۔ میرے والد صاحب کو ایک تھا۔ جانے کے چند ماہ بعد اسے معلوم ہوا کہ اس کی ماں نے ایما نامی ایک چھوٹی بچی کو جنم دیا ہے اور اس کے گھر واپس آنے کا امکان ہے کیونکہ اسے چار بچوں کے ساتھ مستثنیٰ ہونے کی امید تھی۔

بدقسمتی سے، جب وہ ڈوموڈوسولا پہنچا تو اسے ایک تلخ حیرت ہوئی :ایما نے 12 دنوں کے بعد جینا چھوڑ دیا تھا۔ دو دن بعد اسے واپس محاذ پر آنا پڑا۔ کچھ مہینوں کے بعد - یہ 8 ستمبر کے بعد غیر یقینی صورتحال اور عدم استحکام کا دور تھا - وہ فوجی سروس سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اور اپنی ماں کے ساتھ جنگ کے خاتمے کا انتظار کرنے کے لیے نوارا واپس آیا۔ اس نے ایک چھوٹی موچی کی دکان کھولی۔ ہر روز میں اس سے ملنے جاتا تھا۔ شرمیلی لیکن اپنی عمر کے لحاظ سے ہوشیار، مجھے احساس تھا کہ والد ایک شادی شدہ عورت کے ساتھ لیکن ایک فوجی شوہر کے ساتھ سونے جا رہے ہیں۔ ایک دن میں پیازا برٹولامی میں اوپر کی سڑک پر باکس آفس میں داخل ہوا۔ اگلی دکان کا شخص والد صاحب سے باتیں کر رہا تھا۔ میں نے اپنی شہادت اور درمیانی انگلیوں سے اپنے والد کی آنکھیں نکالنے کی طرف اشارہ کیا جو میری ماں کو دھوکہ دے رہے تھے۔ پڑوسی نے مجھے روک لیا، جب کہ میرے والد نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا "اپنے کام کا خیال رکھیں"۔ 44 میں ایک سیاہ بالوں والا لڑکا پیدا ہوا، اس کی طرح گھنگریالے بالوں والا...

میں اس کے دادا پیٹ کے کینسر سے بیمار ہو گئے۔ میں نے اپنی خالہ سے اجازت Badiavecchia لے لی کہ میں جا کر ان سے ملوں۔ میں اکثر کاسٹرینگیا سے نیچے آتا تھا اور دریا کے کنارے چھل

قدمی کرتا تھا۔ میں اسے بستر پر سکون سے یاد کرتا ہوں۔ دادی اب بھی دکان میں مصروف تھیں اور اس کے لیے بہت کم وقت نکال سکتی تھیں۔ اس نے مکھیوں کو بھگانے کے لیے زیتون کی ایک شاخ اس کے ہاتھ میں ڈالی، لیکن وہ مزید بگڑ گیا اور اس میں طاقت نہ رہی اور میں نے انھیں اس سے بھگا دیا۔ 2 نومبر 1944 کو 66 سال کی عمر میں وہ جنت کی طرف اڑ گئے۔ والد ابھی تک سسلی میں تھے۔ جنازے میں ان کے ماموں نے بھی شرکت کی۔

مجھے اپنی والدہ کی طرف سے ہر وقت کچھ خط موصول ہوتے تھے۔ '45 میں والد ڈوموڈوسولا واپس آئے اور '46 میں میرا بھائی جوسیپ پیدا ہوا۔

چوتھا باب - تیل، موچی کے جالے اور نظر بد

پوری دنیا میں جنگ چھڑ رہی تھی، مواصلات مشکل تھے، اور ہم نے والدہ سے مزید کچھ نہیں سنا۔ میں سسلی واپس بلایا گیا تھا اور جب انہیں Bersaglieri Corps خوش قسمتی سے، میرے والد کو کچھ دن کی آزادی ملی تو وہ مجھ سے ملنے آئے۔ جنگ کی وجہ سے دیہی علاقوں میں بہت سے لوگ تھے۔ بے گھر ہونے والے لوگ عموماً پندرہ دن تک قیام کرتے تھے لیکن پھر اس قصبے کو بمباری کا خطرہ لاحق ہوگیا اور انہوں نے سارا سال دیہی علاقوں میں رہنے کو ترجیح دی۔

میں نے وقتاً فوقتاً ان لوگوں کے پاس پناہ لی۔ ایک خاندان تھا جس میں چار بچے تھے جو کھانے کی کمی کے باوجود ہمیشہ خوش مزاج رہتے تھے۔ میں نے اپنے ماموں کا لالچ دیکھا جن کے پاس بہت سارے خشک انجیر تھے اور وہ کسی کو نہیں دیتے تھے :میں نے ایک اچھی مٹھی بھر لی اور چپکے سے ان کے پاس لے آیا۔ میں نے کچھ پھلیاں بچائیں جو انہوں نے مجھے ان کے لیے ناشتے میں دی تھیں۔ یہاں تک کہ سخت روٹی :ایک ٹکڑا جو میری خالہ نے اسکول جانے سے پہلے اپنی جیب میں ڈالا میں نے ان بچوں کے ساتھ شیئر کیا اور اس کے بدلے میں انہوں نے مجھے لکھنے کے لیے کچھ کاغذ دیا، انہوں نے مجھے جھولے پر کھیلنے پر مجبور کیا اور ان میں سے ایک نے کھلونے، کرسیاں اور بنوائے گڑیا کے لیے بستر جو اس نے مجھے اور اس کی چھوٹی بہن کو دیا تھا، جب کہ اس کی بڑی بہن نے ہمارے لیے چیتھڑوں کی گڑیا بنائی تھیں۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہوا کہ میں دریا کے کنارے چلا گیا، جہاں آس پاس کی عورتیں راکھ سے کپڑے دھونے جاتی تھیں، اور میں وہاں کھڑا حیرت سے اس آگ کو دیکھتا تھا جو دو بڑے پتھروں سے رکھے ہوئے برتن میں پانی گرم کرنے کے لیے جل رہی تھی۔ .میں نے کبھی اپنی خالہ کو یہ آپریشن کرتے نہیں دیکھا۔ اس نے تقریباً کبھی نہ دھویا تھا اور نہ ہی وہ دریا پر گیا تھا جب وہاں کوئی نہیں تھا تاکہ اس کے چکنائی والے اور بہت گندے کپڑوں کو بے نقاب نہ کرے۔

دوسری بار میں نے ان عورتوں کا مشاہدہ کیا جو دو تین دن تک پتھروں پر بُنے ہوئے کپڑے کو گھر میں پھیلاتی تھیں۔ انہوں نے اسے گیلا کیا اور چلچلاتی دھوپ میں اس وقت تک خشک کیا جب تک کہ وہ سفید نہ ہو جائے۔ خالہ نے ہمیشہ مجھے گھر بلایا لیکن میں نے نہ سننے کا بہانہ کیا۔ جنگ کے دوران اس کی بہو بھی ایک چھوٹی بچی کے ساتھ ٹیورن سے واپس آئی تھی۔ اس کے سوتیلے بیٹے سالواتور کے احترام میں، اس کے ساتھ ملکہ جیسا سلوک کیا گیا۔ اس عرصے کے دوران وہ گاؤں میں ہی رہے اور اس موقع پر خالہ نے خوشبودار صابن، کپڑے کے تولیے، ڈش ڈرائر، ٹیبل کلاتھ اور نیپکن نکال کر اچھا تاثر دیا۔ اس کے بجائے میرے ساتھ ایک نوکر جیسا سلوک کیا گیا، کام چلانے اور چشمے سے پانی لانے کے لیے بھیجا گیا، کیونکہ مہمان بھیجنا بے عزتی تھی۔

کرسمس آیا اور، شمالی رسم و رواج کے مطابق، صبح دلہن کو بیبی جیسس کی طرف سے اپنی بیٹی کو ایک خوبصورت تحفہ دیا گیا :ایک گڑیا کے لیے برتنوں اور طشتریوں کا ایک خوبصورت سیٹ۔ میں اس کے لیے خوش تھا، لیکن ساتھ ہی میں غصے سے پھٹ رہا تھا کیونکہ وہ چیزیں میرے ساتھ کبھی نہیں ہوئیں تھیں۔ میں کمزور سے کمزور ہوتا جا رہا تھا۔ انگور تھے لیکن انہیں کھانے کے لیے افسوس :انہیں شراب کے لیے دبانا پڑا۔ تم صرف وہی کھا سکتے ہو جسے پڑوسیوں سے چوری کیا گیا ہو۔ ہیزلنٹس جمع کیے گئے لیکن انہیں بیچنے کے لیے۔ میں نے جنگل میں گلہریوں کی طرح چپکے سے کچھ کھایا۔ میرے ماموں نے صرف کرسمس اور ایسٹر پر بسکٹ بنانے کے لیے دودھ خریدا تھا اور میں نے اسے ایک چائے کے چمچ سے ملایا جب وہ ابل رہا تھا۔ میری خالہ میرے لیے شاذ و نادر ہی تلے ہوئے انڈے تیار کرتی تھیں۔ میں اکثر امید کرتا تھا کہ وہ اسے میرے لیے بھون دے گی :- چلو اسے دور کر دیں جب ہمارے پاس کچھ ہو اور انڈے دینے والا گزر جائے)وہ میسینا کا ایک نوجوان تھا جو دیہی علاقوں میں انڈے اکٹھا کرتا تھا اور انہیں تازہ بنا کر دیتا تھا (ان کو فروخت کر کے پیسے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس نے دو ماہ تک انڈے جمع کیے اور پھر بیچے۔

میسینا کے لوگ جنہوں نے انڈے خریدے تھے شاید ان کے ہاتھ میں ایک چوزہ تھا۔ انجیر کو گھونٹ پینا پڑتا تھا، صرف چند ہی کھایا جا سکتا تھا، باقیوں کو دھوپ میں سوکھنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا تھا تاکہ وہ فروخت کر سکیں یا سردیوں کے لیے محفوظ کر لیں۔ اکتوبر کے مہینے میں شام کے وقت خوبصورت شاہ بلوط بنتے تھے۔ اگر کوئی چھلکا بچ جاتا تو میرے چچا انہیں چھوٹے کمرے میں میز پر چھوڑ دیتے)پلیٹ پر نہیں بلکہ چراغ سے ٹپکنے والے تیل کی چٹائی پر (اور صبح جب وہ اٹھتے۔ چار کام پر جانے کے لیے، وہ مجھے جگاتا اور شاہ بلوط دے کر کہتا" :تم ناشتہ کر لو"۔ میں نے اطاعت کی اور انہیں بھوک سے کھایا، لیکن وہ تیل کی طرح چکھ گئے اور لامحالہ مجھے پیٹ میں درد ہوا۔ چچا نے شیخی ماری :- میں اپنی بھانجی سے پیار کرتا ہوں، میں اس کے لیے شاہ بلوط بھی تیار کرتا ہوں جب ابھی رات ہوتی ہے۔ حقیقت میں میرے چچا کی آنکھوں میں نفرت تھی۔ جب وہ غصے میں آتا تھا تو کبھی کبھی وہ پیلے، آگ سے سرخ ہوتے تھے :چاہے چھوٹی ہی ہوں، وہ آنکھیں

اس کے چہرے پر حملہ آور ہوتی تھیں۔ وہ چھوٹے اور گہرے تنگ سوراخوں کی طرح تھے جن میں سے نفرت نکل رہی تھی۔ دریں اثنا، پیچش اور کیڑے جیت گئے .کبھی کبھار خالہ نے مجھے ایک چائے کا چمچ تیل دیا۔ اس سے کیڑے دور رہتے ہیں، وہ خود کو منوانے کے لیے بڑبڑاتی ہے ...پھر اس نے "prichentu" کا آغاز کیا :سے - Mazzai un vermu gruossu quennu ìa pagana, ùa u mazzu chi sugnu all Christian. یا پیر کو آپ سنتے ہیں، یا منگل کو آپ سنتے ہیں، یا بدھ کو آپ Vinardì کو آپ سنتے ہیں، یا ہفتہ کے دن آپ سنتے ہیں، یا جمعرات کو آپ سنتے ہیں، یا سنتے ہیں، matteia du jurnu of Easter u Viermu sturdudu a tierra casca.-

) میں نے ایک موٹے کیڑے کو اس وقت مارا جب میں کافر تھا اور اب میں اسے عیسائی ہونے کے ناطے مارتا ہوں۔ پیر کے روز مقدس منگل کو، مقدس بدھ کو، مقدس جمعرات کو، جمعہ کو، مقدس ہفتہ کو، ایسٹر کی صبح کو دنگ رہ گیا کیڑا زمین پر گرتا ہے(۔

مجھے نہیں معلوم کہ میں کیسے بچ گیا۔

یہاں ہم ایک قوسین کھولتے ہیں۔

کئی سال گزر گئے اور میرے پیٹ میں درد ہونے لگا۔ میں ایک کمرے کے سائز کی مشینوں کے ساتھ ایکسرے کرنے گیا۔ انہوں نے مجھے یہ دیکھنے کے لیے کچھ سفید پاپ دیا کہ آیا کوئی السر ہے یا نہیں۔ بدقسمتی سے، کچھ بھی نہیں دیکھا جا سکتا تھا .ریڈیولوجسٹ نے کہا کہ یہ گیسٹرائٹس ہے اور اس نے درد کو کم کرنے کے لیے مجھے کچھ فالتو دوائیں دیں۔ میں اس مقام پر پہنچ گیا جہاں میں ایک چمچ پانی پیٹ نہیں سکتا تھا۔ میری عمر تقریباً پچاس سال تھی۔ Paolo, Piacenza سے کے ایک دوست نے مجھے ایک ماہر کے پاس لے جانے کی تجویز پیش کی۔ وہ ڈاکٹر Armando مزیو کے پاس بھی آیا۔ گیسٹروسکوپی کا آلہ حلق سے آگے نہیں جا سکتا تھا۔ "میں نہیں جانتا کہ اس عورت کو کیسے بچایا جائے، "ڈاکٹر نے کہا، "پائیلورس بند ہے۔ "گیسٹروسکوپی کروانے والے تمام کے ساتھ اسٹریچر پر ہوں۔ ڈاکٹر نے مجھے دو ماہ IV لوگ اپنے پیروں پر کمرے سے نکل گئے۔ میں کے لیے ایک مضبوط علاج تجویز کیا۔ جب میں واپس آیا تو ساز پھر بھی نہیں گزرا۔ تین ماہ کے لئے ایک اور بھی مضبوط علاج.

پہلے دورے کے پانچ ماہ بعد آلہ پائلورس سے ٹوٹنا شروع ہوا۔ "معجزہ "!ڈاکٹر مازیو نے کہا۔ ایک بار جب ٹیوب ہٹا دی گئی تو اس نے مجھ سے یہ سمجھنے کے لیے بہت سے سوالات پوچھے کہ آیا یہ پیدائشی ہے یا اس کی وجہ سے۔ میں رونے لگا" :شاید یہ وہی تیل تھا جو زیزی نے مجھے کیڑوں کے

لیے دیا تھا۔ "ڈاکٹر نے اپنے بالوں میں ہاتھ ڈالے" :تیل؟ اور تم ابھی تک زندہ ہو"!۔ علاج جاری رکھتے ہوئے، میں نے کبھی کبھار گیسٹروسکوپی دہرائی۔

ڈاکٹر مازیو کا شکریہ جنہوں نے میری جان بچائی، اب برسوں بعد میں صرف کچھ کنٹینمنٹ دوائی کے ساتھ کھانے کا لطف اٹھا سکتا ہوں۔

بالکونی سے کسی نے اسے پکارا تو خالہ اس کا سر چکراتی رہیں۔ پھر انہوں نے اسے خالی پیٹ فیروکوئن کا ایک چھوٹا گلاس لینے کا مشورہ دیا۔ اس نے اپنے شوہر کو خریدنے کے لیے راضی کیا اور صبح اس نے مجھے ایک گلاس بھی دیا۔

مزید یہ کہ اس گھر میں توہم پرستی کا بھی راج تھا۔ اس کے چچا کو ہمیشہ اس شراب سے سر درد رہتا تھا جو وہ پیتے تھے لیکن ان کے مطابق اس کی وجہ کسی کی نظر بد تھی۔ بیوی کو اسے روکنا پڑا :اس نے ایک پلیٹ لے کر تھوڑا سا پانی ڈالا، اس میں تھوڑا سا نمک اور تیل کا ایک قطرہ ڈالا اور پھر سر درد کے لیے پرچینٹو کے ساتھ شروع کیا :- اوگلیو بیریڈیتو، اوگلیو سنٹیسیمو، اس گھر میں آؤ باہر نکلو اور اس مموکا کا پیچھا کرو ... morocchiu, ogliu biriditto، اور اس کا پیچھا کرو۔ مبارک تیل، سب سے مقدس تیل، اس گھر میں داخل ہو کر اس بری نظر کا پیچھا کرو، بابرکت تیل،) مضبوط ہو جاؤ اور اس شیطان کو بھگاؤ...(

ان کے عقیدے کے مطابق، بابرکت تیل کا یہ سلیقہ پھیل گیا، نظر بد۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کے چاروں کونوں میں پانی کا چھڑکاؤ کیا گیا اور اس کا سر درد دور ہو گیا۔

زخموں کو مندمل کرنے کے لیے، موچی کے جالوں کو تیل کے ساتھ ملایا جاتا تھا، اور گوشت کا ایک چھوٹا ٹکڑا شوربہ بنایا جاتا تھا۔ وہ خوفناک مرکب تھا، انہوں نے کہا، بے مثال !صبح انہوں نے مجھے میگنیشیا کے ساتھ ایک گلاس پانی دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد، سب کانپتے ہوئے، مجھے خود کو آزاد کرنے کے لیے سردی میں باہر جانا پڑا۔ جب میں صحت یاب ہوا تو انہوں نے مجھے ایک ایسی عورت کے پاس بھیجا جس نے جادو کے کرتب دکھائے :اس نے مجھے ایک تار سے سر سے پاؤں تک اور میرے افقی بازوؤں کو اسی سے ناپا۔ اگر کوئی ٹکڑا غائب تھا تو اس نے اس سال موت کو ٹال دیا۔

چاہے ان کے اپنے طریقے سے چچا خدا پر، سنتوں پر، میڈونا پر ایمان رکھتے ہوں۔ ہر سال 8 ستمبر کو وہ شہر سے تقریباً چالیس کلومیٹر دور بلیک میڈونا کے لیے وقف پناہ گاہ کے لیے ٹنڈاری جاتے تھے۔ پانچ سال کی عمر سے ہی مجھے یہ تپسیا کرنا پڑی تھی۔

ٹنڈاری کے مقدس مقام کی زیارت کے موقع پر، ایک دن پہلے خالہ نے چیتھڑوں سے کپنی)چپل (بنائی تھی۔ چچا وقت کی پابندی کے ساتھ شکار پر گئے اور ایک یا دو جنگلی خرگوش پکانے کے لیے گھر لے آئے۔ اچھا تاثر دینے کے لیے خالہ نے بھی بھرے بیرجین تیار کیے۔ اس نے آئینے میں دیکھا اور کپڑے سے اپنا چہرہ صاف کیا۔ اس وقت گانا "ززا کہاں ہے، میری خوبصورتی "کا چرچا تھا اور مجھے اسے "زیز "کہنے کی عادت پڑ گئی۔

ہم صبح گیارہ بجے کے قریب ٹنڈاری سے فجر پہنچنے کے لیے روانہ ہوئے۔ اپنی نزاکت کی وجہ سے تھکے ہوئے اور تھکے ہوئے، میں نے کئی بار کچھ میٹھا پانی طلب کیا، لیکن انہوں نے اسے دوسرے تھکے ہوئے لوگوں کی طرح اسٹالوں سے نہیں خریدا :وہ چرچ کے قریب واقع واحد چشمے پر قطار میں کھڑے تھے جہاں سے گرم پانی بہتا تھا۔ اس نے گرمی کو پرسکون کرنے میں مدد نہیں کی۔ روایت کے مطابق، انہوں نے چنے، چوڑی پھلیاں اور کینیلینی پھلیاں خریدیں، پھر وہ اجتماع میں گئے، مدینے کی نماز ادا کی اور راستے میں اپنے ساتھی گاؤں والوں اور میرے آبائی رشتہ داروں سے ملے۔ دوپہر کے وقت ہم اردگرد کے زیتون کے درختوں کے نیچے کھانا کھانے گئے۔ یہ شرم کی بات ہے کہ میں بہت تھکا ہوا تھا، اس دن درحقیقت دوستوں کے سامنے اچھا تاثر دینے کے لیے ہمیشہ بھوکا کھانا تھا۔ دوپہر کے کھانے میں تندور میں پکا ہوا ایک جنگلی خرگوش بھی شامل تھا، جسے چچا ہمیشہ سے ایک دو شام پہلے شکار کرنے جاتے تھے، اس میں بھرے ہوئے آبگن اور کالی مرچ، انگور اور گھر کے بنے بسکٹ۔ گھر واپسی کے لیے دوستوں نے نقل و حمل کا ایک ذریعہ لیا :کار یا گھوڑے سے چلنے والی گاڑی۔ میں نے دیکھا، پہلے ہی پیدل واپسی کے لیے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اگر کوئی چچا ہوتا تو میں گھوڑے پر سواری کا متحمل ہوتا، ورنہ تکلیف ہوتی تھی۔

پانچواں باب - الّو

پھر بھی مذہب کے موضوع پر، چونکہ میرے چچا بھائی چارے کے رکن تھے، ان کی ذمہ داری تھی کہ وہ سان جارجیو کے چرچ میں پام سنڈے کو اعتراف کریں اور بات چیت کریں۔ تقریب صبح پانچ بجے ہوئی، پادری نے سب سے پہلے ایک چیپل میں تمام مردوں کا اعتراف کیا، پھر خواتین کے لیے اقرار نامہ کی طرف چلا گیا۔

جب اس کی خالہ کی باری آئی، جس نے ایک بڑی کالی شال اوڑھ رکھی تھی، تو وہ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ ڈھانپنے کے لیے کپڑے کو گریٹ کے قریب لے آئی :ایسا لگتا تھا جیسے اسے کیمومائل سانس لینا پڑے۔ اس نے اعتراف کیا اور پھر :- اب تمہاری باری ہے - اس نے مجھے بتایا۔ اگرچہ میں سال کے دوران اعتراف کرنا چاہتا تھا، میں نہیں کر سکا۔ میری خالہ نے مجھے ڈانٹا : تمہیں رب کا مذاق نہیں اڑانا چاہیے، سال میں ایک بار کافی ہے، ورنہ تم میزبانی کے لائق نہیں ہو " "کیونکہ تم اپنی آنکھوں سے بھی گناہ کر سکتے ہو۔

نو بجے کے قریب ہولی ماس، کمیونین اور فوراً گھر۔ حسب معمول، معمولی وجوہات کی بنا پر، اس کے چچا نے گالی دینا شروع کر دی اور اسے گھبراہٹ میں کھانسی ہوئی۔ ناقابل بیان مناظر ہوئے :اگر اس دن کسی وجہ سے کسی کو ضرورت پڑی تو وہ تھوک نہیں سکتے تھے، ورنہ رب کو منہ سے نکال دیتے تھے۔ اگر بدقسمتی سے ایسا ہو جاتا تو جگ کا ڈھکن لے کر اس میں تھوکتا اور پانی اور چینی کے ساتھ دوبارہ پیتا۔ ہولی ویک کے دوران، لوگ رات کے وقت بھی اس شہر میں قیام کرتے تھے تاکہ راہب کے شام کے خطبات میں شرکت کریں۔ جمعرات کو کولمبے تیار کیے گئے تھے، ایک بسکٹ کا آٹا مختلف شکلوں میں سخت ابلے ہوئے انڈوں کے ساتھ پانی اور اینیلا کے ساتھ ابلا ہوا تھا، ایک زہریلا رنگنے والا جزو۔ روزے کی صبح گڈ فرائیڈے پر ہم نے گندم کے انکروں سے مزین تمام گرجا گھروں کا دورہ کیا، پھر ہم نے پوتی کے تین پتے)تیز خوشبو والی دواؤں کی جڑی بوٹی (نگلیں جو پورے سال کی تندرستی کی ضمانت تھی۔

آپ کو دن کے وقت کام کرنے کی ضرورت نہیں تھی تاکہ مصلوب عیسیٰ کو تکلیف نہ پہنچ سکے، اگر آپ نے سوئی سلائی تو ڈنک لگے گی، اگر آپ نے دیکھا کہ آپ کے جسم کو تکلیف پہنچنے کا

خطرہ ہے، وغیرہ۔ اس دن کے لیے، میں نے جو کچھ کیا، مجھے مارا بھی نہیں، ورنہ عیسیٰ روتا۔ ہفتہ کو گیارہ بجے امن اور قیامت کا اجتماع تھا۔ تمام بچے پجاری کی آشیرباد لینے کے لیے کبوتر لائے اور پھر اسے کھاتے۔ میں اس اطمینان کو کبھی نہیں چھین سکا کیونکہ مجھے اپنے کبوتر کو دو انڈوں کے ساتھ اسکول کے سفر کے لیے بچانا تھا جو ایسٹر کے بعد منگل کو منعقد کیا گیا تھا۔ مجھے استاد کو انڈا پیش کرنا تھا۔ ایسٹر کے دن انہوں نے مجھے شاہی پاستا سے بنا ایک چھوٹا بھیڑ کا بچہ خریدا، جو سب سے چھوٹا تھا تاکہ زیادہ خرچ نہ ہو۔ چچا اتنے کنجوس تھے کہ آگ پر بننے والے پین کی کاجل سے اپنے جوتے چمکاتے تھے۔ اگر میری خالہ جانتی تھیں کہ وہ کام ختم کر رہے ہیں اور وہ اس کے لیے ادائیگی کر رہے ہیں، تو انھوں نے مجھے مشورہ دیا" :اپنے چچا سے پوچھو کہ کیا وہ پیسے لے کر آئے ہیں۔"

مجھے اور اسے تقریباً دو چھوٹے غلاموں کی طرح اس کی پرستش کرنی پڑی جب تک کہ وہ منتقل نہ ہو جائے اور اسے دس لیر اور پانچ مجھے دیں۔ میں اپنا پیسہ خرچ نہیں کر سکا کیونکہ یہ گللک کے لیے مقدر تھا۔ ایک بار میں نے اپنی خالہ سے کہا کہ میں لاٹری کھیلنا چاہتا ہوں۔ وہ راضی ہوگئی کیونکہ اسے جیتنے کی امید تھی۔ میرا جھوٹ تھا۔ حقیقت میں میں نے اپنے ہم جماعتوں کے مقابلے میں لباس پہننے میں بھی کمزوری محسوس کی :ان کے پاس اسکرٹس تھے، لیکن میری خالہ انہیں پسند نہیں کرتی تھیں اور مجھے پورے کپڑے پہننے پر مجبور کیا گیا تھا۔ وہ سب سفید، بھورے یا نیلے گھٹنوں تک اونچی سوتی موزے پہنے ہوئے تھے، مجھے اس نے نارنجی رنگ کی جرابوں کے ساتھ کیا کرنا تھا، جس کی قیمت دوسروں سے کم تھی۔ میں نے انہیں گھٹنے کے اوپر ایک لچکدار بینڈ کی مدد سے پہنا تھا، لیکن سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ بغیر پاؤں کے، وہ ٹخنوں تک پہنچ گئے تھے۔ اس پر میں نے کف کے ساتھ مختصر جرابوں کا ایک جوڑا پہنا۔ میں پہلے ہی کافی پسماندہ تھا اور مجھے اپنے کپڑوں کے لیے بھی کھڑا ہونا پڑا۔ پانچ لیئر کے ساتھ میں نے ایک اور مہذب جوڑا موزے خریدنے کا منصوبہ بنایا تھا جو میں صبح کلاس میں داخل ہونے سے پہلے پہنوں گا۔ اس دن دکان بند تھی۔ میں پیسے لے کر گھر نہیں جا سکا کیونکہ میری خالہ کو مل جاتی۔ میں نے انہیں خچر کی پٹڑی کے ساتھ ایک پتھر کے نیچے چھپانے کا سوچا۔ رات کو بارش ہوئی اور کاغذ کے بنے ہونے کی وجہ سے وہ مکمل طور پر بکھر گئے، جیسا کہ اگلی صبح جب میں انہیں بازیافت کرنے گیا تو مجھے احساس ہوا۔

پندرہ دن گزر گئے اور خالہ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں نے لاٹری جیت لی ہے۔ تب بھی میں ایماندار نہیں تھا اور ہاں کہہ دیا۔ وہ رقم کبھی نہیں پہنچی۔ گڈ فرائیڈے پر، ہماری لیڈی آف سوروز کے اعزاز میں جلوس کے دوران، استاد سے ملاقات کی، اس نے اس سے وضاحت طلب کی۔ میں شرم سے مر رہا تھا۔ فطری طور پر وہ ہر چیز سے بے خبر تھی، اس لیے میں نے خالہ کی طرف سے ان کی شدید نظروں کے نیچے دو تھپڑ رسید کیے تھے۔ میں ہمیشہ اپنی مرضی سے اسکول جاتا تھا، لیکن

خراب نتائج کے ساتھ۔ کوئی بھی مجھے نہیں سمجھتا تھا اور مجھے ہمیشہ سفارشات کی بدولت ترقی دی جاتی تھی، اس لیے میری والدہ پرسکون تھیں کہ انھوں نے مجھے ہمیشہ مطالعہ کرنے پر مجبور کیا۔ میں صرف بلی کے ساتھ ٹھیک تھا، یہاں تک کہ ایک دن شرابی چچا کچھ ٹرپ لے کر شہر سے واپس آئے اور جانور نے خود کو کھانا کھلانے کے لیے ایک ٹکڑا لیا۔ سپاہیوں کی طرف سے چھوڑی ہوئی مسکٹ لے کر اس نے اسے کھلے دیہات میں مار ڈالا۔ یہ میرے لیے بہت بڑی مایوسی تھی۔

کھلیان کے وقت میں پڑوسیوں کے کھیتوں میں بچ جانے والے گندم اور جو کے دانے لینے گیا، ایک تھیلے میں ڈال کر دریا پر واقع مسز ٹنڈرا کی چکی پر لے گیا۔ پھر میں آٹا لے کر اپنی والدہ کے کزن کے پاس نوارا لے گیا جو بیوہ ہونے کے ناطے دو چھوٹے بچوں کے ساتھ صبح جنگل میں لکڑیاں اکٹھی کرنے جاتی اور اس کے لیے آٹا لانے والوں کے لیے روٹی تیار کرنے کے لیے تنور جلاتی، کچھ پیسے کما کر بچوں کے لیے تھوڑی سی روٹی۔

ستمبر میں، جب انجیر پک چکے تھے، میں نے پودوں پر چڑھ کر لذیذ پھل چن لئے، انہیں گنے کی ٹوکریوں میں ڈال کر شاخوں سے ہک لٹکایا۔ انجیر کو کاٹ کر ایک چھتری پر دھوپ میں سوکھنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ خشک ہو گئے۔ بڑی ٹوکریوں میں لگائے گئے جنہیں سردیوں میں کھایا جاتا تھا۔ ان خوبصورت وقتوں میں دیہی علاقوں سے پڑوسی مسز ماریہ سوکھے انجیر تیار کرنے آئی تھیں۔ میں اکثر اس سے ملنے جاتا تھا۔ وہ کئی بچوں کی ماں تھی۔ ان میں سے ایک، کارمیلو، مرگی کا شکار تھا۔ بار بار وہ اب نہیں مل رہا تھا۔ پریشان ماں اسے ڈھونڈنے چلی گئی اور میں تقریباً مزے میں اس کے ساتھ گیا۔

جب میں پانچویں جماعت میں تھا تو ٹیچر نے ہم سے اپنے والدین کو مطلع کرنے کو کہا کہ وہ ہمیں فلم "دی لٹل الپائن "دیکھنے سینما گھر لے جائیں گی۔ ماموں" :تم وہ کوڑا دیکھنے مت جانا۔ "مخالف پادری کے بھتیجے نے سنا" :تمہیں اسے بھیجنا ہے، میں نے بھی اسے نہیں دیکھا۔ "پھر وہ منتقل ہو گئے اور میں جانے کے قابل ہو گیا۔

ماں کی طرف سے مٹھائی کا پیکٹ آیا تھا۔ میں کچھ کو سکول لایا تھا۔ یہ قحط کا زمانہ تھا اور یہاں تک کہ مٹھائی کی بھی قلت تھی۔ میری ٹیچر کی بہن چوتھی جماعت کو پڑھاتی تھی جب میں پانچویں جماعت میں تھا۔ اس نے مجھ سے غریب لڑکی کے لیے مٹھائی منگوائی جو بیمار تھی اور میں نے وہ سب اس کے لیے چھوڑ دیا۔

میں میرے والد ڈوموڈوسولا واپس آئے۔ میں نے اسے اپریل 1946 میں دوبارہ دیکھا اور اس 1945 کے ساتھ میری ماں تھی جو بچے کی توقع کر رہی تھی۔

میں نے اپنے والدین کے ساتھ تقریباً دس خوشگوار دن گزارے۔ میں اکثر اپنے دادا دادی اور چچا سے ملنے جاتا تھا، اس لیے میں نے جتنا چاہا کھایا اور اپنی دادی سے بہت سارے سوڈے پیے جنہوں نے

انہیں بیچا تھا۔ آخر کار میری والدہ نے مجھے اپنے ساتھ شمالی اٹلی لے جانا چاہا، لیکن میری خالہ، جو ہمیشہ جھوٹی اور خود غرض تھیں، نے اسے راضی کر لیا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ چھوڑ دیں۔ میں پانچویں جماعت میں تھا، اپنی کمزوری کے پیش نظر ہمیشہ جدوجہد کرتا رہا۔ امتحان کے دنوں میں اس کے چھوٹے بھائی کی پیدائش کی خبر آئی۔ مکمل طور پر خوش، لیکن ایک ہی وقت میں اداس، میں خوشی اور درد کے ساتھ رو پڑا۔ شاید اسی وجہ سے استاد نے مجھے پروموٹ کیا حالانکہ میں نے امتحانات کے دوران منہ نہیں کھولا تھا۔ اس سال انہوں نے گاؤں میں ایک ہائی اسکول سیکشن قائم کیا اور اس میں داخلے کے لیے میرے تقریباً تمام ہم جماعت داخلے کے امتحانات کی تیاری کر چکے تھے۔ میرے لیے کوئی موقع نہیں تھا :میرے ماموں کو یقین تھا کہ اس قسم کے اسکول میں صرف الّو ہی پڑھتے ہیں۔ درحقیقت، ایک بار جب انہوں نے ہائی اسکول مکمل کیا تو انہیں اپنے ماسٹر ڈگری کے لیے میسینا جانا پڑا۔ میرے والدین کو کتابوں کے پیسے بھیجنے کے بارے میں سوچنا پڑا، وہ کوئی خرچ نہیں کرتے۔ میں روتا رہا کیونکہ میں اپنی پڑھائی جاری رکھنا چاہتا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے دو سالہ پیشہ ورانہ کورس میں داخلہ لینے کا موقع فراہم کیا، جو کہ دو سال تک چلنے والا انتہائی غریب مڈل اسکول ہے۔ غریب ترین لوگ وہاں گئے، ہر صورت میں نے قبول کیا۔ آگے پیچھے چلنا، صبح اور دوپہر میں نے کورس میں شرکت کی۔ اسکول ملایا گیا :سب سے زیادہ بدمعاش مردوں نے ڈائریکٹر کے خلاف ہاتھ اٹھائے جو ریاضی پڑھاتے تھے، انہوں نے اطالوی اور فرانسیسی اساتذہ کو بھی ٹرپ کیا۔ لڑکیوں کو گھر کا کام اور مردوں کو زرعی علم سکھایا جاتا تھا۔ حقیقت میں ہم نے کچھ بھی نہیں سیکھا۔ میرا منافع شرمیلا ہونے اور سیکھنے کے لئے ایک عظیم پیاس کے ساتھ اچھا تھا.

تعلیمی سال ختم ہونے سے پہلے اساتذہ نے ہمیں چیریٹی تھیٹر کے لیے تیار کیا تھا۔ مجھے سٹریٹ ارچن کی طرح ملبوس ایک ظہور کرنا پڑا۔ وہاں اس کے چچا کی ٹوپی تھی، شارٹس غائب تھیں۔ جب میں نے اپنی خالہ کو بتایا تو وہ چڑ کر بولی" :تم بیوقوف ہو جو بندھن باندھتے ہو۔ "میں نے ہمت نہیں ہاری :میں حجام کی بیوی لیزا کے پاس اپنے بیٹے کی پتلون ادھار مانگنے گیا۔ لہٰذا پرفارمنس کی شام میں نے بہت زیادہ تالیوں اور اپنے چچا کی مایوسی کے درمیان، جو اس موقع پر حاضرین میں موجود تھے۔

بدقسمتی سے وہ دو سال بھی گزر گئے اور میں نے یہ سوچ کر ہمیشہ کے لیے اسکول ختم کر دیا کہ میں پہلے کی طرح اور زیادہ جاہل رہا ہوں۔

باب چھ - مجھے معاف کر دو

(ستاروں کی روشنی)

میں بارہ سال کا تھا جب اگست میں میری والدہ میرے والد اور چھوٹے بھائی کے ساتھ مجھ سے ملنے آئیں جنہیں میں نے پہلی بار دیکھا تھا۔ اس کا چھوٹا سا چہرہ دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی اور میں اس دن کو اپنی زندگی کے بہترین دنوں میں سے ایک کے طور پر یاد کرتا ہوں۔ میرے والدین نے مجھے اسکول واپس جانے کے لیے اپنے ساتھ لے جانے کا تہیہ کر رکھا تھا، لیکن میری خالہ نے انہیں اس خیال سے منحرف کر دیا :وہ مجھے تجارت کو اچھی طرح سے سیکھنے کی امید کے ساتھ ایک خاتون خانہ کے لیے بھیجے گی۔ اور ایسا ہی ہوا، میری مرضی کے خلاف۔ میرے والدین چلے گئے اور میں ایک بیوقوف کی طرح سسلی میں رہا۔ تب سے مجھے سکون نہیں ملا اور ہمیشہ چپکے چپکے روتا رہا۔ میرے ماموں کا کہنا تھا کہ میرے والدین یقیناً مجھ سے ان کی طرح پیار نہیں کرتے، کہ انہوں نے مجھے بیٹی کی طرح پالا ہے)ایک بیٹی یقیناً میرے جیسی تکلیف سے گزری ہوگی(۔ ایک دن میری خالہ قصبے کی سب سے اچھی سیمسسٹریس کے پاس گئی جہاں میری ماں نے بھی تجارت سیکھی تھی، ان سے پوچھنے کے لیے کہ کیا وہ مجھے ملازمت پر رکھے گی۔ ڈریس میکر نے جواب دیا کہ اس کے پاس پہلے ہی آٹھ لڑکیاں ہیں اور وہ تعداد میں اضافہ نہیں کرسکتی۔ اگلے دن اس کی خالہ اسے راضی کرنے کے لیے کچھ انڈے لے کر آئیں اور اس نے کہا :- ایک مہینے میں واپس آجاؤ، شاید ایک اپرنٹس ٹیورن جا رہا ہو اور تمہاری بھانجی کے لیے جگہ خالی رہ جائے۔ وقت کی پابندی، ایک مہینے کے بعد خالہ نے مجھے لیبارٹری بھیج دیا۔ نوجوان خاتون، جس کی اونچائی ڈیڑھ میٹر سے زیادہ نہیں تھی، نے مجھے خوش آمدید کہا" :ٹھیک ہے، میں آپ کو لے جاؤں گی کیونکہ مجھے آپ پر افسوس ہے، میرا خیال ہے کہ آپ دیہی علاقوں میں رہنے کے بجائے میرے پاس آنا پسند کریں گی۔ اپنی خالہ کے ساتھ "وہ ایسا سوچنے میں بالکل غلط نہیں تھا۔ اگلے دن آٹھ بجے میں نے دکھایا۔ "لیبارٹری میں جھاڑو لگانا شروع کرو، "اس نے مجھ سے کہا، "پھر تم فرش دھو لو گے۔ "

کہانی مجھے بدبو آنے لگی تھی۔ میں نے اپنی صفائی کے لیے بہترین طریقے سے کام شروع کیا۔ میں قد میں چھوٹا تھا، میری عمر بارہ سال تھی، لیکن میں آٹھ لگ رہا تھا۔

میں فرش کو دھونا نہیں جانتا تھا :دیہی علاقوں میں یہ پتھر سے بنا ہوا تھا اور گاؤں میں، جہاں ٹائلیں تھیں، میری خالہ نے اسے کبھی نہیں دھویا تاکہ وہ ختم نہ ہوں۔ میں نے اپنی پوری کوشش کرنے کی کوشش کی، لیکن سیمسٹریس نے مجھے گدا کہا کیونکہ میں نے اچھی طرح دھویا نہیں تھا۔ نو بجے کارکن پہنچے اور نئے مقصد)چھوٹی لڑکی (میں دلچسپی لینے لگے۔ ان سب نے حسرت بھری نظروں سے میری طرف دیکھا۔ میں نے ان کی تقریریں سنی اور زندگی کی ضروری چیزوں کا علم نہ ہونے پر دنگ رہ گیا۔ وقتاً فوقتاً انہوں نے مجھے کچھ سیمس اسٹریس کی نوکریاں دیں، وہ چیزیں جو میں کرنا پسند نہیں کرتی تھیں، ہمیشہ پڑھائی کے قابل نہ ہونے کے بارے میں تلخ رہتی تھیں۔ اس دن کا ایک مثبت پہلو تھا :دوپہر کے وقت، دیہی علاقوں میں واپسی کی ضرورت نہیں تھی، میں نے گھر میں خاموشی سے کھانا کھایا، میز پر رومال بچھا دیا، گلاس، پانی کی بوتل اور ایک پلیٹ باہر رکھی۔ مختصر یہ کہ سخت روٹی اور پنیر کا ایک ٹکڑا کھانے کے لیے مجھے تمام عام لوگوں کی طرح دسترخوان لگانے میں مزہ آیا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد میں ایک پڑوسی کے پاس گیا جو مجھ سے نو سال بڑا تھا اور سیمسٹریس تھا۔ اس نے میری بے ہودگی پر میری آنکھیں کھولنے میں مدد کی۔ اس کی ماں، ہاتھی کی ٹانگوں والی ایک بہن اور ایک اور ناجائز اس کے ساتھ رہتی تھی۔

کبھی کبھی وہ مجھے سوپ کا پیالہ کھانے کی دعوت دیتے تھے۔ سیمسٹریس نے مجھ سے بچوں کے کپڑوں پر کراس سلائی کڑھائی کرنے میں اس کی مدد کرنے کو کہا۔ ایک بار مجھے اداسی کا بحران آیا اور میں نے کام آدھا چھوڑ دیا۔ ایک اور بار، اس کے باوجود، میں نے بریزیئر سے راکھ لی اور اسے سیڑھیوں کے ساتھ بو دیا۔ کہنے لگے :وہاں کون ہے؟ کیا مجھے کوئی بیماری لگ جائے گی؟ " آخر میں انہوں نے مجھے سمجھا اور مجھے معاف کر دیا۔

یتیم خانے کی راہباؤں کے پاس جاتا Antoniano کبھی کبھی میں یتیموں کے ساتھ کھیلنے کے لیے تھا۔ میں نے ان سے تھوڑا سا حسد کیا کیونکہ وہ اپنے دن ترتیب سے گزارتے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ اچھی طرح سے دسترخوان پر کھانا کھایا، پھر کھیلا اور آخر میں مقررہ وقت پر انہوں نے اپنے آپ کو خدا کی عبادت کے لیے وقف کر دیا۔ میں نے سوچا :- وہ خوش قسمت ہیں، اب ان کے والدین نہیں ہیں اور پھر بھی وہ راہباؤں کے ساتھ اچھی طرح سے رہتے ہیں، جبکہ میرے والدین ہیں لیکن ان خوفناک ماموں کے ساتھ رہنے پر مجبور ہوں۔ ان کے علم کے بغیر، بعد کی بورنگ پوچھ گچھ سے بچنے کے لیے، میں گائوں میں رہنے والی ایک پھوپھی سے ملنے چلا گیا۔ میں نے اس سے پیسے مانگے کہ وہ اپنے والدین کو ایک خط بھیجے جس میں ان سے درخواست کی گئی کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں۔

ہر سال نومبر میں وہ مجھے سینٹ یوگو میلے میں لے جاتے جو پیانو وِگنا میں ہوتا تھا۔ اس جگہ پر دادا دادی نے ایک شیڈ قائم کیا جہاں انہوں نے گرل شدہ گوشت اور چٹنی تیار کی جسے انہوں نے شراب کے اچھے گلاس کے ساتھ فروخت کیا۔ میرے لیے یہ موقع تھا کہ میں اپنے آبائی رشتہ داروں کے ساتھ اکٹھے رہوں، اچھے گوشت کا مزہ چکھوں اور رنگین سوڈا پیوں، بریزیئر، لالٹین، مٹی کے برتن، کوارٹس اور بمبیلی فروخت کرنے والے اسٹالوں کو دیکھوں۔

اگلے دن ہم ایک بار پھر سانت یوگو کی دعوت کے لیے بدیا ویچیا گئے، ایک اجتماع، ایک چھوٹا سا جلوس اور پھر دوبارہ اپنے دادا دادی کی دکان پر جنہوں نے مجھے ساسیج، روٹی اور سوڈا پیش کیا، .یہ ایک گیند کے ساتھ بند ایک چھوٹی بوتل سے ڈالا گیا۔ اندرونی میں

کرسمس سے پہلے ایک بار ہم 3 دن کے لیے میسینا گئے تھے۔ ہم ایک رشتہ دار کے پاس سو گئے۔ میں اسے کچھ بھی پسند نہیں کرتا تھا :اس نے اپنے ماموں کو بتایا کہ اس نے بازار میں ایک کسان سے انڈے چرائے ہیں، اس کا دھیان بٹا ہوا ہے۔ میں نے کیچزم میں سیکھا تھا کہ آپ کو چوری نہیں کرنی چاہیے۔ شام کو ہم اپنی بیٹی کے ساتھ مجسمے بنانے والے ایک شریف آدمی کے پاس گئے۔ سخی ہونے کے لیے، میرے چچا نے مجھے انہیں خریدنے کے لیے پیسے دیے۔ کاسٹرینگیا کی چکنائی والی کی شاخوں اور کچھ روئی کے فلیکس asparagus میز پر میں پیدائش کا منظر بنانے کے قابل تھا۔ کے ساتھ میں نے ایک جھونپڑی بنائی۔ شام کو میں نے تیل میں بھگوئے اخروٹ کے چھلکوں سے بنی دو موم بتیوں اور ببیی جیسس کے ساتھ تار کے ایک ٹکڑے کے ماحول کا لطف اٹھایا۔ چچا مشیل نے دو کانٹے دار ناشپاتی چھیلیں "اور میری ،Ntoia" :بھی اس خیال کو سراہا اور مجھے انعام دینا چاہا خالہ انہیں ان کے بستر کے نیچے لانے گئیں جہاں انہیں رکھا گیا تھا۔

جب میں نووارا میں اکیلے سونے کے لیے رکا تو، کرسمس نووینا کے دوران میں اپنی پڑوسی چرچ میں منعقد کی گئی تھی۔ Annunziata انتونیٹا کے ساتھ اُس خدمت کے لیے گیا جو صبح 5 بجے چرچ کے عقب میں مقدس نے فیس کے لیے کرسیاں فراہم کیں۔ ہم انہیں گھر سے لے آئے۔ واپسی پر ہم نے کیرولینا سے ملاقات کی، جو انجینئر کی دھوبی تھی، جو صبح سویرے سیڑھیوں کے نیچے کام کر رہی تھی۔ اس وقت وہ سان فرانسسکو کے چشمے سے لکڑی کے ٹب کو بھرنے کے لیے بڑے کوارٹوں کے ساتھ پانی لینے گئی تھی۔ اس نے کہا" :کاسی، یہیں انتظار کرو، میں دیکھتا ہوں کہ کیا ان حضرات کے پاس کل رات کوئی بسکٹ بچا ہے، تاکہ آپ ناشتہ کر سکیں"۔ وہ تقریباً کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹا۔ میں نے انتونیٹا کو آنے کی دعوت دی اور ہم نے بریزیئر روشن کیا۔ جب کیرولینا کو کھانے کے لیے اور کچھ نہ ملا تو میں سخت روٹی کا ایک ٹکڑا اور "بومبیلو "پانی کا ایک گلاس لینے کچن میں گیا۔ ہم ڈوئلیاں بنانے کے لیے 8 بجے تک رکے، پھر ہم نے الوداع کہا :میں ورکشاپ گئی، انتونیٹا اپنی ماں کی مدد کے لیے اس کے گھر گئی کیونکہ وہ 8 بھائیوں کے ساتھ اکلوتی بیٹی تھی۔

نووارا میں اکیلے میں نے ایک شہری کی طرح محسوس کیا .جب میں دادا توری سے ملنے گیا تو میں نے ان کی کھڑکیاں صاف کیں اور انہوں نے مجھے "سریا) "ایک ٹپ (دیا۔ میں نیل پالش خریدنے گیا تھا۔ جب میں نے محسوس کیا کہ میں اپنے چچا سے ملوں گا تو میں نے اسے نکالنے کے لیے سالوینٹ بھی خریدا۔ میں نے ٹیلکم پاؤڈر کو بطور پاؤڈر استعمال کیا۔ افسوس :ایک دن میں نے اسے اپنے چہرے پر چھوڑ دیا اور اپنی پریشانیوں، تھپڑوں اور طعنوں سے گزرا۔ ''تم نے اس کوڑے کے پیسے کہاں سے لائے؟''۔ اور میں نے کہا" :کیا تم یہ آٹا نہیں دیکھ سکتے؟ "ادھر پڑوسی دوسرے محلے میں چلے گئے تھے۔ ایک دن انہوں نے مجھے سرکس جانے کی دعوت دی۔ ''میرے پاس پیسے نہیں ہیں ''...میں نے کہا۔ انہوں نے مجھے قرض دے دیا۔ دوپہر میں ملاح شو سے لطف اندوز ہونے کے لیے لیبارٹری جاتے ہیں :ٹریپیز پر بندر، چھوٹے گھوڑوں پر سوار بچے، ہاتھی، مسخرے، ایسی چیزیں جو پہلے کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ بدقسمتی سے مجھے 8 لیر حاصل کرنا پڑا۔

کچھ دنوں کے بعد، جب میں کاسٹرینگیا جا رہا تھا، سان سلواٹور میں میں نے ایک اسکول کے ساتھی کی ماں سے ملاقات کی جس میں کسانوں سے خریدی گئی سبزیوں سے بھرا ایک بیگ تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں شہر واپس جا سکتا ہوں)اس وقت کی ذہنیت کی وجہ سے وہ اپنے بیگ کے ساتھ چوک جانے میں شرمندہ تھا(!۔ میں نے مشورہ دے کر کچھ پیسے کمانے کا سوچتے ہوئے اتفاق کیا۔ بدقسمتی سے، مشکل سے اس کے گھر پہنچ کر، اس نے مجھے چار مونگ پھلی سے نوازا۔ میں کی ایک خاتون کو ڈولی بیچ کر ایک لیرا کمایا۔ میں نے ٹانگوں Fantina نے ہمت نہیں ہاری۔ میں نے اور بازوؤں کے ساتھ گتے کے پنوچیوس کو تار کے ذریعے منتقل کیا۔ کچھ بچوں نے انہیں چند سینٹ میں خریدا۔ ایک اور خیال :غریب بچوں کے لیے دھوپ کا چشمہ۔ میں سلاخوں کے سامنے شفاف رنگین کینڈی کے ریپرز تلاش کر رہا تھا۔ چینی کے کاغذ کے ساتھ میں نے فریم کو کاٹ دیا اور دوسرے سینٹ کی وصولی کے قابل تھا۔ دو ماہ کے بعد میں 8 لائر واپس کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

دادا، اپنی بڑی عمر کے باوجود، دمہ اور ہرنیا جو کہ انہیں پانچ سال کی عمر سے تھا، نے دیہی علاقوں میں اپنے آپ کو بھٹکانے کی کوشش کی، کیونکہ ان کی بیٹی تقریباً کبھی ان سے ملنے نہیں گئی۔ موسم گرما کے دو مہینوں میں جب اس کی بہو میسینا سے آئی تو وہ بالکل ٹھیک تھا :اس نے اپنے کپڑے دھوئے اور سال بھر میں جمع ہونے والی ہر چیز کو صاف کرنے کے لیے گھر کو الٹا کر دیا۔

جب ہم ملتے تو وہ مجھ سے کہتے" :تمہاری خالہ بے عزتی ہے، تم کسی غریب بوڑھے کو گندگی میں اس طرح مبتلا نہیں کر سکتے۔ "شام کو میں رپورٹ کرنے گیا، لیکن خالہ نے اپنی بھابھی کو تنقید کا نشانہ بنایا :- وہ ایک شہری ہے، وہ خود سوچ سکتی ہے کہ وہ کیا چاہتی ہے۔ اور میں نے جواب دیا" :آپ ٹھیک کہتے ہیں، میں نے آپ کی صفائی دیکھی ہے :آپ نے پیشاب کو تیزاب سے بھی دھویا

اور وہ دوبارہ چمکدار ہو گیا۔ "اس موقع پر اس نے مجھے ایک تھپڑ مارا کیونکہ ان چیزوں کے بارے میں بات نہیں کرنی چاہیے اور میں ناگوار تھا۔

ایک دن میرے دادا نے مجھے کچھ پیسے دیے اور میں نے ایک گانوں کی کتاب خریدی جس کے بارے میں ورکشاپ میں موجود لڑکیاں بات کر رہی تھیں۔ کچھ دیر تک میں اسے چھپانے میں کامیاب رہا، لیکن ایک شام میرے پاس وقت نہیں تھا اور چچا نے دیکھا تو قسمیں کھانے لگے :- یہ بھی بدصورت گندگی، اب تم بدمعاش بن رہے ہو -۔ ان الفاظ پر میں نے اسے کرنے سے پہلے اس کے چہرے پر پھینک دیا۔ اس نے میری سرکشی کو دیکھا، میری پتلون کی پٹی کھینچ لی اور مجھے تشدد سے مارنا شروع کر دیا۔ میری عمر تقریباً تیرہ سال تھی اور یہ وہ وقت تھا جب اس نے اپنی بیوی سے کہا :میں نے سنا ہے کہ ایک خاتون شمالی اٹلی کی طرف روانہ ہو رہی ہے، اپنی بھانجی کے ساتھ گاؤں چلو اور اسے اس کے ساتھ اس کے والدین کے پاس بھیج دو۔ اس لمحے مجھے خوشی محسوس ہوئی، میں اپنی مار کا درد بھی بھول گیا، پھر میں جا کر سوچ سمجھ کر گھاس پر بیٹھ گیا۔ اندھیرا چھٹنے لگا تھا، میں نے سوچا، رات کے سائے درختوں کی شاخوں میں گھس گئے اور دریا سے ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چلی آئی۔

میں اخروٹ کے درخت سے ٹیک لگا کر بادلوں کو دیکھتے ہوئے سو گیا۔ میں نے بہت خواب دیکھے، رنگین خوابوں کا ایک غول۔ ہلکی ہوا کا جھونکا میرے چہرے کو چھو گیا۔ میں نے آنکھیں کھولیں اور عجیب بات ہے کہ مجھے وہ جگہ بہت پسند تھی جس سے میں ہمیشہ نفرت کرتا تھا اور میں نے پہلی بار حیرت سے محسوس کیا کہ یہ صرف ستاروں کی روشنی سے منور ہوتی ہے۔ میں نے اپنے آپ کو اس ترک کی حالت میں جانے دیا، میں نے پھر خواب دیکھا۔ خوشی ایک پراسرار سیال کی طرح میرے چھوٹے وجود میں قطرہ قطرہ داخل ہو گئی۔ میں کوئی پیارا بچہ نہیں تھا۔ میرے پاؤں پر جھریاں پڑ گئی تھیں، کیونکہ وہ ندی کے تیز کنکروں پر چل چکے تھے، لیکن میرا پورا جسم، یہاں تک کہ میری روح بھی اب ہر اس چیز سے نفرت کرنے کے عادی ہو چکے تھے جو میٹھی اور نرم لگتی ہو۔ لیکن میں اقرار کرتا ہوں کہ اس شام کی وہ مختصر نیند بہت شاندار تھی اور مجھے پھر کبھی نہیں ملی۔ شاید اسی لیے مجھے اب بھی یاد ہے۔ اچانک ایک ہاتھ میرے کندھے پر ٹکا، آنٹی انتونیا آگئیں اور اپنے انداز میں، اچانک مجھے جگا دیا" :چلو گھر چلتے ہیں، جب ہم پہنچیں گے، تم اپنے چچا کا ہاتھ چوم کر ان سے کہو گے - مجھے معاف کر دو"۔ اور ایسا ہی تھا۔

اس شام میں کانپتا ہوا بستر پر چلا گیا، میں اس رات سو نہیں سکا اور دن کے اندھیرے میں گھنٹوں گزارے۔ اگر میں اس کا ادراک کیے بغیر نیند میں پھسل جاتا، تو میں اچانک اس طرح چونکا جیسے کسی پکار یا ہوش کے جھٹکے سے، جس نے مجھے بیدار اور تکلیف میں رہنے کی ضرورت تھی اور مجھے کوئی مہلت نہیں دی۔ میں نے بقیہ وقت کھلی آنکھوں کے ساتھ ان عفریتوں کا جائزہ لیتے ہوئے گزارا کہ رات کی تاریکی دیواروں پر چھائی ہوئی تھی اور کچھ کرنے کی طاقت نہ رکھتے

ہوئے میں روتا اور روتا رہا۔ لیکن یہ کوئی اداس رونا نہیں تھا، یہ کچھ اور تھا جسے میں محسوس نہیں کر سکتا تھا۔ اگلے دن میں لیبارٹری نہیں گیا کیونکہ میرا جسم نقشے کی طرح نظر آرہا تھا، اس پر بہت زخم تھے۔ میں صرف ایک ہفتے کے بعد واپس آیا جب علامات ختم ہونے لگے۔

باب سات - ایمیلیا

اتوار کی سہ پہر میں کچھ دوستوں کے ساتھ یتیم خانے گیا :ایک راہبہ نے کچھ متعلقہ لطیفوں کے ساتھ خوشخبری ہمیں اچھے طریقے سے سمجھائی۔ اس گھڑی کو خوشی سے گزارنا کتنی خوشی ہے۔ ایک دن اس نے ہمیں بتایا کہ میسینا کا بشپ اکتوبر میں تصدیق کے لیے آئے گا۔

اگر آپ یہ ساکرامنٹ چاہتے ہیں تو اپنا ہاتھ اٹھائیں تاکہ میں اسے آرچ پرائسٹ مونسگنور سالواتور - اباڈیسا سے بات کر سکوں۔ - نہ جانے کیا کرنا ہے، میں نے ڈرتے ڈرتے اپنا ہاتھ اٹھایا۔ کچھ دنوں بعد میں نے زِی کو بتایا۔ وہ شرمندہ تھی :ہمیں ایک گاڈ مدر کی تلاش تھی۔ میں نے اسے پوسٹ مین کی بیٹی مس رینا جو کہ ایک نوجوان ٹیچر تھی، تجویز کی۔ ہم اس سے کیسے پوچھ سکتے ہیں؟ اگلے دن ہم اس کے گھر گئے اور وہ مان گئی۔ 9 اکتوبر، 1948 کو دوپہر میں میں اپنے دوستوں کے ساتھ اعتراف کرنے کے لیے مدر چرچ گیا۔ اگلے دن میں صبح سویرے اپنی گاڈ مدر کے گھر گیا، جنہوں نے مجھے چھوٹے دلوں سے بنے ہوئے ایک فلیگری بریسلٹ دیا۔ میں خوش ہونے لگا۔ 11 بجے ہم چرچ گئے۔ بشپ پہنچے اور ہولی ماس منانے لگے۔ وقفہ کے دوران ہم مرکزی ناف میں قطار میں کھڑے ہوئے اور ایک ایک کرکے اس نے ہماری تصدیق کی۔ ایک بار جب اجتماع ختم ہو گیا تو چچا کہہ کر سلام کیا۔ "commare" نے اپنی گاڈ مدر کو کافی بھی پیش نہیں کی۔ انہوں نے اسے صرف

مجھے یاد ہے کہ بچپن میں، جب ہم کاسٹرینگیا سے واپس آئے، گاؤں میں پہنچنے سے پہلے نجات دہندہ کے لیے ایک چیپل تھا۔ زیزی ایک لمحے کے لیے رکا اور اونچی آواز میں بولا "اوہ مائیں، اوہ مائیں"...۔ میں نے سوچا کہ یہ دعا ہے۔ جب میں بڑا ہوا تو میں سمجھ گیا کہ وہ بجائے اپنی فوت شدہ ماں کو بلا رہا تھا، کیونکہ قبرستان چیپل کے بالکل اوپر واقع تھا۔ میں نے کبھی قبرستان نہیں جانا تھا کیونکہ زیزی سنتوں کی دعوت پر بھی نہیں گیا تھا۔ میں جانتا تھا کہ اس موقع پر لوگ نامی جگہ پر مس سیگنورینو سے پھول خرید کر اپنے پیاروں کی قبر کو سجانے کے "Fussadello" لیے تقریباً جلوس میں نکلے تھے۔ ایک بار میں نے زیزی کو تجویز کیا" :کیوں نہ ہم آپ کی والدہ کی قبر پر بھی جائیں؟"۔

اس نے جواب دیا کہ اسے افسوس ہو گا۔ - اگر آپ اسے ایک پھول بھی نہیں لانا چاہتے تو "ماؤں - ماؤں "کو پکارنا بیکار ہے۔ - ان الفاظ پر وہ تقریباً چلا گیا۔ ہم کچھ کرسنتھیمم خریدنے کے لیے فوساڈیلو گئے تھے۔ آل سینٹس ڈے پر میں دادا توری کو فون کرنے گیا تھا کہ وہ ہمیں "ماؤں "کی قبر پر لے جائیں، میرے لیے دادی روزا۔ میرے دادا نے حال ہی میں اس قبر کو دوبارہ تعمیر کروایا تھا کیونکہ جنگ کے دوران قبرستان میں گرنے والے واحد بم نے اسے تباہ کر دیا تھا۔

اگرچہ مجھے ایک اور جنگ جیتنے پر فخر تھا، لیکن میرے خیالات دن رات اپنے والدین کے ساتھ تھے۔ جب میں لیب میں تھا تو میں نے اپنی توجہ ہٹانے کی کوشش کی۔ میں سلائی سے لطف اندوز ہونے لگا :میں نے کندھے کے پیڈ کے لئے ویڈنگ تیار کی، میں نے چارکول کے لوہے پر پھونک ماری۔ لوہا گرم ہونے پر بڑی لڑکیاں کپڑے بنانے کے لیے ٹکڑوں کو استری کرتی تھیں۔ اسے سخت رکھنے کے لیے، دو ربنوں کے درمیان سلے ہوئے وزن کو ہیم میں رکھا گیا تھا۔ میں انہیں اپنے گاڈ فادر سے خریدنے گیا تھا جو رائفل کا سامان بیچتا تھا۔ وہ چھرے تھے جنہیں میں نے ہتھوڑے سے چپٹا کرنا تھا۔ کبھی کبھی میں اپنی انگلیاں چپٹی بھی کر لیتا ہوں ...دریں اثنا، مسز آرلینڈو نے بڑی عمر کی لڑکیوں کے لیے بامعاوضہ کٹنگ کورسز کروائے تھے۔ میں دور بیٹھا تھا لیکن سبق سے کچھ سمجھنے کے لیے سن رہا تھا۔ ایک بار ماموں نے کہا کہ ہم "کومار "اور "موازنہ "دیکھنے کے لیے فانٹائنا جائیں گے، وہ لوگ جو ہمارے ساتھ سوتے تھے جب وہ اہم کاموں کے لیے نوواره آتے تھے۔ میری آنکھیں اندھیرے - :zizì سے پوچھا "آپ کی عمر کتنی ہے؟ "اور zizì ایک بار دیوی ماں نے میں ہیں، مجھے یاد نہیں -)اگر میری نظر نہ ہوتی تو مجھے یاد نہیں(۔

دادا توری کی ٹپ کے ساتھ میں سبز کپڑے کا ایک ٹکڑا خریدنے گیا، اپنی قابلیت کو جانچنے کے کی روانگی کا دن آ پہنچا)دو گھنٹے پیدل(۔ ہم 4 بجے اٹھے۔ میں Fantina لیے میں نے اسکرٹ بنایا۔ اپنی اسکرٹ پہن کر زیزی کو حیران کرنا چاہتا تھا۔ یہ اتنا تنگ تھا کہ میں تقریباً چل نہیں سکتا تھا۔ جب انہوں نے میری تخلیق کو دیکھا تو کہنے لگے :ہم نے اسے پالا اور اب جب یہ بڑھنے لگتا ہے تو یہ اُلّو کی طرح کام کرتا ہے۔ یہ ہمیں شرمندہ کرتا ہے۔ اور میں نے اشارہ کیا" :میں اسے نہیں لے جا رہا ہوں، اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ اس طرح ہے، ورنہ، آپ جائیں "!لیکن میرے دل میں میں نے سوچا میں اتنے تنگ اسکرٹ میں کیسے چل سکتا ہوں"... بہرحال ہم اپنی منزل پر پہنچ گئے۔ کمار نے " (اس نے اسے خود بنایا) - Sa figi illa - پوچھا کہ میں نے اتنا خوبصورت اسکرٹ کہاں سے بنایا تھا۔ ...نے جواب دیا۔ - لہذا جب ہمیں کچھ سلائی کرنا ہو تو ہم اس کے پاس آتے ہیں۔ الو فخر zizì

کبھی کبھی میں نے شہر میں ایسی چیزیں دیکھی تھیں جو مجھے اداس کرتی تھیں۔ ایمیلیا ایک گونگی بہری تھی، شاید بے گھر تھی۔ تقریباً ہر روز وہ اس گلی سے گزرتا تھا جہاں میں رہتا تھا۔ کسی سے ملا تو منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ بعض اوقات لوگ اسے روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کرتے تھے، لیکن کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے بے ایمانی سے اسے پنیر کے ٹکڑے دیے اور پھر ردعمل دیکھنے کے

لیے چھپ گئے :غریب لڑکی دروازے کی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی اور اپنا سر دیوار سے ٹکرا دیا۔ ایک دن دکان پر دھاگہ لینے جا رہا تھا کہ میں نے انٹونیو نامی اندھے کی اونچی آواز سنی۔ قصبے کے سب سے اوپر واقع ایبی سے، اس نے اعلان کیا کہ سارڈینز آگئے ہیں۔ اپنے دادا کی ٹپ کے چند لیرے کے ساتھ جو میں نے چھوڑا تھا، میں مچھلی منڈی میں چند اونس خریدنے گیا۔ دوپہر کو میں نے چارکول سے چولہا جلایا، سارڈینز پکائیں اور چینی کے کاغذ کے ٹکڑے میں رکھ دیں۔ جب میں نے ایمیلیا کو دیکھا تو میں نے انہیں دے دیا۔ اس نے حیرت سے ان کی طرف دیکھا اور میرا شکریہ ادا کرنے کے لیے ہلکا سا مسکرا دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ معمول کے دروازے پر بیٹھی ہے، اپنا سر دیوار سے نہیں ٹکرا رہی ہے، بلکہ اپنی پتلی انگلیاں اپنے منہ پر ڈال رہی ہے۔ اس دن میں نے کھانا نہیں کھایا :مجھے باقی انگاروں سے چولہا صاف کرنا پڑا تاکہ میرے چچا میری پہل کو سمجھنے نہ دیں۔

انجیلا اپنے بیٹے نینو کے ساتھ دوپہر کے قریب اس گلی سے گزری، جو ایک معذور آدمی تھا جو چلتا تھا لیکن اشاروں سے بولتا تھا۔ وہ ایک بالٹی لے کر یتیم خانے سے سوپ لینے گئے۔ ایک دن نینو اپنی بالٹی کے ساتھ اکیلا تھا، میرے گھر کے قریب دو لڑکوں نے اسے چھین لیا اور بھاگ گئے۔ وہ اپنی پتلون نہیں کھینچ سکتا تھا۔ وہ بغیر جامہ کے تھا۔ میں ڈرتے ڈرتے اسے کپڑے پہنانے نیچے چلا گیا۔ میں نے پہلی بار کسی ننگے آدمی کو دیکھا تھا۔ ہائے اگر ماموں جان جاتے تو اسکینڈل بن جاتا۔

اپنے والدین کو بھیجے گئے بے شمار خطوں میں سے ایک میں میں نے کلائی کی گھڑی کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ یہ معلوم ہونے کے بعد کہ مسز اگوسٹینا ڈوموڈوسولا سے آئی ہیں، میں اس سے ملنے گیا۔ جیسے ہی اس نے مجھے دیکھا اس نے مجھے گلے لگایا اور میرے والدین کی طرف سے بھیجا گیا ایک پیکج دیا۔ میں نے اسے کھولا اور میری حیرت میں مجھے بھورے میمنے کی کھال کا کوٹ تھے، ایک محسوس شدہ ٹوپی اور گھڑی کے ساتھ ایک curls ملا جس میں انگلی کے برابر بڑے باکس تھا۔ میں خوشی سے کانپ رہا تھا جب خاتون نے اسے میری کلائی پر رکھا۔ اس نے مجھے صحت یاب ہونے میں مدد کے لیے پانی کا گلاس دیا اور میں گھر بھاگا۔ اگلے دن جب میرے چچا نوارا کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ اگر میں وہ کھال پہنوں تو وہ سوچیں گے کہ میں پاگل ہوں :شہر میں کسی کے پاس ایسی چیز نہیں تھی۔ میں نے اسے ویسے بھی فخر سے پہنا تھا۔ میں اپنی آستین کو پیچھے ہٹاؤں گا تاکہ ہر ایک کو چھوٹی گھڑی کا نوٹس مل سکے۔ میں اکثر اسے رسی دیتا تھا تو تھوڑی ہی دیر میں ٹوٹ جاتا تھا۔ کاسٹرینگیا جاتے ہوئے کچھ بزرگوں سے ملاقات ہوئی جنہوں نے مجھ سے وقت پوچھا۔ برا تاثر پیدا کرنے سے بچنے کے لیے، میں نے اب ناقابلِ اصلاح ٹوٹی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں اسے سمیٹنا بھول گیا تھا۔ - بہت بہت شکریہ - .انہوں نے مجھے سلام کیا اور اپنا سفر جاری رکھا۔

اپنے دوستوں کے مقابلے میں میں چھوٹا اور پتلا تھا، وہ سب "ترقی یافتہ "تھے۔ ایک خط میں میری والدہ نے زیزی سے پوچھا کہ کیا میں اپنی بہن روزا کی طرح "ترقی یافتہ "ہوں؟ لیکن زیزی کے لیے

ان چیزوں کے بارے میں بات کرنا ممنوع تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ میں زندگی کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔ ہمیشہ کی طرح باغی، میں نے اس سے کہا "میں 'مس 'نہیں ہوں کیونکہ میں غذائیت کا شکار ہوں"۔ اور وہ:- کیا کہہ رہی ہو؟ ہم نے ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا ہے۔ ایک شام میں کاسٹرینگیا میں سو رہا تھا اور میں بیمار محسوس ہوا۔ میں ٹھنڈے پسینے میں شرابور تھا۔ یہ سوچ کر کہ یہ اختتام ہے، میں نے دعا کی، رویا اور چند قطرے پیشاب کرنے کے لیے اندھیرے میں نکل گیا۔ اور انہوں نے کہا : اگر تم ایک بار پھر اٹھو تو میں تمہیں ماروں گا"!۔ شاید تینڑی کی میڈونا نے میری حفاظت کی۔ میں " واپس بھوسے کے گدے کے پاس گیا اور سو گیا۔ اگلے دن نووارا کی لیبارٹری میں مس اسونٹا نے مجھے معمول سے زیادہ ہلکا دیکھا۔ جب ویٹریس ہر صبح کی طرح ٹوسٹ شدہ سلائسز کے ساتھ کافی اور دودھ لے کر آئی تو اس نے مجھے بھی کچھ پیش کیا۔

آٹھواں باب - نگلنے والوں کی پرواز

نوورا را میں کافی وقت گزارنے سے لگتا تھا کہ زندگی بدل گئی ہے :شاید اس لیے کہ میں دادا توری سے ملنے گیا تھا اور پوری دوپہر تک خوشی خوشی ان کے ساتھ بلاتعطل باتیں کرتا رہا۔ اس نے مجھے اپنی زندگی کے بارے میں بہت سی کہانیاں سنائیں اور اس کا وجود ایک بار کتنا مشکل تھا۔ مزید برآں، نوورا را میں رہتے ہوئے مجھے قصبے میں پیش آنے والے اہم واقعات کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ سب سے بڑھ کر، بڑی مذہبی تقریبات، جلوس، بپتسمہ، تصدیق، لیکن شادی کی تقریبات سے بڑھ کر، نے مجھے متاثر کیا۔ اس وقت شام کو شادیاں منائی جاتی تھیں، میں تقریباً ہمیشہ اپنے دوستوں کے ساتھ سان نکولا کے چرچ میں گھومنے جاتا تھا۔

ایک شام میں نے دیکھا کہ ایک دلہن سفید لباس میں اپنے والد کے ساتھ باہر جاتی ہے۔ برف جیسی سفید، وہ گڑیا لگتی تھی، وہ بہت خوبصورت تھی !کارمیلینا ہی تھی جس نے فلپو سے شادی کی۔ میں نے پوری طرح ہمدردی کی اور دن میں خواب دیکھا" :کون جانتا ہے، ایک دن میرے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے"...۔

ان دنوں میرے اندر عجیب سی حسیں تھیں، فضا میں کچھ نیا اور عجیب سا تھا، مجھے پیش گوئیاں تھیں۔ میں بے چین تھا اور کسی غیر معمولی واقعے کے ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ اور درحقیقت اس تقریب کو آنے میں زیادہ دیر نہیں لگی تھی۔ دوپہر کے قریب ڈاکیہ عموماً آتا تھا۔ جون میں ایک دن میں نے اس کی چیختے ہوئے آواز سنی" :کیمپو، وہاں میل ہے۔ "میں نے خط لیا، یہ اس سے آیا ہے ... ڈومودوسولا !ماں نے اپنی بہن کو لکھا۔

میں نے اسے اچانک کھولا یہاں تک کہ میں نے اسے تقریباً پھاڑ دیا اور اسے پڑھ لیا، وہ خبر تھی جس کا میں ساری زندگی انتظار کر رہا تھا :12 ستمبر کے قریب میری والدہ مجھے لینے اور شمال کی طرف لے جانے کے لیے سسلی آئیں گی۔ اب تک میں ایک جوان عورت تھی، مستقبل میرا انتظار کر رہا تھا اور مجھے نوکری تلاش کرنی تھی۔ یہ جانتے ہوئے کہ میری خالہ کیا ردعمل ظاہر کرے گی، سمجھداری سے میں نے وہ خط ایک مرتبان کے نچلے حصے میں چھپا دیا جس میں ردی کا ایک سمندر تھا :اگر زیزی نے اسے پڑھ لیا ہوتا تو میں بیچارہ ...کبھی کبھی چچا مشیریلو، جب وہ نہیں تھے۔ بستیوں میں کام کرتے ہوئے، نووارا میں دکان پر آئے۔ کبھی کبھی وہ زیزی کے ساتھ آتا اور گھبرا کر کہتا" :تمہاری ماں نے کچھ عرصہ سے نہیں لکھا، ان کے ساتھ کچھ ہوا ہوگا"...۔ دوسری طرف مجھے ڈر تھا کہ کوئی اور خط کسی اشارے کے ساتھ آ جائے۔ ایک دن، حقیقت میں، ایک پہنچ گیا، لیکن خوش قسمتی سے سسلی کے سفر کے بارے میں کوئی اشارہ کیے بغیر۔ گرمیاں میرے لیے دھیرے دھیرے پھسل گئیں، میں اس بے چین انتظار کے ختم ہونے کا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔ کام نے مجھے اپنی ماں کے آنے تک سوچنے اور وقت گزرنے میں مدد کی۔ 15 اگست کو مفروضے کی دعوت کے لیے تمام لوگ اپنی خوبصورتی کا مظاہرہ کرنا چاہتے تھے اور تجربہ گاہ میں ہمیشہ بہت کچھ کرنا ہوتا تھا، معمول سے زیادہ :بہت سی خواتین اپنا نیا لباس دکھانا چاہتی تھیں۔ 13 اگست ان کارکنوں کے لیے وقف تھا جو اپنے کپڑے خود سلائی کر سکتے تھے۔

میں نے زیزی سے اپنے دوستوں کے برابر ہونے کے لیے کپڑے خریدنے کو کہا تھا۔ وہ راضی ہو گئی اور میں نے نیلی گرہ کے ڈیزائن کے ساتھ ایک سستے خاکستری کپڑے کا انتخاب کیا۔ ورکشاپ میں موجود نوجوان خاتون نے اسے میرے لیے کاٹا اور ایک بوڑھے کارکن سے کہا کہ وہ اسے سلائی کرنے میں میری مدد کرے۔ پارٹی کے دن میں نے بھی سب کی طرح نیا لباس پہنا تھا۔

کچھ جاننے والے بھی تھے جو فنٹینا سے آئے تھے۔ ان میں سے ایک نے میرا مشہور ٹائٹ سکرٹ دیکھا تھا۔ اس نے کپڑے کا ایک ٹکڑا لایا اور زیزی سے پوچھا" :آپ کی بھانجی کو میرے لیے لباس بنانا ہے، وہ اس میں بہت اچھی ہے"!۔ میں نے اس کی پیمائش کی۔ میرے ذہن میں ایک ماڈل تھا جو مس اسونٹا نے ایک گاہک کے لیے بنایا تھا۔ میں نے اسے کاٹنے اور آزمانے کے لیے کچھ وقت مانگا۔ "یہ ٹھیک ہے، کپڑا تھوڑا بھاری ہے، خزاں کے لیے موزوں ہے۔ میں 20 ستمبر کے آس پاس آؤں گا۔"

اسی دوران لیبارٹری کی ایک لڑکی کارمیلینا نے اپنے تمام دوستوں کو اپنی شادی میں مدعو کیا، جو ستمبر کی ایک شام میٹرکس چرچ میں منائی گئی۔ زیزی کی اجازت سے میں تقریب میں گیا۔ مہمانوں میں ڈوموڈوسولا کی ایک خاتون بھی تھی جس نے اپنی جلد روانگی کا اعلان کیا" :کونسیٹینا، آپ کے "دن نووارا میں گنے جا رہے ہیں۔ آپ کی والدہ جلد ہی آپ کو لینے آئیں گی۔

بھرپور ناشتے کے بعد میں خوشی خوشی گھر لوٹا۔ دن گزرتے گئے اور 8 ستمبر کو ٹنڈری میلہ آ پہنچا، اس سال دریا سے گزرنے والا بہت لمبا راستہ اتنا مشکل اور لامحدود نہیں لگتا تھا جتنا کہ پہلی بار، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میں اڑ رہا ہوں۔ جب ہم کاسٹرینگیا واپس آئے تو میں نے زیزی کو اطلاع دی کہ میں کچھ دن اس ایجاد شدہ عذر کے ساتھ رہوں گا کہ لیبارٹری 12 تاریخ تک بند رہے گی۔اس صبح میرا دل دھڑک رہا تھا۔ ہم نے ایک پڑوسی کے پاس لے جانے کے لیے کچھ انجیر اٹھائے اور نووارا کی طرف روانہ ہوئے۔ آدھے راستے پر میں نے اپنی ماں کو دور سے خچر کی پٹڑی سے نیچے جاتے دیکھا۔ میں اس کی طرف بھاگا اور اپنی چھوٹی بازوؤں میں پوری طاقت سے اسے گلے لگا لیا۔ زیزی نے چیخنا شروع کر دیا "آپ اچانک کیوں آگئے؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ آپ کونسیٹینا کو لے جا سکتے ہیں؟"۔ "ہاں - ماں نے جواب دیا - ہم تین دن میں جا رہے ہیں"۔ "آپ نہیں کر سکتے، آپ کی ایک خاتون کے لیے لباس تیار کرنا ہوگا"۔ یہ مجھے روکنے کا ایک اور بہانہ تھا۔ وہ Fantina کو مسلسل چیختا رہا۔ میں بے صبری سے آسمان کو انگلی سے چھو رہا تھا۔ مجھے صرف یہ افسوس ہوتا کہ اب دادا طوری سے ملنے کے قابل نہیں رہا۔

14 تاریخ کی شام کو ہم نے کھانا کھایا۔ زیزی نے صرف میری ماں کی توہین کرنے کے لیے اپنا منہ کھولا" :تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے مجھ سے دور لے جاؤ، تمہارا دل نہیں ہے، تم مجھے بہت تکلیف دیتے ہو، میں تمہیں اب بہن نہیں مانتا۔ "میں نے پہلی بار مشیریلو کو آنسوؤں کے ساتھ دیکھا۔ لکڑی جیسے کھردرے اور سخت خول کے نیچے، ظاہر ہے انسانیت کے کچھ قطرے قید ہو کر رہ گئے تھے۔ دوسری طرف، میں سنگ مرمر کی طرح ٹھنڈا ہو گیا تھا اور بالکل بھی حرکت نہیں کر رہا تھا۔

میں رات کو پلک جھپکتے نہیں سوتا تھا، ہزاروں خیالات میرے دماغ میں ایک دوسرے کا پیچھا کرتے تھے اور میں صبح ہونے کا انتظار نہیں کر سکتا تھا اس لیے میں وہاں سے نکل سکتا تھا۔ والدہ)بھیڑیا پتلون (تھا۔ "cauzi i lupi" نے ٹیکسی ایک شریف آدمی سے منگوائی تھی جس کا عرفی نام فجر کے وقت ہم اٹھے، گتے کے سوٹ کیس کو آخری ٹچ کیا اور اپنے چچا کو الوداع کہا۔ جانے کے بعد، میری خالہ روتے ہوئے اپنے کمرے سے باہر آئی، اپنے بال نیچے کیے ہوئے، اور اپنی ماں کے قدموں میں گرا کر منت کرنے لگی" :اب میں خود کو مار لوں گی اور آپ کے ضمیر پر موت پڑے گی۔ زندگی !پلیز، آپ سے میں گھٹنوں کے بل پوچھتا ہوں- اس نے کہا- میں صرف ایک غریب عورت ہوں، اکیلی ہوں اور جھوٹے شوہر کے ذریعہ درندوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے، کوئی بھی مجھ سے پیار نہیں کرتا، میری بہن، میں آپ سے کہتی ہوں کہ اسے اس سے دور نہ کرو۔ مجھ پر رحم کر، تجھے مجھے اکیلا چھوڑنے کا کوئی حق نہیں، وہ ہمارے درمیان پھول کی طرح پلا اور اب کوئی !شکر گزار نہیں

پراگندہ بالوں اور کیچڑ سے ٹپکنے والے چہرے کے ساتھ، اس نے پوری کائنات کو کوستے ہوئے زمین پر مکے مارے۔ میری ماں سمجھ گئی کہ اس کی بہن خطرناک ہو گئی ہے اور اپنا دماغ کھو رہی ہے، وہ بے صبری تھی۔ تاہم، وہ حرکت نہیں کرتی تھی، اس نے خود کو ترس نہیں آنے دیا تھا، وہ اس کے قریب سے بہری تھی، اس نے دور تک دیکھا اور اپنے ڈرامے کے اختتام کا انتظار کرنے لگی۔ جب میری خالہ کو معلوم ہوا کہ میری والدہ اٹل ہیں، تو وہ ہمیں آخری الوداع کرنے سے انکار کرتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئیں۔ اچانک ہم چلے گئے، وہ کوستے ہوئے گلی میں واپس آگئی، جب ہم وہاں سے نکلے تو ہم نے اسے سکڑتے دیکھا یہاں تک کہ وہ ایک چھوٹی سی سیاہ گیند بن گئی جو پتھروں کے ساتھ گھل مل گئی۔ شاید میں نے اس کے ساتھ ظلم کیا تھا، جیسا کہ صرف بچے ہی کر سکتے ہیں، لیکن مجھے یاد ہے کہ جب میں اس کے گھر سے اپنی ماں کے ہاتھ کی حفاظت میں نکلا تو میں نے دیکھا کہ وہ میری نظروں سے اوجھل ہونے والی ہے، میری ساری ناراضگی اچانک پیار میں بدل گئی۔ اور مجھے اس کے لیے ہمدردی کا احساس ہوا)مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کچھ مہینوں تک سڑکوں پر اس طرح روتی رہی جیسے میں مر گیا ہوں(۔

پیزا برٹولامی میں ٹیکسی کے دروازے کھل گئے۔ کھڑکی سے میں نے ہر ایک کو لہرایا جسے میں نے شہر کے اختتام تک دیکھا۔ سفر کے دوران میں نے اپنے دل میں ایک درد کے ساتھ پینوراما اور اس ملک کا مشاہدہ کیا جو آہستہ آہستہ میری نظروں سے دور ہوتا گیا، ہم کافی دیر تک خاموش رہے جب تک میں نے سمندر کو نہ دیکھا۔ اب تک میں نووارا سے بہت دور تھا، یقینی طور پر !میرے ذہن میں مخالفانہ خیالات لڑنے لگے اور میں ان پر قابو نہ رکھ سکا، پھر میں بیدار ہوا جب میری ماں نے مجھے پیار کیا اور مجھے خبردار کیا کہ ہم پہنچ چکے ہیں۔ پھر میں نے اس ملک سے شدید محبت کی Vigliatore جس سے میں نے اپنی اداس زندگی کی وجہ سے اتنے عرصے سے نفرت کی تھی۔ سٹیشن پر بڑی الجھن تھی، ہم جیسے بہت سے لوگ اپنے گتے کے سوٹ کیس اور دوسرے بیگ لے کر شمال کی طرف روانہ ہو رہے تھے۔

سمندر کی طرف سے ایک پتلی ہوا آئی اور میں نے محسوس کیا کہ نمک کا ذائقہ میرے ہونٹوں پر آ رہا ہے۔ ایک خوبصورت احساس جو میں نے پہلی بار محسوس کیا۔ ہم آدھے گھنٹے تک ٹرین کا انتظار کرتے رہے۔ میرے لیے یہ نئی ہوا تھی۔ لوگوں نے مقبول گانا گایا "پروفیسر، بتاؤ کون سا پہلے آیا، مرغی یا انڈا۔ "ہر کوئی براعظم میں چھٹیاں منا کر واپس آ رہا تھا۔ ایک بار جب ہم میسینا پہنچے تو میں نے حیرانی سے گاڑیوں کو فیری بوٹ پر سوار ہوتے دیکھا۔ یہ ستمبر کا وسط تھا اور آبنائے کے اوپر اسی نیلے آسمان میں ہزاروں نگلیاں چکر لگا رہی تھیں۔ اپنی پرواز کے ساتھ وہ میرے خواب کی کڑھائی کر رہے تھے :آخر کار اپنے خاندان کے ساتھ رہنے کے لیے واپس لوٹنا۔ میں نے اس روشن پس منظر کے بیچ میں خدا کو دیکھنے کی کوشش کی اور، اگرچہ میں نے اسے نہیں دیکھا، میں نے اپنی چھوٹی سی روح کے نیچے سے اس کا شکریہ ادا کیا۔ لاتعداد گھنٹوں کے بعد ہم روم جانے کے

لیے اترے، مزید گھنٹوں کے انتظار کے بعد، میلان جانے والی ٹرین، جہاں ڈوموڈوسولا کے لیے ٹرین کی ایک اور تبدیلی تھی۔ یہ ایک خواب تھا۔ اس ٹرین میں، میری ماں نے کئی لوگوں کو سلام کیا جنہیں وہ جانتی تھیں۔ سب پوچھ رہے تھے کہ وہ کہاں کی ہے اور اس کے ساتھ والی لڑکی کون ہے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کی ایک اور بیٹی ہے۔

اور جزائر، پھر پہاڑوں کو Maggiore میں نے مناظر کا مشاہدہ کیا :میں نے حیرت سے جھیل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ ہمیں پہنچنے میں کتنا وقت ہوا، یہ جانتے ہوئے کہ یہ قصبہ پہاڑوں سے گھری ہوئی ایک وادی میں ہے۔ ہم دیر سے صبح ڈوموڈوسولا پہنچے۔ آسمان سرمئی تھا، گلیاں بھی اندھیرے میں رنگی ہوئی لگ رہی تھیں، لوگ پرعزم قدموں سے زمین کو دیکھتے ہوئے چل رہے تھے، ان کے کپڑے بھی سیاہ تھے۔ اسٹیشن پر والد صاحب اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ ہمارا انتظار کر رہے تھے جسے میں نے دو سال پہلے سسلی میں دیکھا تھا۔ بوسے اور گلے ملتے ہیں۔ گھر جاتے ہی میں نے اس جگہ کو دریافت کرنے کی کوشش کی جو جلد ہی میرا شہر بن جائے گا۔ میں نے گھروں کی کھڑکیاں گنیں لیکن وہ اتنی تعداد میں تھیں کہ میں اپنے حساب سے کھو بیٹھا۔ بہت زیادہ کھڑکیاں تھیں، اور ایک دوسرے کے اوپر بہت سارے گھر تھے۔ وہ اتنے اونچے تھے کہ میری آنکھیں آسمان میں گم ہو گئیں۔

مجھے چکر آنے لگا۔ ہزاروں سوال میرے سر میں اُبھرتے، آتے جاتے بے صبری سے جاتے۔ سفر کے دوران میں ایک لفظ بھی نہ بول سکا۔ پھر گھر میں مجھے ایک اور حیرت ہوئی جب میں نے اپنی بہنوں کو دیکھا، جنہیں مجھے صرف تصویروں سے یاد تھا۔ ایک اور حیرت کا باورچی خانہ تھا جس میں سنک، نل اور گیس کا چولہا تھا)نووارا میں گھر میں پانی نہیں تھا اور ہم لکڑی سے کھانا پکاتے تھے(۔ شام کو کومار گرازیا اپنی بیٹی کیٹرینا کے ساتھ ہم سے ملنے آئی۔ پڑوسی بھی مجھ سے ملنا چاہتے تھے۔ اگلی شام والد صاحب مجھے سینما لے گئے۔ میری زندگی کی سب سے خوبصورت شاموں میں سے ایک جو مجھے ہمیشہ یاد رہے گی، آخری دن تک۔ میں آخر کار اپنے والد کے ساتھ تھا، اس سے پہلے کہ میں ان سے اس طرح پیار کرتا تھا جیسا کہ کوئی ایک غائب باپ سے پیار کرتا ہے، اب میں نے ان کی تعریف کی اور آخر کار پہلی بار میں نے خود کو محفوظ محسوس کیا جیسے میں ان کی شہزادی ہوں۔ مختصراً، مجھے ایسا لگا جیسے میں بادلوں کے اوپر چل رہا ہوں، میں کائنات کے کسی اور مقام پر اتر آیا ہوں۔

باب نویں - جنت کا دروازہ

سسلی چھوڑنے سے پہلے، میری والدہ نے مجھے فریئرز میں نوکری تلاش کر لی تھی اور دو دن کے بعد وہ میرے ساتھ کام پر چلی گئیں۔ ہم صبح سویرے گھر سے نکلے :میں اس خبر سے بہت پرجوش تھا۔

داخلی دروازے پر میرا استقبال مس ٹِلڈے نے کیا جس نے مجھے ایک بڑی مسکراہٹ دی اور میرا ہاتھ پکڑا، ایک خوش مزاج اور ملنسار خاتون۔ ٹلڈ نے میلانی زبان میں مجھ سے کہا "ہیلو بیلا توسا)لڑکی(، آؤ، میں آپ کو ان لڑکیوں سے ملواؤں جو میرے ساتھ کام کرتی ہیں :نیلا اور ٹریسینا۔ ان کے پاس بہت تجربہ ہے، وہ آپ کو کام کرنے کا طریقہ سکھائیں گے۔ کوئی بھی پریشانی - اس نے مزید کہا پوچھنے میں شرم محسوس نہ کریں"۔ تو پلک جھپکتے ہی میں نے خود کو اپنی نئی نوکری کے ساتھ - پایا۔

میں نے پہلے ہی محسوس کیا کہ بڑا ہو گیا تھا اور بیل توسا کی زندگی میں اس تبدیلی کو نشان زد کرنے کے لیے، اس کی مدت پہلی بار آئی۔ وہ اس موضوع کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی تھی، لیکن نووارا میں اس نے اپنے پرانے دوستوں سے جو کہانیاں سنی تھیں، ان سے وہ سمجھتی تھی کہ اس طرح وہ ایک نوجوان خاتون میں تبدیل ہو گئی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ اسے عورت ہونے کے لیے اس سگنل کی ضرورت نہیں تھی :وہ پہلے سے ہی ہر اس چیز کی وجہ سے تھی جو اس نے سیکھی تھی، جانی تھی اور پیار کیا تھا۔ یہ اب کوئی کیٹرپلر نہیں تھا اور تتلی میں میٹامورفوسس سے گزر چکا تھا۔ وہ دور سے آیا اور چند منٹوں میں ایک دنیا سے دوسری دنیا میں چلا گیا۔ اس نے خود کو اکیلا پایا اور اس پر بہت فخر تھا۔

دریں اثنا، میں نئی ملازمت سے واقف ہونا شروع کر رہا تھا۔ اس وقت، فر کالر کوٹ سے منسلک کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا .کھالوں کو اسپنج سے گیلا کیا گیا اور آخر میں انہیں چاروں طرف سے کھینچ کر لکڑی کے تختے پر کیلوں سے جڑ دیا گیا۔ مجھے یاد آیا جب سسلی کی لیبارٹری میں میں نے اپنے کپڑوں کے نیچے رکھنے کے لیے لیڈز کو کچل دیا تھا۔ یہاں بھی انگلیوں پر کچھ ہتھوڑے تھے۔ اگر تھوڑی سی دھوپ ہوتی تو وہ سڑک کے باغ میں سوکھ جاتے تھے، اس لیے مجھے قیمتی فارسی بھیڑ، لومڑی، منک اور چوہے کی مسواک کی کھالوں کے لیے سنٹری کا کام کرنا پڑتا تھا۔ جب میں ان کی دیکھ بھال کر رہا تھا تو مجھے وہاں سے گزرنے والی کاروں اور لوگوں کو دیکھنا اچھا لگتا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے کار کے خارج ہونے والے دھوئیں کو سانس لیا اور اس شہر کی خوشبو میں بھگونے کی کوشش کی، جو خالص ہوا میں پروان چڑھنے والی چھوٹی بچی کے لیے بالکل نئی اور نشہ آور تھی۔ شہر میری نظروں کے سامنے سے گزر گیا اور میں وقت کا پتہ بھی کھو بیٹھا۔ میرے والد نے مجھے سمجھایا کہ وہاں دن کو گھنٹوں میں تقسیم کیا گیا تھا، جب کہ میں کاسٹرینگیا میں رہتا تھا تو مجھے صرف سورج کے طلوع و غروب کا علم تھا۔ کبھی کبھار جب میں کھالوں کی دیکھ بھال کر رہا ہوتا تھا تو اوپر کی منزل سے ایک بوڑھی عورت مجھے صحبت میں رکھنے آتی تھی۔ اس نے سخت پیڈمونٹیز میں بات کی اور مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی" :کیا آپ کا نام) Cuma ti se ciamat خوبصورت لطیفہ ہے، دا ندوا تی ویگنات)آپ کہاں سے آئے ہیں(؟)کیا آپ نہیں سمجھتے(؟ "جب کھالیں سوکھ گئیں تو Ti mi capisat mia" کیا ہے(؟"۔ میں بدلتا ہوں۔ مس ٹلڈ نے سیمس اسٹریس کی گردنوں کی شکل کاٹ دی جنہوں نے انہیں آرڈر دیا۔

آہستہ آہستہ میں نے فریسیلینا پیڈنگ، اس کے گرد لوپ اور پھر استر لگانا سیکھا۔ میری قابلیت کی وجہ سے مجھے ہفتہ وار پاکٹ منی ملنا شروع ہو گئی اور جلد ہی مجھے پنشن کے نمبروں کی تعمیل کر دی گئی۔ میں نے بوڑھا محسوس کیا۔ لیبارٹری میں ایک ریڈیو تھا :مجھے گانے سننے میں مزہ آتا تھا۔ اس وقت ریفریجریٹرز عام نہیں تھے لیکن نوجوان خاتون کے پاس ایک آئس باکس تھا جو اس نے ایک شریف آدمی کے ذریعہ فراہم کردہ برف کے بلاکس سے بھرا تھا جو شہر کی گلیوں سے ایک کارٹ لے کر گزرا تھا۔ ایسا میٹھا پانی پینا میرے لیے نیا تھا۔ لکڑی کا ایک سستا چولہا گھر کو گرم کرتا تھا۔ اس کے پاس ٹیلی فون نہیں تھا لیکن جب اسے کلائنٹس کو فون کرنے کی ضرورت پڑتی تھی تو اس نے مجھے اپنی خالہ کے پاس بھیج دیا، جو ایک کنسٹرکشن کمپنی کی مالک تھی جس میں کئی کارکن تھے۔ ان میں سے، اتفاق سے، میں نے اسے پہلی بار دیکھا ...لیکن یہ ایک اور کہانی ہے، اگر میرے پاس وقت اور خواہش ہے تو میں آپ کو بعد میں سناؤں گا۔

گھر میں میں نے خوب کھانا کھایا، شام کو ہم شہر کے مرکز کو دیکھنے نکلے جس کی پتھر کی چھتیں اور خوبصورت کھڑکیوں والی دکانیں تھیں۔ ہفتہ کے دن میں اپنی والدہ کے ساتھ بازار جاتا تھا، جو کہ مرکز کا ایک اچھا حصہ ہوتا ہے، جب میں دوپہر کے وقت کام سے نکلتا تھا۔ ہم نے مجھے

کوٹ بنانے کے لیے کپڑا خریدا۔ اسے چیک کیا گیا تھا۔ میں نے اس کا افتتاح کرسمس کے موقع پر مڈ نائٹ ماس میں اپنا سامان رکھ کر کیا۔ مختصر میں، ایک خوشگوار زندگی.

تھیٹر میں نئے سال کی شام کی پارٹی میں Galletti کارنیول آیا۔ ہم نے اپنے قریبی خاندان کے ساتھ شرکت کی۔ فاسفورسنٹ روشنیوں کے ڈراموں کے درمیان بہانا گیندوں کو دیکھنا ایک خواب تھا۔

اگلے ہفتہ کو جب میں اٹھا تو کچھ غلط تھا۔ میں رو رہا تھا کیونکہ میری ماں نے مجھے سان پیلیگرینو میگنیشیا نہیں دیا تھا۔ اس کا ایک کزن مارٹگنی سے آیا۔ اس نے ہمارے ساتھ لنچ کیا۔ دوپہر میں مجھے عجیب سا لگا، ایسا لگا کہ میری خوشی ختم ہو رہی ہے۔ والد صاحب اپنے کزن کے ساتھ ٹرین میں گئے، پھر ہم نے کھانا کھایا۔

اس شام ہم سیر کے لیے باہر نہیں گئے تھے۔ والد نے ماں سے کہا، "میں بار میں اپنے دوستوں سے ملنے جا رہا ہوں۔ "رات 10 بجے کے قریب وہ اپنے سینے میں ایک زوردار درد سے گھبرا کر پیلے چہرے کے ساتھ کراہتا اور ہانپتا ہوا گھر واپس آیا۔ "ٹریسا، مجھے کچھ کیمومائل بنا دو۔ "جب والد صاحب بستر پر ہانپ رہے تھے، میں ایک خالہ کے ساتھ 50 میٹر دور ڈاکٹر کو بلانے کے لیے بھاگا۔ وہ فوراً آیا لیکن اس دوران میرے والد نے جینا چھوڑ دیا تھا۔ ہمیں بعد میں معلوم ہوا کہ شہ رگ پھٹ گئی ہے۔ ویسے بھی کرنے کو کچھ نہ ہوتا، والد صاحب جنت کے دروازے سے چل کر جنت کی طرف اڑ گئے۔ یہ 17 فروری 1951 کا دن تھا۔ ساری رات میں اپنے والد کی بے بس لاش پر نظریں جمائے بیٹھا رہا۔ میرا سر چکرا رہا تھا، درد شقیقہ اور چکر کا مرکب جو مجھے تقریباً اس کمرے سے دور لے گیا جہاں تمام اشیاء قابل نفرت ہو گئی تھیں کیونکہ وہ ایک ناحق موت کی گواہ تھیں۔ میں نے اپنے والد کے بارے میں سوچنا کبھی نہیں چھوڑا اور اس ظالمانہ تقدیر کا جو ڈوموڈوسولا میں میرا انتظار کر رہا تھا، میری آنکھوں سے آنسو مزید نہیں نکل سکتے تھے کیونکہ وہ رونے سے خشک ہو چکے تھے۔ وہ خدا جس کا میں نے آبنائے میسینا پر چمکتی ہوئی روشنی میں اپنی روانگی کا تصور کیا تھا، اس نے خود کو کہاں چھپا رکھا تھا؟ اس نے ہمیں کیوں چھوڑ دیا؟ اس نے مجھے اتنا دھوکہ کیوں دیا؟ اب جب میں نے اپنے باپ کو ڈھونڈ لیا تھا تو وہ مجھ سے ہمیشہ کے لیے کیوں چھین لیا گیا؟ اس سانحہ کا کیا مقصد تھا؟ اب جب کہ یہاں ڈوموڈوسولا میں خدا مختلف، دور دراز، مضحکہ خیز لگ رہا تھا، وہ تاریکی سے بنا ہوا، مضحکہ خیز اور ناقابل تسخیر، تلخ، ایک ایسا خدا لگتا تھا جس پر میں اب نہیں جانتا تھا کہ دوبارہ بھروسہ کرنا ہے یا اپنے باقی دنوں کے لیے نظر انداز کرنا ہے۔ میں راتوں رات خاموش رہا، اندھیرے میں تنی آنکھوں سے دیکھتا رہا، تقریباً اس امید پر کہ دن کے آتے ہی سب کچھ پہلے کی طرح لوٹ آئے گا۔ اُن پریشان دنوں میں، اپنے خاندان کے ساتھ ایک کنارے پر، میں سمجھ گیا کہ جنت چھوٹی لڑکیوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔

ان راتوں میں سے ایک، صبح کے اوائل میں میں گر گیا اور ایک اذیت ناک نیند کے بعد میں ایک میٹھے خواب میں ڈوب گیا :میں نے اپنے آپ کو جھیل پر پایا، پھر میرے والد مجھے اپنی آنکھوں اور چہرے کے ساتھ آسمانی روشنی میں ڈوبے ہوئے نظر آئے۔ اب اس کے چہرے پر تکلیف نہیں تھی اور وہ دوبارہ خوبصورت ہو گیا تھا۔ وہ مجھ پر پیار سے مسکرایا، میرا ہاتھ پکڑا، مجھے گلے لگایا اور مجھ سے باتیں کرنے لگا۔ "میرے بچے - اس نے کہا - اب میں آپ کو جو کچھ بتانا چاہتا ہوں وہ میری محبت ہے، میں آپ کے لیے سب اچھا چاہتا ہوں۔ حالات کا مطلب ہے کہ ہم ایک دوسرے کو نہیں جانتے۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو بڑے ہوتے نہیں دیکھا..." .

کبھی کبھی میں اس خواب اور اپنے آخری سفر کے بارے میں سوچتا ہوں، میں سوچتا ہوں کہ رب مجھے کب بلائے گا، میں یہ تصور کرنا پسند کرتا ہوں کہ جب میں جنت کا دروازہ عبور کروں گا تو میرے والد میرا انتظار کر رہے ہوں گے، اس شام کی طرح کپڑے پہنے وہ مجھے اپنے پاس لے گئے۔ سنیما :اس کے ساتھ ہمارے پاس ایک دوسرے کو بتانے کے لیے بہت سی چیزیں ہیں، ہمیں فروری کی اس سرد رات کو ہونے والی گفتگو کو ہمیشہ کے لیے دوبارہ شروع کرنا چاہیے۔ میرے خیال میں، اپنا آخری سفر شروع کرنے کا یہ بہترین طریقہ ہوگا۔

والدہ ایک سادہ موچی ہونے کی وجہ سے ماں کو چار بچوں اور پنشن کے بغیر مایوسی میں چھوڑ دیا گیا۔ دنیا کی تمام سردی اور تمام درد ہمارے غریب مہاجر خاندان پر اترے تھے۔

اپنی زمین سے بہت دور، زندگی سے بہت دور، ہم ریت کے دانے تھے جو صحرا کی ہوا نے گھسیٹ لیے تھے۔

میری ماں نے خود کو اور اپنی پوری روح کو کھو دیا تھا۔ وہ ایک خالی خول بن چکی تھی۔ اس کا جسم لکڑی کے ٹکڑے کی طرح سکڑ گیا تھا، اس نے وزن کم کرنا کبھی نہیں روکا اور اس کی کھوئی ہوئی نظریں، ایک پیلا اور بے تاثر چہرے میں، پورے منٹ تک ایک دور دراز مقام کی طرف، اپنے والد کی قبر کی طرف جمی رہیں۔ وہ بھول جانے کے نا ممکنات کے زیر اثر کسی بھوت جیسی ہو گئی تھی۔ میں نے اس لمحے کو محسوس کیا جب وہ گر جائے گی اور مایوسی میں ڈوب جائے گی جس کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ میں نے اسے ہلانے کی کوشش کی، میں نے اسے خوش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس سے بات کی۔ حیرت انگیز طور پر، کردار مکمل طور پر الٹ چکے تھے :یہ بیٹی تھی جس نے اپنی ماں کو تسلی دی، اپنی کہانیاں سنائیں کہ وہ اسے اپنے شوہر کے بغیر زندگی کے لیے تیار کریں اور اسے بھولنے میں مدد کریں۔ میں، سب سے بڑی بیٹی، ابھی 15 سال کی نہیں ہوئی تھی۔

رات کے کھانے کے بعد میں کچھ اور سینٹ کمانے کے لیے فریئرز میں کام پر واپس چلا گیا۔ میں وہ تھا جو امید کے شعلے کو زندہ رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن آخر کار میری ماں، میں نہیں جانتی

کہ کس طرح، شاید مایوسی کے زور سے، ایک رونے اور دوسرے کے درمیان پوری دنیا کو اپنے کندھوں پر لے لیا اور آہستہ آہستہ چند اسکرٹس اور ڈریسنگ گاؤن کی سلائی کرتے ہوئے ایک سیمسسٹریس بن کر واپس چلی گئی۔

باب دس - خوبصورت توسا

اسی سال مئی میں میرا چھوٹا بھائی خسرہ سے بیمار ہو گیا اور میں نے بھی اسے پکڑ لیا، بچپن میں اس کا مرض نہیں تھا۔ جب میں بستر پر تھا تو میں نے اپنی ماں کو دروازہ کھولتے ہوئے سنا۔ دروازے کی آوازیں سنی۔ میں پریشان تھا : Michelillo اور zizì کی گھنٹی کسی نے بجائی تھی۔ پھر میں نے اس سے پہلے کہ وہ مجھے اپنے والدین سے ملنے ڈوموڈوسولا نہیں لے گئے تھے اور اب وہ دکھا چکے ہیں۔ وہ تقریباً ایک ہفتہ رہے، پھر تھوڑا مایوس ہو گئے کیونکہ انہیں امید تھی کہ میں ان کے ساتھ سسلی واپس آؤں گا۔ نومبر میں کالے رنگ میں ایک خط آیا۔ ماں گھبرا گئی اور جب اس نے اسے کھولا تو اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ میں نے اسے روتے دیکھا :زیزی نے دادا توری کی موت کا اعلان کیا۔ انہوں نے اسے 8 نومبر کو بورڈونارو کے دیہی علاقوں میں مردہ پایا۔ ان کی عمر 87 برس تھی۔ اگلے سال اس سے بھی بڑی مایوسی ہوئی، جب اتفاق سے تحقیقات کے نتیجے میں موت کی وجہ گلے میں رومال کے ساتھ دم گھٹنے کی وجہ سے نکلی، جو اخراج کے دوران ملی۔ یہ جرم ایک عورت نے اپنے بھائی، پڑوسیوں کے ساتھ مل کر 11,000 لیر کی پنشن چرانے کے لیے کیا تھا۔ بعد ازاں اس نے 24 سال جیل میں گزارے اور اس نے 12 سال قید میں رہے۔

میں اداس رہنے لگا۔ کم پیسوں سے ہم 5 لوگوں کے ساتھ نہیں جا سکتے تھے۔ مس ٹلڈ نے مجھے فرضی برخاستگی کا مشورہ دیا تاکہ میں ایمپلائمنٹ آفس میں رجسٹر ہو سکوں۔ میں اکثر چیک کرنے جاتا کہ کوئی کام ہے یا نہیں، لیکن امید کم تھی۔ اپریل 53 میں مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے کچھ لڑکیوں کو ایک فیکٹری میں رکھا ہوا ہے۔ انہیں اس کی ضرورت نہیں تھی، ان کے باپوں کے پاس پہلے ہی ملازمتیں تھیں۔ تو میں احتجاج کرنے دفتر گیا :مجھے دوسروں سے زیادہ کام کرنے کی

ضرورت ہے۔ مئی میں آخر کار میں ایک فیکٹری میں داخل ہوا جہاں انہوں نے بجلی کے تاروں کے لیے لچکدار بینڈ، جوتے کے فیتے، ربن اور ٹیوبلر تیار کیے۔ ہفتہ وار شفٹوں 6-13 اور 13-21 کے ساتھ سخت محنت۔ وقفوں میں میں اپنی تنخواہ میں اضافے اور اپنی والدہ کو راحت دینے کے لیے فریئر پر بھی جاتا تھا۔

اگست آیا۔ تعطیلات کے لیے کومار گرازیا کو اپنی بوڑھی ماں سے ملنے سسلی جانا پڑا۔ میں نے بھی اپنی بیٹی کیٹرینا کے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا۔ ہم ٹرین کے ذریعے میلان اور پھر روم کے لیے روانہ ہوئے، جہاں ہم رات کو پہنچے۔ ہمیں سسلی جانے والی ٹرین کے لیے چند گھنٹے انتظار کرنا پڑا۔

اسٹیشن پر ہمیں کچھ ساتھی دیہاتی ملے، اور ان میں نووارا کا ایک بونا اداکار، سالواتور فرناری، اور ایک سپاہی جس کا نام مجھے یاد نہیں۔ جب مسز گریزیا ایک بینچ پر آرام کر رہی تھیں، مجھے اور کیٹرینا کو سیر کے لیے مدعو کیا گیا۔ وہ ہمیں Piazza Esedra لے mottarello کھانے کے لیے گئے۔ ایسا لگا جیسے میں دوبارہ زندگی میں آنے لگا ہوں۔

جب پہلے سے ہجوم والی ٹرین پہنچی تو مسز گریزیا دو بیگ لے کر تیزی سے چلی گئیں۔ ٹرین پوری طرح نہیں رکی تھی اور وہ پٹڑی پر گر گئی۔ کیٹرینا، میں اور پورا ہجوم ابدی باپ کو پکارا جب ہم نے اسے زخموں سے بھرا ہوا مگر معجزانہ طور پر زندہ نکالا۔ اس نے ہسپتال لے جانے سے انکار کر دیا۔ ایک گھنٹے بعد ٹرین چلی گئی۔ دوپہر سے پہلے ہم Terme Vigliatore اسٹیشن پر پہنچے جہاں ہم نے بس پکڑی جو ہمیں Novara Sicilia لے گئی۔ Micherillo اور Zizì کے مہمانوں

انہوں نے بطور مہمان خصوصی ہمارا استقبال کیا۔ اس رات ہم تینوں بستر پر تھے، کیٹرینا اور میں ایک آنکھ بھی نہیں سوئے۔ مسز گرازیہ درد سے بھری ہوئی تھیں۔ اسی رات ایک حیرت ہوئی :کچھ نوجوانوں نے گٹار اور وائلن کے ساتھ ہمیں سیرینا کیا، لیکن چچا مشیریلو نے ناراض ہوکر انہیں بھاگنے پر مجبور کردیا۔

کیٹرینا کی ماں نے اپنا تقریباً سارا وقت بستر پر گزارا۔ وہ دس دنوں میں صرف دو بار اپنی بوڑھی ماں سے ملنے باہر گیا۔ دوپہر کو میں لیبارٹری سے اپنے ہم جماعتوں اور دوستوں سے ملنے گیا۔ ایک

دن میں نے اسکول کے ایک ساتھی کو بھی دیکھا جو مجھے گلے لگانے آیا۔ اس نے ہاتھ سے ایک سائیکل پکڑی ہوئی تھی اور میں نے اس سے کہا کہ مجھے سواری کے لیے لے جائے۔ اس وقت نووارا نے کبھی کسی لڑکی کو سائیکل پر نہیں دیکھا تھا۔ جیسے ہی اسے پتہ چلا، زیزی نے مجھے "ڈانٹا" :تم اُلّو بن گئے ہو، میں نے کبھی ایسی چیزوں کا تصور بھی نہیں کیا ہوگا۔

واپس ڈوموڈوسولا میں، مسز گریزیا صحت یاب ہونے کے لیے جدوجہد کر رہی تھیں۔ اس موسم خزاں کے بعد، آرتھروسس درد نے قبضہ کر لیا .اس کی ہمت تب ہوئی جب وہ اپنی فیملی کے ساتھ کسی پارٹی میں گئے جہاں مجھے بھی مدعو کیا گیا تھا۔

میں فیکٹری اور فریئرز میں کام پر واپس چلا گیا، لیکن مجھے نئے تجربات کی ضرورت تھی۔ ایک دن، سان گیرواسیو اور پروٹاسیو کے پارش کا دورہ کرتے ہوئے، ڈان جوسیپ بینیٹی نے مجھ سے کچھ سوالات پوچھنے کے لیے مجھ سے رابطہ کیا۔ میں نے اپنے تمام دکھ اُس کے سامنے رکھے۔ اس نے میری حوصلہ افزائی کی اور کہا" :اتوار کی دوپہر کو تقریر کے لیے آؤ۔ وہاں آپ کو کیتھولک ایکشن ملیں گی، جو آپ کو لڑکیوں سے ملوائیں گی اور آپ کو بہت سے Signorina Germana کی صدر اچھے مشورے دیں گی۔ "میں نے فوراً اپنے آپ کو پر سکون پایا :تھوڑی شرم کے ساتھ میں نے دوست بنانا شروع کیا۔ میں ڈرتا تھا کہ نہ جانے کیسے بولنا ہے لیکن خدا کی مدد سے میں نے پہلی مشکلات پر قابو پالیا۔ میں نے خوشی سے انجمن کا اخبار پڑھا جس میں بانی آرمیڈا بریلی کی تعریف کی گئی :ان کی بدولت میری زندگی میں بہتری آئی۔ جب فیکٹری شفٹ نے اس کی اجازت دی تو میں صبح 7 بجے کے اجتماع میں گیا، جہاں میری ملاقات ڈان بینیٹی سے ہوئی، جسے میں اپنا روحانی ہدایت کار سمجھتا تھا۔ اتوار کو میں نے چرچ کے سامنے اچھے پریس اسٹینڈ میں ایک گھنٹہ گزارنے کونسل میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ ان تمام ACLI کی پیشکش کی۔ انہوں نے بعد میں مجھے وعدوں کے ساتھ میں نے اپنے آپ کو اہم اور پورا محسوس کیا۔

فیکٹری میں میرے ساتھی مجھے متعصب سمجھتے تھے، لیکن مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی، درحقیقت میں نے ان کے لیے دعا کی اور انہیں واپس بلایا جب وہ شفٹ شروع کرنے سے پہلے چینج رومز میں بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔

گیارہ باب - چینی مٹی کے برتن کا چہرہ

گرمیوں کے ایک اتوار کو جرمن کیتھولک ایکشن کے صدر نے پہاڑوں کے دورے کا اہتمام کیا۔ جو تھوڑی سی رقم رہ گئی تھی اس سے میں سفر کا خرچہ ادا کر سکتا تھا۔ ہم بس کے ذریعے گوگلیو پہنچے، پھر کیبل کار سے الپ دیویرو اور پھر پیدل چل کر کرمپیولو پہنچے۔ میں نے پھولوں سے ڈھکے پہاڑوں کی خوبصورتی پر غور کیا :روڈوڈینڈرون، بٹر کپ، جنگلی آرکڈ۔ بلو بیریز پر دعوت . پتھر کی چھتوں والے کیبن اور لکڑی کی کھڑکیاں جن کی کھڑکیوں سے چمکدار سرخ اور گلابی جیرانیم لٹک رہے تھے۔ میں نے جرمنی سے پوچھا کہ سڑک کہاں ختم ہوئی؟ "جب ہم تھک جائیں گے تو ہم ایک بھرے لنچ کے لیے رک جائیں گے۔ "دوپہر ایک بجے کے قریب ہم صاف پانی پینے کے لیے رکے جو ایک چٹان سے وادی کی طرف بہتا ہے۔ کھانے، دعا اور گانے کے بعد ہم واپسی کے سفر کے لیے روانہ ہوئے۔ میں خوشی سے کانپ رہا تھا :میں نے اتنا خوبصورت دن کبھی نہیں گزارا تھا۔ گھر میں میں نے اپنی ماں کو سب کچھ بتایا اور میں نے ان کی مسکراہٹ دیکھی۔

مجھے نووارا سسیلیا کے ایک دوست کی طرف سے ہر وقت میل موصول ہوئی :اس نے اسے ڈوموڈوسولا میں نوکری تلاش کرنے کو کہا تاکہ ہم مل سکیں۔ میں بہت پریشان تھا لیکن خوش تھا کہ کوئی مجھ سے پیار کر رہا ہے۔ ڈوموڈوسولا کا ایک لڑکا بھی تھا، لیکن میں اسے پسند نہیں کرتا تھا : صبح اس نے گریپا کا ایک شاٹ پیا اور ہمیشہ سرخ گال تھے۔

صبح کے مراقبے نے مجھے کانونٹ کا راستہ دکھایا، لیکن ساتھ ہی مجھے بچے اور خاندان شروع کرنے کا خیال بھی پسند آیا۔ میں نے اپنے آپ کو خدا کی مرضی کے سپرد کر دیا۔ میں نے اتوار کی Catechism دوپہر اپنے دوستوں کے ساتھ ہفتہ وار کے وعدوں کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے تقریری محفل میں گزاری۔ کچھ اتوار کو ہم آس پاس کے قصبوں کے مشاعروں میں گئے۔ بس کے سفر نے مجھے پریشان کیا، لیکن ہمت نے کچھ چھوٹی مصیبتوں پر قابو پالیا۔

1 مئی، 1954 کو ACLI کے اور واتری نے ایک سفر کا اہتمام کیا :صبح میں میڈونا دی اوروپا کے حرم کی زیارت اور دوپہر کو بیالا میں معزز پادری کی طرف سے ایک ریلی۔ میں اپنے ایک دوست

اور اس کے بوائے فرینڈ پیرینو کے ساتھ مل کر سائن اپ کرنے والوں میں سے ایک تھا۔ نوجوانوں سے بھری 2 بسیں روانہ ہوگئیں۔ ان میں ایک شرمیلی سنہرے بالوں والی لڑکا جسے میں نے پہلے ہی کہیں دیکھا تھا۔ یہ وہی تھا :تعمیراتی کمپنی کا کارکن جہاں میں فرئیر کے گاہکوں کو بلانے گیا تھا۔ پیرینو نے اس کا مجھ سے تعارف کرایا :وہ اس کا کزن تھا۔ دن کے وقت اس نے مجھ پر نظریں نہیں چھوڑیں۔ گھر پہنچ کر میں نے اپنی ماں کو اس کے بارے میں بتایا۔ اگلی شام میں نے اسے پہلی منزل پر واقع کمرے کی چھوٹی بالکونی میں دیکھا۔ "ماں، ماں، آؤ اور دیکھو :وہ لڑکا ہے جس سے میں بیلا میں ملا تھا۔ "اور وہ ایک آدھی مسکراہٹ کے ساتھ" :یہ ظاہر ہے کہ وہ آپ سے محبت کر رہا ہے۔ " اگلی شام ایک پڑوسی کے ساتھ باہر جاتے ہوئے میں نے اسے اپنے سامنے پایا۔ اس نے شرماتے ہوئے پوچھا کہ کیا وہ ہمارے ساتھ آ سکتی ہے۔ قدرے بے یقینی سے میں نے قبول کر لیا۔ ہم نے اس اور اس کے بارے میں بات چیت کرکے برف کو توڑ دیا۔ فیکٹری میں دوپہر کی شفٹ ختم ہونے کے بعد وہ میرے ساتھ گھر آیا۔ ایک شام میں اسے اس کی ماں سے ملوانے کے لیے لے گیا، جنہوں نے اس کا بہت اچھا استقبال کیا۔ اپنے فارغ وقت میں وہ مشاعرے میں شریک ہوتے تھے۔ پھر لڑکے اور لڑکیاں کے اجلاسوں میں بھی شرکت ACLI الگ ہو گئے، ملاقات کے اختتام پر ہی وہ مل سکتے تھے۔ ہم نے کی۔

میری والدہ، سسلی سے آنے کے باوجود، جہاں ایک دوسرے سے پیار کرنے والے دو لڑکے اکیلے باہر نہیں جا سکتے تھے، ہمیں اعتماد دیا اور ہم نے پرامن سفر شروع کیا۔ گیوس نے مجھے بتایا کہ وہ میرے والد سے ملا تھا :کچھ پیسے کمانے کے لیے، چونکہ 4 بچے تھے اور صرف والد ہی کام کرتے تھے، لڑکپن میں اس نے اپنے گھر سے چند قدم کے فاصلے پر بیرکوں کے فنانسرز کے لیے کچھ کام کیے تھے۔ کبھی کبھی وہ ان کے جوتے میرے والد کے پاس مرمت کے لیے لے آتے۔ میں نے خوشی سے سنا۔

اس نے مجھے کچھ اور بتایا :16 ستمبر 1950 کو جب میں روم سے گزر کر ڈوموڈوسولا پہنچا تو جیسا کہ میں اب بھی اسے کہتا ہوں، مقدس سال کے لیے سائیکل پر ،Giuse ہم عملی طور پر ملے۔ آیا تھا۔ ایک مہم جوئی کا سفر :اس نے وادی کے ایک پادری کے ساتھ ڈوموڈوسولا کو چھوڑا جس نے پہاڑی جوتوں میں تیزی سے پیدل چلایا۔ اس کا پیچھا کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ وہ تب ہی رک گیا جب اس نے سبزیوں کے باغ میں کچھ ترکاریاں لینے کے لیے دیکھا۔ آدھے سفر میں جیوس اکیلا رہ گیا۔ راستے میں اسے ایک سڑک فروش ملا جس کے پاس ایک پرانی سائیکل تھی جس کے ساتھ ردی لدی ہوئی تھی۔ انہوں نے روم تک ایک دوسرے کا ساتھ دیا۔

اگست آیا۔ فیکٹری تعطیلات کے لیے بند ہو رہی تھی اور میں نے اپنی بہن روزا سے ملنے کا فیصلہ کیا جو جھیل مرگوزو پر پہاڑیوں میں صحت یاب ہو رہی تھیں۔ میں نے گھر چلانے والی راہباؤں کو کچھ دن رہنے کو کہا۔ میں نے ابھی اس خیال کا ذکر جیوس سے کیا تھا۔ گھر میں چھٹی کے دن اور

بھی لڑکیاں تھیں۔ ان میں ایک راہبہ کی بیوٹیشن بھانجی بھی ہے۔ 15 تاریخ کی صبح، مفروضہ کی دعوت، اس نے ہمیں نماز کے بعد اپنے کمرے میں مشق کے لیے بلایا۔ اس نے ہمارے چہروں کو مختلف کریموں، کاجل اور لپ اسٹکس سے بھر دیا :ہم موم کے مجسموں کی طرح لگ رہے تھے۔ دوپہر کے کھانے پر نون خالہ نے اپنی بھانجی کو واپس بلایا :اس کا ہمارے ساتھ ایسا سلوک کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

دوپہر میں، کھڑکی سے جھیل کو دیکھتے ہوئے، میں نے جیوس کو ابھرتے ہوئے دیکھا۔ میں اس چینی مٹی کے برتن کے چہرے کے ساتھ نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ مجھے دروازے پر دیکھ کر اس نے تقریباً مجھے پہچانا ہی نہیں۔ میں نے معذرت کی، یہ بتاتے ہوئے کہ یہ ایک تجربہ تھا اور دوسری لڑکیاں بھی بدل گئی تھیں۔ دوپہر کو ہم گھر کے باغیچے میں چلے گئے۔ شام کی طرف اس نے مجھے سلام کیا" :جلد ہی ملیں گے، ڈوموڈوسولا میں، لیکن اپنے چہرے کے ساتھ پہلے کی طرح صاف اور تازہ۔"

باب بارہ - وایلیٹ

دو ہفتے کی چھٹیاں ختم ہونے کے بعد، میں دوپہر 1 بجے سے رات 9 بجے تک شفٹ میں فیکٹری میں کام پر واپس چلا گیا۔ جب میں مشینوں کے سپنڈل میں بوبن کو تھریڈ کر رہا تھا تو میں نے جیوس کے بارے میں سوچا، لیکن اس کے ساتھ ہی میں نے ایسا نہیں کیا۔ اسے دیکھنے کی بڑی خواہش ہے۔ رات 9 بجے سائرن بجنے لگا اور میرا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ فولڈر پر مہر لگائی تو گیٹ سے باہر نکلتے ہی نیم اندھیرے میں ایک سائیکل نظر آئی۔ یہ واقعی وہی تھا :وہ میری طرف آیا، شرم سے میرے چہرے کی طرف دیکھا اور کہا" :میں آپ کو بہت سادہ پسند کرتا ہوں"۔ اس نے مجھے سائیکل کی ٹیوب پر بٹھایا اور گھر لے گیا۔ ہم نے ایک سادہ گڈ نائٹ مبارکباد کا تبادلہ کیا۔ یہ تقریباً ہر روز ہوتا تھا۔ اتوار کی دوپہر کو ہم نے آس پاس کے دیہاتوں میں کچھ موٹر سائیکل سواری کی۔ ایک دن وہ مجھے اپنے والد اور ماں، دو بہنوں اور ایک بھائی سے ملوانے کے لیے اپنے گھر لے گیا۔ آہستہ آہستہ اس نے مجھے اپنے ماموں اور کزنز سے بھی دوست کے طور پر متعارف کرایا۔

جب میری ماں نے ہمیں بالکونی سے دیکھا تو اس نے ہمیں گھر تک پہنچا دیا۔ جب وہ اس لڑکے پر بول رہی تھی، میں بہت غیر فیصلہ کن تھا۔ 8 دسمبر کو، بے عیب تصور کے دن، میرے نام کا دن، دروازے کی گھنٹی بجی۔ یہ پھول فروش تھا، جس نے مجھے سرخ کارنیشن کا گلدستہ دیا۔ "ماں، جیوس نے مجھے اپنی نیک خواہشات بھیجی"!۔ جب میں نے نوٹ کھولا تو کتنی مایوسی ہوئی :یہ وہ نہیں تھا، بلکہ ایک 14 سالہ لڑکا تھا جس سے میں اتفاق سے ملا تھا۔ اس نے دستخط کے ساتھ "میں تم سے پیار کرتا ہوں "کہا۔ شاید اس نے سوچا کہ میں اس کی عمر کا ہوں۔

کرسمس کے موقع پر جیوس نے چاکلیٹ سے بھرا ایک بڑا رنگین گلدان اور ایک گریٹنگ کارڈ کے ساتھ دکھایا۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور ہم ایک ساتھ آدھی رات کے اجتماع میں گئے۔ گھر واپس آنے پر اس نے مجھ سے کہا" :کل مجھے اپنے خاندان کے ساتھ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ لنچ کرنے جانا ہے۔ میں باکسنگ ڈے پر دوبارہ ملوں گا"۔ 26 کی صبح میں نے اپنی والدہ سے کہا "میں اب اس

لڑکے کے ساتھ باہر نہیں جاؤں گا، میں اسے گلدان واپس دے رہا ہوں، مجھے وعدے نہیں چاہیے"۔ اور اس نے سخت نظر کے ساتھ کہا" :تم پاگل ہو، اگر تم نے چاکلیٹ پہلے ہی نہ کھائی ہوتی تو تم ایسا "کر سکتی تھی۔

اگلے دنوں میں جیوس حسب معمول مجھے کام سے لینے آیا۔ سڑک کے کنارے پیدل یا سائیکل کی ٹیوب پر میں اس سے تقریباً بات نہیں کرتا تھا۔ نئے سال کے دن 1955 میں میں بڑے پیمانے پر گیا تھا۔ وہ بھی وہاں تھا اور آخر میں وہ میرے ساتھ گھر چلا گیا۔ دروازے پر اس نے مجھ سے کہا" :کیا میں جان سکتا ہوں کہ آپ کے ذہن میں مجھے اس طرح کی تکلیف پہنچانے کا کیا خیال ہے؟"، اور اس کی آنکھوں سے ایک آنسو بہہ نکلا۔ اس تنکے نے اونٹ کی کمر توڑ دی اور میں نے اسے مسکرا دیا۔ اس نے مجھے بوسہ دیا اور کہا" :آج دوپہر میں آپ کو ماؤنٹ کیلواریو میں ویسپرز کے پاس جانے کلب میں ایک فلم دکھائی جائے گی۔ "میں نے قبول کیا ACLI کے لیے لے جاؤں گا۔ ویسپرز کے بعد اور ہم نے الوداع کہا۔ میں نے گھر پر اس کی اطلاع دی اور میری ماں نے خوشی سے کہا" :آپ کو "ایسا اچھا لڑکا دوبارہ نہیں ملے گا۔

دوپہر 2 بجے ہم ویا کروسس کے چیپل کے ساتھ خچر ٹریک کے ساتھ کلوری کے لیے روانہ ہوئے۔ ایک بار جب ہم پناہ گاہ پہنچے تو ہم نے ویسپر گایا اور برکت کے بعد ہم کلب چلے گئے۔ مجھے فلم کا ٹائٹل یاد نہیں ہے، لیکن یہ بہت بورنگ تھی، اس لیے میں نے مشورہ دیا کہ ہم شہر واپس کیٹینا سینما جائیں، جہاں ہم ایک بہتر فلم سے لطف اندوز ہونے میں کامیاب ہو گئے، جسے "وائیلیٹ "کہا جاتا ہے۔

اپریل میں، وگیزو وادی اور سینٹوولی کے ساتھ ٹرین کے ذریعے سفر کرتے ہوئے، ہم اس کے والدین کے ساتھ لوکارنو میں فلاور فلوٹ فیسٹیول میں گئے۔ ہم گیوس کے گاڈ فادر سے ملے، جنہوں نے مجھے "گرل فرینڈ "کے طور پر متعارف کرایا۔ اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالے اور اپنے بٹوے سے سوئس فرانک نکالے، گیوس کو دے کر کہا "بہت خوب، تم شادی کب کر رہے ہو؟ "ہم نے ایک 10 دوسرے کو دیکھا، ہم نے اس کے بارے میں کبھی بات نہیں کی تھی۔

اگلے دنوں میں ہم نے شادی کا خیال دل میں لینا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے گھر پر اس کے بارے میں بات کی۔ ماں خوش تھی لیکن ساتھ ہی مالی امکانات بھی کم تھے۔ آہستہ آہستہ ہم نے چند چادریں اور کچھ زیر جامہ خریدے۔ ہماری کوئی خاص ضرورت نہیں تھی۔ ہم ایک چھوٹے، معمولی اپارٹمنٹ کی تلاش میں گئے۔ ہم نے اسے قدیم موٹا ضلع میں پایا اور اس لیے شادی کا دن مقرر کیا :پیر 19 ستمبر۔ میں اپنی والدہ کے ساتھ عروسی لباس کے لیے فیتے خریدنے کے لیے پنزاراسہ فیبرک کی دکان پر گیا اور اسے مسز ٹلڈے کے پاس لے گیا، جو فریئر ہیں، جنہوں نے ہمیشہ مجھ سے اسے پیار سے بنانے کا وعدہ کیا تھا۔

ٹاؤن ہال میں میری والدہ کو شادی کے پابندیوں پر دستخط کرنے پڑے کیونکہ میں ابھی نابالغ تھا۔ Monsignor Pellanda نے ہمیں حوصلہ افزائی کے جیوس کے والدین بھی خوش تھے۔ پیرش میں خوبصورت الفاظ کہے" :ہمیشہ ان خوشیوں اور غموں کا سامنا کرنے کے لیے بہت زیادہ ایمان کے ساتھ معمولی رہیں جو زندگی ہمارے لیے محفوظ رکھتی ہے۔ میں آپ کو ناف کے ساتھ سرخ رنر تلاش کرنے دوں گا"۔

ہمیں رشتہ داروں اور دوستوں کی فہرست تیار کرنی تھی جن تک حسبِ معمول احسانات پہنچائے Giuse کی ماں نے کہا "فی خاندان دو"۔ آہستہ آہستہ ہم 35 لوگوں تک پہنچ جائیں گے۔ بہت کم مہمان۔ گئے۔ گواہوں کا انتخاب کیا گیا ہے :جیوس کے چچا کارمیلو اور میرے لیے پیئرینو، ہماری میٹنگ کے معمار۔ شادی سے ایک ہفتہ قبل ڈان جیوسپے بریکا کی سربراہی میں مردوں کی تقریر نے ہمارے لیے Furiga نے بلیک بورڈ پر مبارکباد کی تصویر پینٹ کی اور دوستوں کی ایک پارٹی تیار کی۔ ماسٹر فہرست کے ساتھ ایک طومار بنایا۔ پیسٹری اور مشروبات سے ڈھکی ایک میز بھی تھی۔ تقریروں میں Protasio اور Gervasio کے کولیجیٹ چرچ کی تزئین و ایسی پارٹی کبھی نہیں ہوئی تھی۔ سینٹس آرائش کی جا رہی تھی اور فرش ملبے اور پتھروں سے بھرا ہوا تھا، لیکن کچھ خواہش مند خواتین نے Giuseppe اور Concetta کے اعزاز میں اسے صاف کرنے کی پوری کوشش کی۔

16 ستمبر کو، زیزی اور مشیریلو پہنچے، منتقل ہو گئے کیونکہ کونسیٹینا کی شادی ہو رہی تھی اور اسے اس کے ساتھ اس کے والد کی جگہ لے کر قربان گاہ پر جانا تھا جو اب وہاں نہیں تھے۔

دریں اثنا، کچھ چھوٹے تحائف آگئے :ایک کافی کا برتن، ایک کافی گرائنڈر، روزولیو گلاسز، طشتریوں کے سیٹ اور ان رشتہ داروں اور دوستوں کی طرف سے کٹلری جن کو یہ پذیرائی ملی تھی، پیرینو اور اس کے ماموں کی طرف سے ایک باورچی خانہ۔ وومن کیتھولک ایکشن نے ہمیں ہولی فیملی کے ساتھ ایک بیڈ سائیڈ پینٹنگ دی، اسسٹنٹ ڈان بینیٹی نے چاندی کی سجاوٹ کے ساتھ ایک شاندار سبز پھولوں کا گلدستہ دیا۔

اس سے پہلے کی رات لمبی تھی۔ میں نے اپنی ماں کے بارے میں سوچا جو تین چھوٹے بچوں اور بہت کم وسائل کے ساتھ رہ گئی تھی۔ ’’تمہارا ایمان کم ہے، کیا تقریری اسکول نے تمہیں یہ نہیں سکھایا کہ زندگی میں ہمیشہ پرووڈنس ہوتا ہے؟‘‘، میں نے اپنے آپ سے کہا۔ پیر 19 تاریخ کو میں سات بجے اٹھا۔ مسز ٹلڈ لیس ڈریس میں پہنچیں۔ اس نے مجھے کپڑے پہنائے اور نقاب کو ایڈجسٹ کیا جو میں نے میلان میں خریدا تھا۔ صبح 9 بجے ٹیکسی مجھے چرچ لے جانے کے لیے پہنچی۔ میں الجھن میں تھا، پہلے سے ہی قربان گاہ پر نارنجی پھولوں کے گلدستے کے Giuse مجھے لوگوں کا سمندر نظر آیا۔ ساتھ میرا انتظار کر رہا تھا، اس کے ساتھ اس کی بہن روزا بھی تھی کیونکہ ماں اولمپیا پہلے بچے کی

شادی کے بارے میں بہت پرجوش ہوئی ہوں گی۔ میں سرخ رنر پر انکل مشیریلو کے ساتھ اس کے ساتھ شامل ہوا۔

بھی جذباتی تھا۔ مجھے ایک حوصلہ افزا تعظیم، Monsignor Pelanda اجتماع شروع ہوا۔ انگوٹھیوں کی برکت، تاحیات وفاداری کا وعدہ اور تقریب کے اختتام پر دستخط یاد ہیں۔ باہر جاتے ہوئے پیرینو کی والدہ، جو اس وقت میری خالہ بھی بن چکی تھیں، نے میرے سینے پر کیتھولک ایکشن کی خواتین کا بیج لگا دیا۔

تیرہ باب - نئی زندگی

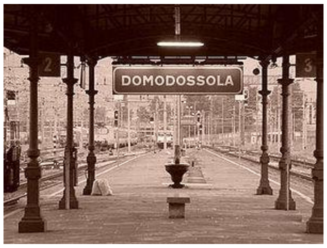

ایک بار چرچ میں جشن ختم ہونے کے بعد، کاسٹیلازو کے راستے گرینڈازی بار میں ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا گیا۔ مہمانوں کے ساتھ ایک بوسہ اور دوسرے کے درمیان ہم نے کچھ پیزا اور پیسٹری کے ساتھ ایک اپریٹیف لیا تھا۔ سسرال اولمپیا اور ارمانڈو کو خصوصی سلام اور بوسہ دیا جو سوٹ کیس لینے ماں کے ساتھ گئے تھے، پھر اپنے سہاگ رات کے لیے 12.15 کی ٹرین پکڑنے کے لیے سٹیشن پہنچے۔

امی آنکھیں نکال کر رو رہی تھیں۔ ہم کمپارٹمنٹ میں داخل ہوئے۔ سٹیشن ماسٹر نے سیٹی بجاتے ہوئے روانگی کا اعلان کیا جب کہ میں اور جیوس نے آخری الوداع کہنے کے لیے کھڑکی سے باہر جھک گئے۔ ہماری زندگی کا ایڈونچر شروع ہوا۔

ایک بار جب ہم فلورنس پہنچے تو ہم ہوٹل کی طرف بڑھے جس کا اشارہ مسز ٹِلڈے نے کیا تھا، فرئیر۔ پرتعیش داخلی دروازے پر موسیقی سے ہمارا استقبال کیا گیا، پھر ساقی ہمیں تیسری منزل کے کمرے میں لے گیا۔ ہمارے لیے سب کچھ نیا تھا، یہاں تک کہ ڈبل بیڈ پر سونا۔

پہلے دن ہم نے شہر کا دورہ کیا، دوسرے دن ہم پیازلے مائیکل اینجیلو گئے جہاں آپ تمام فلورنس کی تعریف کر سکتے تھے۔ ہم نے کچھ تصاویر لیں :گیوس کا کیمرہ فلم کے رول کے ساتھ آٹھ سیاہ اور سفید تصاویر لے سکتا ہے۔

تیسرے دن روم کے لیے روانگی۔ ہوٹل زیادہ معمولی تھا کیونکہ قربانیوں سے بچا ہوا پیسہ کافی ہونا تھا۔ ہم چند دنوں کے لیے ان چار باسیلیکاس کا دورہ کرنے کے لیے رکے جنہیں گیوس نے ہولی ایئر اور ٹریوی فاؤنٹین میں دیکھا تھا۔ ہم ایسڈرا فاؤنٹین پر بھی واپس آئے، جو 53' کی مشہور رات کا تھا جب سگنلورا گریزیا ٹرین کے نیچے گر گیا تھا۔

سسلی روانہ ہونے کا وقت آگیا۔ ایک طویل سفر کے بعد ٹرین کلابریا پہنچی اور آخر کار ولا سان جیوانی سے سسلی کو دیکھا جا سکتا تھا۔ گیوس نے ان لمحات کا مزہ لیا :ٹرین کو فیری بوٹ پر لادا جا رہا تھا، میڈونینا میسینا کی بندرگاہ کے دروازے پر اونچی تھی۔

انکل کارمیلو، ماں کا بھائی، اپنی بیوی گیتانا اور بیٹیوں روزیٹا اور انتونیٹا کے ساتھ اسٹیشن پر ہمارا انتظار کر رہے تھے۔

انہوں نے دو شہزادوں کی طرح ہمارا استقبال کیا۔ ہم دو دن میسینا کے دورے پر رہے :کیتھیڈرل گھڑی جو میں نے بچپن میں دیکھی تھی، میڈونا ڈی مونٹالٹو اور دوسرے بہت خوبصورت چوکے۔

اس گھر میں صرف ایک ہی خامی تھی :رات کے کھانے کے وقت چچا اور کزنز کپڑے پہنے اور میز پر بیٹھنے کے بجائے کہنے لگے" :آؤ سمندر کنارے چہل قدمی کرتے ہیں"۔ جیوس اور میں مستعفی ہو کر بے چین ہو کر باہر چلے گئے۔ رات گیارہ بجے کے قریب ہم گھر واپس آئے اور خالہ کھانا پکانے لگیں۔ ایک رات اس نے گھونگوں کو ان کے خول میں چٹنی میں ڈال دیا، لیکن جو چیز اہمیت رکھتی ہے وہ پیار ہے، عادت نہیں۔

تیسرے دن وہ ہمارے ساتھ چند آنسوؤں کے ساتھ ٹرین تک گئے۔ نووارا پہنچنے کے لیے انکل اسٹیشن پر تھے۔ زیزی، خالہ ماریچیا اور خالہ Terme Vigliatore مشیریلو ٹیکسی ڈرائیور کے ساتھ پیپینا گاؤں میں ہمارا انتظار کر رہی تھیں۔ واقعی ایسا لگ رہا تھا جیسے ڈوموڈوسولا کے شہزادے آ رہے ہوں۔

اگلے دن ہم اپنی پھوپھی کونسیٹا اور میرے والد کے ماموں، بہنوں اور بھائیوں سے ملنے کے لیے گئے۔ میری دادی کی تمباکو کی دکان کے ساتھ والے چھوٹے سے چوک میں، بستی Badiavecchia کے بہت سے باشندے جو مجھے بچپن سے جانتے تھے جمع ہو گئے تھے اور دوسرے لوگوں کو پکار رہے تھے" :کونسیٹینا اپنے شوہر کے ساتھ آ گئی ہے!"

بوسے، گلے، سرخ چہرے۔ یہ مجھے ایک خواب کی طرح لگتا تھا۔ مجھے ملک چھوڑے ٹھیک پانچ سال گزر چکے تھے۔

جا رہے تھے۔ دوپہر کے Taormina کے ساتھ "Cauzi i Lupu" دو دن بعد ہم ٹیکسی ڈرائیور وقت وہ ہمیں ریستوراں لے گیا، جہاں ہمیں سفید دستانے پہنائے گئے۔ گیوس اور میں نے یہ کہنے کے لیے ایک دوسرے کی طرف دیکھا" :کیا ہمارے پاس کافی پیسے ہوں گے؟"۔ موسلا دھار بارش کے کا دورہ کرنے کے بعد، شام تک ہم تھکے ہوئے لیکن Castelmola اور پھر Taormina نیچے مطمئن، نووارا واپس آئے۔

اگلے دن ڈوموڈوسولا واپسی کا وقت ہو چکا تھا۔ نئی زندگی کے وعدے ہمارے منتظر تھے۔

چودہ باب - ہمارے پہلے گھونسلے

اگرچہ میں نے پہلے ہی '50 اور '53 میں ڈوموڈوسولا کا سفر شروع کیا تھا، ایسا لگتا تھا جیسے میں پہلی بار روانہ ہوا ہوں :میں ایک جوڑے کے طور پر ایک نئی زندگی کی طرف بڑھ رہا ہوں۔

ایک بار جب ہم فیری بوٹ پر ٹرین میں سوار ہو گئے تو ہم بندرگاہ کی میڈونینا اور سسلی کو آہستہ آہستہ دور ہوتے دیکھنے کے لیے ٹیرس پر گئے۔

پھڑپھڑاتے ہوئے ہم لکڑی کے بنچوں پر بیٹھ کر گاڑی کی طرف لوٹ گئے۔ تب بنکس نہیں تھے۔

جب رات ہوئی تو ہم گردنیں لٹکا کر اونگھنے لگے۔ کبھی کبھار ہم کھڑکی سے باہر دیکھنے کے لیے اٹھے۔ اہم سٹیشنوں پر سٹیشن ماسٹر نے بلند آواز میں شہر کے نام کا اعلان کیا۔ نیپلز میں فٹ پاتھوں پر پیزا بیچنے والے "گوگلیونی "تھے۔ انہوں نے پہلے مسافروں سے پیسے لیے، پھر ٹرین چلی اور ان کے پاس پیسے اور پیزا رہ گئے۔

آہستہ آہستہ ہم میلان کے قریب ہوتے گئے۔ ڈوموڈوسولا جانے والی ٹرین میں میں نے پھر سے وہ جذبات محسوس کیے جو میں نے 5 سال پہلے پہلی بار محسوس کیے تھے :جھیل میگیور، اوسولا کے پہاڑ، پتھر کی چھتیں۔ اس بار میرے شوہر جیوس کے ساتھ دوپہر کے قریب ہم اپنی منزل پر پہنچ گئے۔

Giuse Armando کی ماں اور باپ ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ یہ ایک جشن تھا :اگر وہ گھنٹیاں بجا سکتے۔

ماں اولمپیا کے ساتھ ایک تیز دوپہر کا کھانا اور پھر موٹا ضلع میں ہماری نئی نرسری میں آرام Giuse کرنے کے لیے۔ اگلے دن میں نے فیکٹری میں اپنا کام دوبارہ شروع کیا اور تعمیراتی جگہ پر واپس آگیا۔

میرے خیالات میری والدہ کے پاس میری حمایت کی کمی کی وجہ سے گئے، لیکن میرے روحانی ہدایت کار ڈان بینیٹی نے مجھے دعا کرنے کی ترغیب دی، مجھے یقین دلایا کہ بہت سے لوگ اس سے Giuse محبت کرتے ہیں۔ کبھی کبھی میں اور دوپہر کے کھانے کے لیے اس کے گھر جاتے تھے، اور وہ اس سے لطف اندوز ہوتی تھی۔ دریں اثنا، میری بہنوں میں سے ایک کو ایک نوکری مل گئی تھی جس نے خاندان کو نئی مدد فراہم کی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ہم نے ماں، ماں اولمپیا اور والد ارمینڈو کو اعلان کیا کہ وہ جولائی میں دادا دادی بن جائیں گے۔

میں حمل کی تکلیف محسوس کرنے لگی تھی لیکن کام بلا رہا تھا۔ تب کارکنوں کو اس طرح تحفظ بیرونی تعمیراتی سائٹ کے مقابلے میں ایک بہتر کام تلاش Giuse نہیں دیا گیا جیسا کہ وہ اب ہیں۔ کرنے میں کامیاب ہوا :لکڑی کی اشیاء جیسے بیرل پلگ، اون کی کھالیں کھولنے کے اوزار اور پاونگی) "لکڑی کی کتائی کی چوٹی (بنانے والی ایک چھوٹی فیکٹری۔ پانچویں مہینے میں ہم مستقبل " کے نوزائیدہ بچے کے لیے پرام کی تلاش میں دکانوں پر جانے لگے۔ چوڑائی ہمیشہ داخلی دروازے سے زیادہ ہوتی تھی اور ہمیں گھر منتقل کرنے کا فیصلہ کرنا پڑتا تھا۔

اس وقت ایجنسیاں نہیں تھیں، آپ نے یہاں جا کر پوچھا۔ پرووِیڈنس نے ہمیں ایک گھر کی دوسری کے راستے میں، فرئیر کی Scapaccino منزل پر ایک اپارٹمنٹ تلاش کرنے پر مجبور کیا جو ورکشاپ کے بالکل قریب تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں ہم نے اس اقدام کو منظم کر لیا۔ ہم اب شہر کے مرکز میں نہیں تھے، لیکن میرے کام کی جگہ سے زیادہ دور بھی نہیں تھے۔

ماہانہ کرایہ 8,000 لیر تھا، جو ہماری معمولی اجرت کے لیے بہت زیادہ تھا، لیکن اپارٹمنٹ خوش آئند اور روشن تھا۔ صحن میں ہمارے پاس دو مربع میٹر زمین بھی ہو سکتی تھی جہاں میں خوشبودار جڑی بوٹیاں اور پھول اگ سکتا ہوں، میرا شوق۔

چابیاں ملنے کے بعد ہم نے کمروں کو صاف کیا اور کھڑکیوں کو خوبصورت پردوں کے ساتھ سجا دیا جس میں کچن میں بیلنس اور لیس پردے تھے۔ ایک بار جب یہ حرکت مکمل ہوئی تو زندگی معمول کے مطابق چلتی رہی۔ میرا پیٹ زیادہ سے زیادہ نمایاں ہوتا گیا۔ ایک دن ایک ساتھی نے مجھ سے پوچھا کہ میں زچگی کی چھٹی کے لیے گھر کب آؤں گی اور مجھے ماہر امراض چشم کے پاس جانے کا مشورہ دیا۔ اس لیے میں نے پرائیویٹ طور پر ملاقات کی۔ بہت لمبا انتظار کرنے پر ڈاکٹر نے تقریباً مجھے ڈانٹا" :آپ چھٹے مہینے کے بعد کام نہیں کر سکتے اور آپ پہلے ہی ساتویں مہینے میں ہیں :آپ نے خطرہ مول لیا۔ "اگلے دن میں نے دفتر میں دستاویز پہنچا دی اور یہاں تک کہ ملازم نے کہا کہ میں بولی ہوں۔

اس دوران میں نے سویٹر، شرٹس، جوتے اور پرانی چادروں سے بنے ڈائپر جو میری والدہ نے مجھے فراہم کیے تھے، بنا کر لیٹ تیار کیا۔

ہم پرام خریدنے بھی گئے، جسے میں نے غیر جانبدار رنگوں میں کڑھائی کی چادروں سے تیار کیا تھا، یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ آخرکار، 2 جولائی کی شام کو، میرا پانی ٹوٹ گیا اور اپنے سوٹ کیس پہلے سے ہی پیک کر کے ہم پیدل ہسپتال کے لیے روانہ ہوئے۔ ماہر امراض چشم جس نے میرا معائنہ کیا اس نے جیوس کو بتایا کہ وہ گھر جا سکتا ہے۔ مزدوری ابھی شروع ہوئی تھی

اور اس میں تقریباً 20 گھنٹے لگے۔ اگلے دن وہ زچگی کے ہسپتال میں واپس آیا جب میں ابھی بھی ڈلیوری روم میں انتظار کر رہا تھا۔

ایک خاص موقع پر ایک لڑکا پیدا ہوا اور نرس بچے کے والد کو بتانے گئی، جو تقریباً جذبات سے بیمار تھا۔ ایک گھنٹہ کے بعد وہ ہمارے پہلے بچے کو گلے لگانے میں کامیاب ہو گئی، جس کا نام ارمینڈو اپنے دادا کی طرح تھا۔ چند گھنٹوں کے بعد دادا دادی، چچا اور کزنز کو بھی اطلاع کر دی گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ پوری دنیا کا پہلا بچہ ہو۔

...باب پندرہ - ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں

زچگی کے وارڈ میں نرسیں اس گوشت اور خون کی مخلوق کو پیدائش کے چند گھنٹے بعد میرے بستر پر لے آئیں۔ انہوں نے اسے میری چھاتی سے لگایا۔ اس چیتھڑے والی گڑیا کے علاوہ جو زیزی نے بچپن میں میرے لیے بنائی تھی۔

اس وقت ہسپتال میں قیام ایک ہفتہ تھا۔ گھر واپس آنے سے پہلے ہم "پاک صاف "کے لیے ہسپتال کے گرجا گھر گئے، پادری کی طرف سے ایک نعمت۔

وارڈ میں سب کچھ گھر جانے کے لیے تیار تھا، لیکن میرا سر چکرانے لگا تھا۔ دایہ نے میرے بخار کا ٹیسٹ کیا :39۔ میری گڑیا اور مجھے مزید دو دن ٹھہرنا پڑا۔ آخر کار جمعرات 12 تاریخ کو، تقریباً ٹھیک ہو کر، ہم گھر واپس آگئے۔ 15 ویں اتوار کو آرمینڈو کو نئی وہیل چیئر پر بپتسمہ کے فونٹ پر اس کے والد جوسیپے، اس کے دوست ماریوکیا کو گاڈ مدر کے طور پر اور اس کے گاڈ فادر باسیلیو کے ساتھ لے جایا گیا۔ مجھے اس تقریب میں شرکت کی خوشی نہیں تھی کیونکہ بزرگوں نے توہم پرستی کے باعث ہمیں گھر پر رہنے کا مشورہ دیا تھا۔ میں نے ایک چھوٹی سی ریفریشمنٹ تیار کر کے خود کو مطمئن کیا۔

تھریسم کی زندگی مختلف تھی لیکن میں نے بہت اچھا کیا۔ میرے پاس بہت زیادہ دودھ تھا، بچہ بڑا ہو رہا تھا اور میں اسے چیک اپ کے لیے ہر ہفتے نرسری سنٹر لے جاتا تھا۔

بدقسمتی سے، دو ماہ کے اختتام پر میں فیکٹری میں کام پر واپس چلا گیا۔ اس وقت کوئی نرسریاں نہیں تھیں۔ دادیوں نے ہر ایک ہفتے تک اس کی دیکھ بھال کرنے پر اتفاق کیا تھا۔

جب میں چھ بجے کی شفٹ میں کام کرتا، جیوس کام پر جانے سے پہلے اس پر پٹی باندھتا اور اسے اپنی منزل تک لے جاتا۔ بے ہوشی میں یہ بچہ تکلیف میں تھا اور میں اس کے ساتھ مل کر رو رہا تھا۔

بدقسمتی سے میں کام نہیں چھوڑ سکا۔ آہستہ آہستہ، ایمان کے ساتھ، ہم نے سفر کو تینوں کی طرح کو آخرکار ایک Giuse جاری رکھا :پہلا کھانا، پہلا قدم شاندار چیزیں تھیں۔ کنڈرگارٹن کے پہلے دن بہتر تنخواہ والی نوکری مل گئی۔ ایک دو سال تک وہ پرائمری اسکول میں چوکیدار رہے، پھر انہیں بلدیہ بلایا گیا تاکہ وہ مصالحت کار کا عہدہ سنبھال سکیں۔

اس سے مجھے فیکٹری میں ملازمت چھوڑنے اور ایک چھوٹا بھائی دینے کے انتظار میں اپنے آپ کو بچے کے لیے وقف کرنے کا موقع ملا۔ 17 اگست 1962 کو ہم اپنے دوسرے بچے کی پیدائش سے بہت خوش تھے۔ لوسیانو سنہرے بالوں والا ہلکا پھلکا تھا، ارمینڈو کے برعکس۔ ایک پریوں کی کہانی۔ اتوار 26 تاریخ کو اس نے اپنے والد گیوس، اس کی گاڈ مدر کزن ماریوکیا اور اس کے گاڈ فادر

انتونیو، گیوس کے بھائی کے ساتھ بپتسمہ لیا۔ اس بار بھی مجھے گھر پر ہی رہنا پڑا۔ میری زچگی کی چھٹی ختم ہونے کے بعد، میں نے اپنے دو خوبصورت بچوں کے لیے خود کو وقف کرنے کے لیے اپنی نوکری چھوڑ دی۔

1 اکتوبر 1962 کو، ارمینڈو نے اپنے نیلے تہبند اور کندھے پر سکول بیگ کے ساتھ پہلی جماعت شروع کی۔ ہم نے اسے چند آنسوؤں کے ساتھ استاد لیپرڈی کے سپرد کیا۔

اسی عرصے میں، ڈوموڈوسولا کے میئر نے گیوس کو طلب کیا اور اسے شہر کی عمارت کی دوسری منزل پر رہائش کی پیشکش کی، جو میونسپل میسنجر کے ریٹائر ہونے پر خالی رہی۔ چند دنوں میں ہم نے اس اقدام کو منظم کیا۔ ہمیں مرکز میں تمام سہولیات میسر تھیں۔ شام کو ایک بار بڑا دروازہ بند ہو گیا تو ہم شہر کے حکمران تھے۔ ہم میئر کے دفتر کی بالکونی سے مظاہروں کو آرام سے دیکھ سکتے تھے۔ ہماری کھڑکیوں سے ہم صدیوں پرانی روایت کے ساتھ بازار کا کچھ حصہ دیکھ سکتے تھے۔

اس دوران لوسیانو اپنا پہلا قدم اٹھا رہا تھا :وہ میونسپلٹی ملازمین کا شوبنکر بن گیا تھا۔

Giuse کی اجرت کو پورا کرنے کے لیے میں ایک کام ایجاد کرنا چاہتا تھا۔ میں نے دوستوں کے لیے کھڑکیاں، بستر اور تکیے تیار کرنا شروع کر دیے۔ بات پھیل گئی اور میں "پردے کی خاتون "بن گئی۔ اپنے فارغ وقت میں، جیوس نے لائنوں کی اسمبلی تیار کرنا سیکھا اور، خدا کا شکر ہے، ہم زیادہ آرام دہ زندگی سے لطف اندوز ہونے کے قابل ہو گئے۔

1 اکتوبر 1968 کو لوسیانو نے استاد لوئیسا سیری کے ساتھ اسکول بھی شروع کیا۔

وقت تیزی سے گزر گیا۔ گرمیوں میں ہم کیمپنگ ٹینٹ کے ساتھ اٹلی کے آس پاس چھٹیوں پر گئے تھے۔ کبھی کبھی سسلی تک، اپنے آبائی شہر تک۔

جولائی '73 میں ہم Val d'Aosta میں کیمپ کر رہے تھے اور مجھے حمل کی پہلی علامات ظاہر ہونے لگیں۔ 16 فروری 1974 کو چھوٹی بہن ڈینییلا ارمینڈو کے لیے پہنچی، جس کی عمر تقریباً اٹھارہ سال تھی، اور لوسیانو، جو بارہ سال کا تھا۔ یہ کارنیول کا دور تھا اور جو لوگ ٹاؤن ہال کے دروازے پر لگے گلابی ربن کو دیکھتے تھے وہ اسے مذاق سمجھتے تھے۔ پارش پادری نے ہمیں مشورہ دیا کہ ایسٹر کی رات بپتسمہ منائیں، ہماری دوست گیانا کے ساتھ بطور گاڈ مدر اور ہمارے چچا بینیٹو بطور گاڈ فادر۔

توہمات کو چھوڑ کر، اس بار میں نے بھی 13 اپریل کی رات کو ہونے والے پروگرام میں حصہ لیا۔ اگلے دن مشاعرے میں استقبالیہ میں ایک سو مہمان تھے۔

ڈینیلا بھی بڑی ہو گئی ہے اور اب ہم بوڑھے ہو چکے ہیں۔ ہمارے تین بچوں نے ہمیں 7 پوتے دیے : سٹیفانو، ورجینیا، گریٹا، لورینزو، ربیکا، لیٹیزیا اور میٹیو۔

19 ستمبر 2015 کو Giuse اور میں نے ایک ساتھ 60 سال منائے۔ کہانی ختم ہو رہی ہے۔

ہم خدا، ہماری لیڈی اور ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہم سے محبت کی۔

La Mazza Concetta Maglio□ 18 □□ 1936 □□□□□ Novara di Sicilia □□□□□ □□□□ □□□

انڈیکس

1. باپ کا گھر
2. اس دنیا سے باہر
3. ریت میں کھیل
4. تیل، موچی کے جالے اور نظر بد
5. اُلّو
6. (ستاروں کی روشنی) وسیا مجھے معاف کر دو
7. ایمیلیا
8. نگلنے کی پرواز
9. جنت کا دروازہ
10. خوبصورت توسا
11. چینی مٹی کے برتن کا چہرہ
12. وایلیٹس
13. نئی زندگی
14. ہمارے پہلے گھونسلے
15. ہم اللہ کا شکر...